سنین اسلام

جس میں مختصر حال اسلام کی تاریخ اور علم کا اس طرح سے
ساتھہ مندرج ہے کہ تاریخ عالم کے سلسلہ میں اسلام کی
تاریخ اور اوسکی علوم و فنون کس درجہ پر ہیں

واسطی استفادہ مولویوں کی

مؤلفہ
ڈاکٹر جی ڈبلیو لیٹنر صاحب پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور

بمدد مولوی کریم الدین ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس امرتسر

حصہ دوم

فتح بغداد سے زمانہ حال تک سوا مفصل تاریخ ہندوستان کے

مطبع انڈین پبلک اوپینین میں چھپا

سنہ ۱۸۷۶ع مطابق سنہ ۱۲۹۳ ہجری

اعلان

اس کتاب مین بہت غلطیان کاتب سے واقع ہوئی ہین اسلیئے ایک صحت نامہ اسکے آخر مین لگادیا ہے پڑہنے والے کو چاہیے کہ وہ غلطیان پہلے درست کرلیوے فقط

فہرست مطالب سنین اسلام

حصہ دوم

سلاطین غرناطہ

سنہ ۱۳۲۵ع ۷۲۵ ہجری سے سنہ ۱۵۷۱ع ۹۷۸ ہجری تک

اطلاع

اس کتاب مین درمیان ستّون بادشاہان اسلام کے جنکا ذکر
اسمین آیا ہے کاتب سے بہت غلطیان واقع ہوئی ہین اگر کسی
مقام پہ درمیان ستّون اس فہرست اور متن کتاب کے فرق ہو
تو اس فہرست کے ستّون کو صحیح سمجھین اور کتاب کے متن کو
درست کرلیوین فقط

تبصرہ

سال ہجری پندرہوین یا سولہوین تاریخ ماہ جولائی سنہ ۶۲۲ عیسوی سے شروع
ہوتا ہے اور شمار اسکا چاند کی حرکتون پر مقرر ہے اور سال عیسوی
کا حساب سورج کی حرکتون پر منحصر ہے۔ اگر سنہ ہجری سے سنہ

عیسوی معلوم کرنا چاہو تو طریق اوسکا یہہ ہی کہ سنہ ہجری مین سے
فیصدی ۳ عدد منہا کرکے باقی ماندہ کو ۶۲۱٫۵ مین جمع کرو
- یا سنہ ہجری کو ۰٫۹۷ مین ضرب دیکر حاصلضرب کو ۶۲۱٫۵ مین
جمع کرو ان دونون صورتون مین جو حاصل جمع آوی وہ سنہ عیسوی
مشہور ہوگا

فہرست اون بادشاہان اسلام کی جنہون نے بعد فتح بغداد کے اور ملکون اور شہرون مین اسلام کو شایع کیا جنکا ذکر حصہ دوم مین اسلام مین کیا گیا ہے

تعداد	نام بادشاہ یا حاکم کا	سن ہجری	سن عیسوی
	عہد اول حکام ہسپانیہ یا اندلس کا زمانہ		
۱	طارق ابن زیاد الصدفی	۹۲	۷۱۱ء
۲	موسی ابن نصیر البکری	۹۳	۷۱۲ء
۳	عبد العزیز ابن موسے	۹۴	۷۱۳ء و ۷۱۴ء
۴	ایوب ابن حبیب اللخمی	۹۸	۷۱۶ء و ۷۱۷ء
۵	الحارث ابن عبد الرحمان	۹۹	۷۱۶ء و ۷۱۸ء
۶	سمحہ ابن مالک الکلبی	۱۰۱	۷۱۹ء و ۷۲۰ء
۷	عنبسہ ابن سحیم الکلبی	۱۰۳	۷۲۲ء و ۷۲۳ء
۸	عذرہ ابن عبد الفہری	۱۰۵	۷۲۳ء و ۷۲۲ء
۹	یحیی ابن سلمہ	۱۰۵	۷۲۳ء و ۷۲۴ء

تعداد	نام	سنہ ہجری	سنہ عیسوی
۱۰	خدیفہ ابن العیاص	۱۰۶	۷۲۴ و ۷۲۵
۱۱	نادہیفا ابن الاحوص	۱۰۷	۷۲۵ و ۷۲۶
۱۲	الہیثم ابن عبید الکنعانی	۱۰۸	۷۲۶ و ۷۲۷
۱۳	محمد بن عبداللہ	لا انتظام	
۱۳	عبدالرحمن بن عبداللہ	۱۱۳	۷۳۱ و ۷۳۲

عہد دوسرا

خاندان بنی امیہ کی بادشاہ اندلس میں

تعداد	نام	سنہ ہجری	سنہ عیسوی
۱	عبدالرحمن بن معاویہ ابن مروان	۱۳۸	۷۵۶ و ۷۵۷
۲	ہشام اول ابن عبدالرحمن	۱۷۱	۷۸۹ و ۹۰
۳	ابوالعاص حکم اول بن ہشام	۱۸۰	۷۹۶ و ۷۹۷
۴	عبدالرحمن الثانی	۲۰۶	۸۲۱ و ۸۲۲
۵	محمد الاول ابن عبدالرحمن الثانی	۲۳۸	۸۵۲ و ۸۵۳
۶	منذر ابن محمد اول	۲۷۳	۸۸۶ و ۸۸۷

۷	عبداللہ ابن محمد اول	۲۷۵	۸۹۱ و ۹۵۰
۸	عبدالرحمن الثالث ابن محمد المقتول	۳۰۰	۹۱۳ و ۹۱۲
۹	حکم ثالث بن عبدالرحمن ثالث	۳۵۰	۹۶۳ و ۹۶۳
۱۰	ہشام ثانی المؤید باللہ ابن الحکم	۳۶۶	۹۷۶ و ۹۷۷
۱۱	عبدالملک مظفر بن وزیر منصور	۳۹۳	۱۰۰۳ و ۱۰۰۲
۱۲	عبدالرحمن ناصر	۳۹۹	۱۰۰۹ و ۱۰۰۵
	طوائف الملوک آزاد		
۱	معتضد باللہ اللخمی	۴۲۹	۱۰۳۹ و ۱۰۳۰
۲	ابوالقاسم محمد معتمد باللہ	،	،
	موراویون کا زمانہ		
۱	یوسف ابن تاشفین	۴۵۸	۱۰۶۷ و ۱۰۶۶
۲	علی ابن یوسف تاشفین	۴۹۹	۱۱۰۶ و ۱۱۰۵
۳	تاشفین بن علی	۵۴۲	۱۱۴۹ و ۱۱۴۸
	الموحدین		

۱	امیر المومنین عبد المومن الموحد	۵۲۴	۱۱۳۰ و ۱۱۶۳
۲	یوسف ابو یعقوب المنصور	۵۵۹	۱۱۶۳ و ۱۱۸۴
۳	محمد ابو عبد اللہ ناصر لدین اللہ	۵۹۵	۱۱۸۴ و ۱۱۹۹
۴	یوسف ثانی ابو یعقوب	۶۱۰	۱۲۱۳ و ۱۲۱۴
۵	ابو مالک عبد الواحد	۶۲۱	۱۲۲۴ و ۱۲۲۵
۶	المامون ابو علی	۶۲۴	۱۲۲۷ و ۱۲۲۸
۷	محمد الثانی	۶۶۲	۱۲۶۴ و ۱۲۶۵
۸	محمد ثالث ابو عبد اللہ	۷۰۱	۱۳۰۱ و ۱۳۰۲
۹	الناصر	۷۰۸	۱۳۰۸ و ۱۳۰۹
۱۰	اسمعیل بن فرج	۷۱۴	۱۳۱۴ و ۱۳۱۵

سلاطین غرناطہ

۱	محمد الرابع بن اسمعیل بن فرج	۷۲۵	۱۳۲۵ و ۱۳۲۶
۲	یوسف ابو الحجاج بن اسمعیل	۷۳۳	۱۳۳۲ و ۱۳۳۳
۳	محمد پنجم ابن یوسف ابو الحجاج	۷۵۳	۱۳۵۱ و ۱۳۵۳

۴	اسمٰعیل دوم ابن یوسف	۷۶۰	۱۳۵۹ و ۱۳۶۰
۵	یوسف ثانی ابو عبید ابن محمد ثالث	۷۸۹	۱۳۸۷ و ۱۳۸۸
۶	محمد ششم	۷۹۹	۱۳۹۷ و ۱۳۹۸
۷	یوسف سوم	۸۱۳	۱۴۰۹ و ۱۴۱۰
۸	محمد ہفتم بن یوسف سوم	۸۲۳	۱۴۲۱ و ۱۴۲۲
۹	محمد ہشتم	۸۳۲	۱۴۲۸ و ۱۴۲۹
۱۰	یوسف چہارم ابن الاحمر	۸۳۸	۱۴۳۴ و ۱۴۳۵
۱۱	محمد نہم	۸۴۹	۱۴۴۴ و ۱۴۴۵
۱۲	محمد دہم	۸۵۱	۱۴۴۷ و ۱۴۴۸
۱۳	مولا علی ابو الحسن ابن محمد دہم	۸۶۰	۱۴۵۵ و ۱۴۵۶

مجمل حال اسلام کا افریقہ میں

۱	ابوبکر عمر ابن العاص	۱۷	۶۳۸
۲	احمد بن طولون	۲۵۹	۸۷۰ و ۸۶۹
۳	آل اخشیدیہ	۳۲۳	۹۳۵ و ۹۳۶

نمبر	نام	سنہ ہجری	سنہ عیسوی
۴	خاندان فاطمیہ	۳۵۸	۹۶۹ و ۹[illegible]
۵	خاندان ایوبیہ	۵۶۶	۱۱۷۱ و ۱۱۷۲
۶	ملوک بحاریہ	۶۴۲	۱۲۴۴ و ۱۲۴۵
۷	قیصر روم	۹۲۳	۱۵۱۶ و ۱۵۱۷
۸	ابراہیم بن اغلب	۱۸۴	۸۱۵ و ۸۱۶
۹	حکام خاندان زیری ملک ٹونس	۳۹۶	۹۶۸ و ۹[illegible]

بیان خلفاء مصر کا جو عباسی تھے

نمبر	نام	سنہ ہجری	سنہ عیسوی
۱	المستنصر باللہ احمد بن الظاہر	۶۵۹	۱۲۶۱ و ۱۲۶۲
۲	الحاکم بامر اللہ	۶۶۰	۱۲۶۲ و ۱۲۶۳
۳	المستکفی باللہ بن الحاکم	۷۰۱	۱۳۰۱ و ۱۳۰۲
۴	الواثق باللہ محمد المستمسک بن الحاکم	۷۴۰	۱۳۴۰ و ۱۳۴۱
۵	الحاکم بامر اللہ بن المستکفی	۷۴۲	۱۳۴۱ و ۱۳۴۲
۶	المعتضد باللہ ابو بکر بن المستکفی	۷۵۶	۱۳۵۵ و ۱۳۵۶
۷	المتوکل علی اللہ محمد بن المعتضد	۷۶۶	۱۳۶۵ و ۱۳۶۶

۸	المعتصم باللہ ذکریا بن ابراہیم بن الحاکم	۸۰۸	۱۴۰۵	۱۴۰۶ء
۹	الواثق باللہ عمر بن المعتصم ابراہیم	۸۲۳	۱۴۲۱	۱۴۲۲ء
۱۰	المستعین باللہ بن المتوکل	۸۲۸	۱۴۲۵	۱۴۲۶ء
۱۱	المعتضد باللہ بن المتوکل	۸۳۳	۱۴۲۹	۱۴۳۰ء
۱۲	المستکفی باللہ بن المتوکل	۸۴۵	۱۴۴۱	۱۴۴۲ء
۱۳	القائم بامر اللہ بن المتوکل	۸۵۵	۱۴۵۱	۱۴۵۲ء
۱۴	المستنجد باللہ بن المتوکل	۸۵۹	۱۴۵۵	۱۴۵۶
۱۵	المتوکل علی اللہ ابو العز عبد العزیز	۸۸۴	۱۴۸۰	۱۴۸۱ء
۱۶	المستمسک باللہ یعقوب ابن المتوکل	۹۰۳	۱۴۹۷	۱۴۹۸ء
۱۷	المتوکل علی اللہ بن المستمسک باللہ یعقوب	۹۲۷	۱۵۲۱	۱۵۲۲ء

خاندان فاطمیہ اسمعیلیہ

۱	المعز لدین اللہ ابو تمیم معد	۳۴۰	۹۵۱	۹۵۲ء
۲	العزیز باللہ ابو النصر نزار بن المعز	۳۶۵	۹۷۶	۹۷۷ء
۳	الحاکم بامر اللہ ابو علی منصور بن العزیز	۳۸۶	۹۸۸	۹۸۹ء

نمبر	نام	ھ	ابتدا	ء
۴	الظاہر لاعزاز دین اللہ ابوالحسن علی بن الحاکم	۴۱۱ھ	۱۰۲۰	۱۰۲۱ء
۵	المستنصر باللہ ابوتمیم بن الظاہر	۴۲۱	۱۰۳۰	۱۰۳۱ء
۶	المستعلی باللہ ابوالقاسم احمد ابن المستنصر	۴۸۶	۱۰۹۳	۱۰۹۵ء
۷	الآمر باحکام اللہ ابوعلی منصور ولد المستعلی	۴۹۵	۱۱۰۲	۱۱۰۳ء
۸	الحافظ لدین اللہ عبد المجید محمد	۵۲۴	۱۱۲۸	۱۱۳۱ء
۹	الظافر باعداء اللہ اسمعیل بن الحافظ	۵۴۴	۱۱۴۹	۱۱۵۰ء
۱۰	الفائز بنصر اللہ عیسے ولد الظافر	۵۵۹	۱۱۶۴	۱۱۶۵ء
۱۱	العاضد بن اللہ بن یوسف بن الحافظ	۵۶۵	۱۱۶۹	۱۱۷۰ء
	فرقہ جشاشین			
۱	حسن ابن صباح حمیری	۴۸۴	۱۰۹۲	۱۰۹۳ء
۲	کیاہ بزرگ امید	۵۱۸	۱۱۲۴	۱۱۲۵ء
۳	محمد ابن بزرگ امید	۵۲۰	۱۱۲۶	۱۱۲۷ء
۴	حسن ثانی ابن محمد بن کیاہ بزرگ امید	۵۵۹	۱۱۶۴	۱۱۶۵ء
۵	محمد ثانی ابن حسن	۵۶۳	۱۱۶۷	۱۱۶۸ء

۶	جلال الدین ابن محمد ثانی	۵۹۷	۱۲۰۱	و۱۲۰۲
۷	علاء الدین ابن محمد ابن جلال الدین	۶۰۸	۱۲۱۱	و۱۲۱۲
۸	رکن الدین ابن علاء الدین	۶۵۱	۱۲۵۳	و۱۲۵۴
	خاندان ایوبیہ کردیہ			
۱	ملک الناصر صلاح الدین یوسف ابن ایوب	۵۶۴	۱۱۶۸	و۱۱۶۹
۲	ملک العزیز عثمان بن صلاح الدین	۵۸۹	۱۱۹۲	و۱۱۹۳
۳	الملک المنصور محمد بن عثمان	۵۹۵	۱۱۹۹	و۱۲۰۰
۴	الملک العادل سیف الدین ابو بکر بن ایوب	۵۹۶	۱۲۰۱	و۱۲۰۲
۵	الملک الکامل محمد ابن العادل	۶۰۷	۱۲۱۰	و۱۲۱۱
۶	الملک العادل ابو بکر ابن الکامل	۶۲۷	۱۲۳۰	و۱۲۳۱
۷	الملک الصالح ایوب نجم الدین	۶۲۹	۱۲۳۳	و۱۲۳۲
۸	ملک المعظم توران شاہ ابن الصالح	۶۳۹	۱۲۴۱	و۱۲۴۲
۹	ملکہ شجرۃ الدر کنیز ملک صالح	ـــ	ـــ	
۱۰	ملک الاشرف موسیٰ بن یوسف	۶۴۰	۱۲۴۲	و۱۲۴۳

خاندان ملوک ترکیہ جو غلام دولت گروہ کے گذرے ہیں

۱	ملک المعز عزیز الدین ایبک ترکمانی	۶۵۳	۱۲۵۵	۱۲۵۶ء
۲	ملک المنصور علے ابن المعز	۶۵۵	۱۲۵۷	۱۲۵۸ء
۳	ملک مظفر قطز المعزی	۶۵۷	۱۲۵۹	۱۲۶۰ء
۴	ملک الظاہر رکن الدین بیبرس	۶۵۸	۱۲۶۰	۱۲۶۱ء
۵	ملک السعید محمد ناصر الدین برکتہ الد	۶۷۵	۱۲۷۶	۱۲۷۷ء
۶	ملک العادل بدر الدین سلامش	۶۷۵	″	
۷	ملک المنصور المنائی قلاوون الصالحی	۶۷۵	″	
۸	ملک الاشرف صلاح الدین خلیل	۶۸۹	۱۲۸۷	۱۲۸۹ء
۹	ملک الناصر محمد بن قلاوون	۶۸۹	۱۲۹۰	۱۲۹۱ء
۱۰	ملک العادل کتبغا المنصوری	۶۹۴	۱۲۹۴	۱۲۹۵ء
۱۱	ملک المنصور حسام الدین لاجین المنصوری	۶۹۸	۱۲۹۹	۱۳۰۰ء
۱۲	ملک المظفر رکن الدین بیبرس	۷۰۲	۱۳۰۰	۱۳۰۱ء

۱۳	ملک المنصور ابو بکر ولد الناصر	۷۰۱ھ	۱۳۰۱	۱۳۰۲ء
۱۴	ملک الاشرف کجک ولد الناصر	۷۰۳ھ	۱۳۰۳	۱۳۰۴ء
۱۵	ملک الناصر احمد ولد الناصر محمد	۷۴۳ھ	۱۳۴۳	۱۳۴۴ء
۱۶	ملک الصالح اسمعیل ابو الفدا بن الناصر محمد	۷۴۵ھ	۱۳۴۴	۱۳۴۵ء
۱۷	ملک الکامل شعبان ولد الناصر محمد	۷۴۶ھ	۱۳۴۵	۱۳۴۶ء
۱۸	ملک المظفر حاجی ولد الناصر محمد	۷۴۷ھ	۱۳۴۶	۱۳۴۷ء
۱۹	ملک الناصر حسن ولد الناصر محمد	۷۴۸ھ	۱۳۴۷	۱۳۴۸ء
۲۰	ملک الصالح صالح ولد الناصر محمد	۷۵۹ھ	۱۳۵۸	۱۳۵۹ء
۲۱	ملک المنصور محمد بن حاجی ولد الناصر محمد	۷۶۵ھ	۱۳۶۴	۱۳۶۵ء
۲۲	ملک الاشرف شعبان حسین بن الناصر محمد	۷۶۸	۱۳۶۸	۱۳۶۹ء
۲۳	ملک المنصور علی بن الاشرف شعبان	۷۸۳ھ	۱۳۸۱	۱۳۸۲ء
۲۴	ملک الصالح حاجی بن الاشرف شعبان	۷۸۹ھ	۱۳۸۷	۱۳۸۸ء
۲۵	ملک الظاہر برقوق	۷۹۲ھ	۱۳۹۰	۱۳۹۱ء
۲۶	ملک الناصر فرج ابو السعادات بن برقوق	۸۰۹ھ	۱۴۰۶	۱۴۰۷ء

۲۷	ملک المنصور عبدالعزیز بن برقوق	۸۱۵	۱۴۱۲	۱۴۱۳ء
۲۸	ملک المؤید ابوالنصر شیخ المحمودی الظاہری	۸۱۵	۱۴۱۳	۱۴۱۵ء
۲۹	ملک المظفر احمد ابوالسعادات ابن المؤید	۸۲۴	۱۴۲۱	۱۴۲۲ء
۳۰	ملک الظاہر ططر ابوالفتح	۸۲۴	۱۴۲۲	۱۴۲۲ء
۳۱	ملک الصالح محمد بن ططر	۸۲۴	۱۴۲۲	۱۴۲۲ء
۳۲	ملک الاشرف ابوالنصر برسبائی دقماقی	۸۲۵	۱۴۲۲	۱۴۲۳ء
۳۳	ملک العزیز ابوالمحاسن یوسف ابن الاشرف	۸۴۱	۱۴۳۸	۱۴۳۸ء
۳۴	ملک الظاہر ابوسعید جقمق العلائی	۸۴۲	۱۴۳۸	۱۴۳۹ء
۳۵	ملک المنصور عثمان ابوالسعادات ولد ابوسعید	۸۵۷	۱۴۵۳	۱۴۵۳ء
۳۶	ملک الاشرف ابوالنصر اینال العلائی الناصری	۸۵۷	۱۴۵۳	۱۴۵۳ء
۳۷	ملک المؤید احمد ابوالفتح ولد الاشرف ابوالنصر	۸۶۶	۱۴۶۱	۱۴۶۲ء
۳۸	ملک الظاہر ابوسعید خوشقدم	//		//
۳۹	ملک الظاہر ابوسعید بلبائی العلائی	۸۷۲	۱۴۶۸	۱۴۶۹ء
۴۰	ملک الظاہر ابوسعید تمربغا	۸۷۳		//

۴۱	ملک الاشرف ابو النصر قائیتبای الظاہری	۸۷۲	=	
۴۲	ملک الناصر محمد ابو السعادات ولد قائیتبای	۹۰۳	۱۴۹۷	۱۴۹۸ و
۴۳	ملک الاشرف قانصوہ مولی قائیتبای	۹۰۵	۱۴۹۹	۱۵۰۰ و
۴۴	ملک الظاہر ابو سعید قانصوہ ماموں الناصر کا	۰	۰	۰
۴۵	ملک الاشرف جان بلاط	۰	۰	۰
۴۶	ملک العادل سیف الدین طومان بائی	۰	۰	۰
۴۷	ملک الاشرف قانصوہ الغوری	۹۲۲	۱۵۱۶	۱۵۱۷ و
۴۸	ملک الاشرف طومان بائی بن اخی الغوری	=	=	
	خاندان عثمانیہ کا بیان			
۱	عثمان غازی	۶۹۹	۱۲۹۹	۱۳۰۰ و
۲	ارخان ولد عثمان خان غازی	۷۲۶	۱۳۲۶	۱۳۲۷ و
۳	سلطان مراد خان ابن ارخان	۷۶۲	۱۳۶۱	۱۳۶۲ و
۴	سلطان بایزید یلدرم	۷۹۱	۱۳۸۹	۱۳۹۰ و
۵	سلیمان اول	۸۰۵	۱۴۰۲	

۶	محمد خان	۸۱۶	۱۴۱۳
۷	مراد خان ثانی	۸۲۴	۱۴۲۱
۸	سلطان محمد خان ثانی	۸۵۵	۱۴۵۰
۹	بایزید ثانی	۸۸۶	۱۴۸۱
۱۰	سلطان سلیم خان اول	۹۱۸	۱۵۱۲
۱۱	سلطان سلیمان خان ثانی	۹۲۶	۱۵۲۰
۱۲	سلیم الثانی ولد سلیمان	۹۷۴	۱۵۶۶
۱۳	مراد خان ثالث بن سلیم خان ثانی	۹۸۲	۱۵۷۴
۱۴	محمد خان ثالث ولد مراد	۱۰۰۴	۱۵۸۵
۱۵	احمد اول بن محمد خان	۱۰۱۲	۱۶۰۳
۱۶	سلطان مصطفیٰ اول بھائی احمد کا	۱۰۲۶	۱۶۱۷
۱۷	عثمان ثانی بن احمد اول	〃	۱۶۱۸
۱۸	سلطان مراد خان الرابع بن احمد اول	۱۰۳۲	۱۶۲۳
۱۹	ابراہیم بن احمد	۱۰۴۹	۱۶۴۰

۲۰	محمد الرابع بن ابراہیم المقتول	۱۰۵۹	۱۶۴۹
۲۱	سلیمان خان ثالث بن ابراہیم	۱۰۶۲	۱۶۶۲
۲۲	احمد ثانی بن ابراہیم	۱۱۰۲	۱۶۹۱
۲۳	مصطفیٰ خان ثانی ولد محمد خان رابع	۱۱۰۶	۱۶۹۴
۲۴	احمد ثالث بن محمد	۱۱۱۵	۱۷۰۳
۲۵	محمد خامس بن مصطفیٰ ثانی لقبہٗ محمود اوّل	۱۱۴۳	۱۷۲۶
۲۶	عثمان ثالث بن مصطفیٰ ثانی	۱۱۶۷	۱۷۵۴
۲۷	مصطفیٰ خان ثالث بن احمد	۱۱۷۱	۱۷۵۸
۲۸	سلطان عبد الحمید خان بن احمد ثالث	۱۱۸۷	۱۷۷۴
۲۹	سلیم ثالث بن سلطان مصطفیٰ ثالث	۱۲۰۳	۱۷۸۷
۳۰	مصطفیٰ رابع بن عبد الحمید	۱۲۲۳	۱۸۰۸
۳۱	محمود الثانی بن عبد الحمید	۱۲۲۴	۱۸۰۹ء ۱۸۱[illegible]
۳۲	سلطان عبد المجید خان ابن سلطان محمود	۱۲۵۵	۱۸۳۹ء ۱۸۴۰
۳۳	سلطان عبد العزیز خان قیصر روم	۱۲۷۷	۱۸۶۰ء ۱۸۶۱

خاندان سلجوق

۱	ابو طالب محمد روشن الدین طغرل بیگ	۴۲۹	۱۰۳۸	
۲	الپ ارسلان	۴۵۵	۱۰۶۳	۱۰۷۲
۳	ملک شاہ معز الدین ابو الفتح بن الپ ارسلان	۴۶۵	۱۰۷۲	
۴	برقیارق ابن ملک شاہ سلجوقی	۴۸۷	۱۰۹۴	۱۰۹۵ء
۵	ملک شاہ	۴۹۶	۱۱۰۴	۱۱۰۴ء

ملک فارس

۱	یعقوب بن الیاس	۲۵۴	۸۶۸	۰۰
۲	عمر بھائی یعقوب کا	۲۸۷	۹۰۰	۰۰
۳	خاندان سامانی	۲۸۷	۹۰۰	
۴	خاندان بویہ	۳۲۶	۹۳۷	۹۴۶
۵	خاندان غزنوی	۳۷۳	۹۸۳	۰۰
۶	خاندان سلجوقیہ سے طغرل بیگ	۴۳۱	۱۰۴۰	
۷	ملک سنجر	۴۶۵	۱۰۷۲	۱۰۷۳ء

۸	طغرل سوم	۵۹۰	۱۱۹۳	و ۱۱۹۴
۹	سلاطین خوارزمیہ	”		”
۱۰	محمد جانشین تکش	۶۱۲	۱۲۱۵	و ۱۲۱۶
۱۱	جلال الدین بن محمد	۶۱۷	۱۲۲۰	و ۱۲۲۱
۱۲	چنگیز خان	۶۲۷	۱۲۳۰	و ۱۲۳۱
۱۳	ہلاکو خان	۶۵۶	۱۲۵۸	و ۱۲۵۹
۱۴	اباقاآن بن ہلاکو خان	۶۶۳	۱۲۶۴	و ۱۲۶۵
۱۵	کیخاتو	۶۸۰	۱۲۸۲	و ۱۲۸۳
۱۶	غازان	۶۹۵	۱۲۹۵	و ۱۲۹۶
۱۷	الجائتو خان عرف خدابندہ	۷۰۳	۱۳۰۳	و ۱۳۰۴
۱۸	ابو سعید بہادر بن الجائتو خان	۷۱۵	۱۳۱۵	و ۱۳۱۶
۱۹	تیمور	۷۸۵	۱۳۸۳	و ۱۳۸۴
۲۰	خاندان صفوی	سے ۹۱۹ تک ۱۱۴۸	۱۵۱۳ ۱۷۳۵	سے عیسوی تک
۲۱	نادر شاہ افشان	۱۱۴۸	۱۷۳۵	و ۱۷۳۶

۲۲	کریم خان زند	۱۱۹۰	۱۷۷۶ و ۱۷۷۵
	خاندان قاچار		
۱	آغا محمد شاہ قاچار	۱۲۱۰	۱۷۹۶ و ۱۷۹۵
۲	فتح علی شاہ قاچار	۱۲۱۲	۱۷۹۸ و ۱۷۹۷
۳	محمد شاہ قاچار	۱۲۵۰	۱۸۳۵ و ۱۸۳۴
۴	ناصر الدین شاہ قاچار	۱۲۶۴	۱۸۴۸ و ۱۸۴۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اطلاع

یہہ بات سبکو معلوم ہی کہ مذہب اسلام نی عرب سی ظہور پا کر اپنی قرب و جوار کی
شہرون مین شیوع پایا پر اس مین بھی کچھہ شک نہین ہے کہ اسلام
کی سلطنت دیار عرب مین زیادہ پھیلی بجز روب اور چند بلاد افریقہ مین
تہوڑے عرصہ تک رہی مگر ایران خراسان - توران - افغانستان
ہندوستان ان ملکون مین اُسکو بہت قیام ہوا اگر بنظر غور ملاحظہ
کیجئے تو حکومت اسلامیہ کا زور و شور (۶۴۴) برس تک بڑی دہوم
دہام سے رہا کیونکہ درمیان ۶۵۶ھ ۱۲۵۸ء کے خلفا کا نام بھی جاتا رہا تھا
پس اُسی دن سے اس سلطنت عربیہ کا خاتمہ سمجھنا چاہئی اسلئی کہ حکومت
غیر قوم مین چلی گئی اُسی دن سے بنیاد پادشاہت اور سلطنت
غیر قوم کی قایم ہوئی اور حکومت اسلامیہ اپنے ملک کے لوگون مین

۶۵۶ھ ۱۲۵۸ء

نہ رہی ٭

پس اب اسبات کی تحقیق کرنی مناسب ہے کہ حکومت اسلامیہ کا دورہ کس قوم کے لوگون مین ہوا اور بعد خلفاء عباسیہ کی جنکا حال مختصر پہلی جلد اس کتاب مین لکھا گیا ہے کون لوگ بادشاہ ہوئے وہ قوم ترک تھی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ بادشاہان خاندان طاہریہ جو خراسان کے حکمران ہوئے سب ترک تھے

ادہر خاندان سامانیہ کو دیکھو جنکی علم کا پھریرہ تمام ایران - خراسان ترکستان پر لہراتا تھا اور جنکی عہد سلطنت مین بڑے بڑے عالم صاحب تصانیف گذرے ہین وہ بھی قوم ترک سے تھے - دیلم اور آل بونہ بھی ترک تھے انکی زمانہ مین اچھے اچھے شاعر اور عالم فاضل صاحب تصانیف جلیلہ ہو گذرے ہین - قوم سلجوق بھی ترک ہی تھی جنھون نے قسطنطنیہ تک جاکر دوبارہ اسلام کا نام روشن کیا اور خلیفہ وقت کو ہمیشہ باغی کشورن سے بچاتی رہے - اب کابل اور افغانستان کی طرف دیکھئے تو سبکتگین بانی سلطنت غزنی بھی ترک ہی تھا اُسکی سلطنت کی عظمت شان

اظہر من الشمس ہے اُسکی قدوم میمنت لزوم سے اسلام کی بنیاد
ہندوستان مین پڑی -

خاندان خوارزم شاہی کے بادشاہ بھی ترک ہی تھے - خاندان
عثمانیہ جس خاندان کا بادشاہ خلیفۃ الروم اسوقت تک
کہلاتا ہے اور جنمین سے محمدؐ ثانی ایسا صاحب حوصلہ اور شجاع
بادشاہ ہوا کہ لاکھون آدمیونکی فوج لیکر قسطنطنیہ پرچڑھ گیا
اور اُسکو فتح کرکے آج تک یوروپ مین اسلام کا جھنڈا قایم
رکھا ترک ہی تھا -

خاندان قاچار یعنے ایران کے بادشاہ سب ترک ہی تھے -
بخارا - خوارزم - کوکان - کاشغر - وغیرہ مین ترک ہی
بادشاہ ہین ان سب پادشاہون کا حال مختصر اس حصہ دوم
مین لکھا جاے گا

مگر چند خاندان جنکی سبب سلطنت اسلامیہ نے بر اعظم افریقہ
اور یوروپ مین اپنا خوب زور دکھلایا وہ لوگ ترک

نہ تھی اور چونکہ انکا زمانہ بھی قریب یا درمیان زمانہ سلطنت عباسیہ
کے تھا اسلئے انکا بیان اس کتاب مین مقدم لکھنا واجب
جانکر اونکے عہد سلطنت کی تقسیم اس طور پر
کی گئی +

۱ حکام ہسپانیہ یا اندلس کے سنہ ۹۲ھ ۷۱۱ء سے سنہ ۱۳۸ھ ۷۵۶ء تک

۲ خاندان بنی اُمیّہ کی پادشاہ اندلس مین سنہ ۱۳۸ھ ۷۵۶ء سے سنہ ۴۲۹ھ ۱۰۳۸ء تک

۳ طوائف الملوک آزاد کا عہد سنہ ۴۲۹ھ ۱۰۳۸ء سے سنہ ۶۳۵ھ ۱۲۳۸ء تک

اس تیسری عہد کی پادشاہو نمین دو فرقے نامی گذرے ہین جنکی عہد سلطنت کی تفصیل یہہ ہے

اول ... المرادی .... سنہ ۴۵۰ھ ۱۰۵۸ء سے سنہ ۵۴۲ھ ۱۱۴۷ء تک

دوم ... الموحدین .... سنہ ۵۴۲ھ ۱۱۴۷ء سے سنہ ۶۲۵ھ ۱۲۲۵ء تک

۴ ... سلاطین غرناطہ .... سنہ ۶۲۵ھ ۱۲۲۵ء سے سنہ ۸۹۷ھ ۱۴۹۲ء تک

۵ ــ مجمل حال حکام افریقہ کا ... سنہ ۲۵۶ھ ۸۶۹ء سے لیکر سنہ ۴۴۵ھ ۱۰۵۳ء تک

تشریح

مُورْز اُن عربون کو کہتے ہین جنھون نے ملک ہسپانیہ کو آٹھوین صدی عیسوی مین فتح کیا اور پندرہوین صدی کے آخر تک اوسپر قابض رہے ہسپانیہ اور فرانس کے مورخون نے اُنکے مختلف لقب اپنی کتابون مین لکھے ہین بعضون نے سراقینی (مشتق شرقین سے) بعضون نے اگرینی یعنے اولاد ہاگر کی بعض اونکو اسمٰعیلی یعنے اولاد اسمٰعیل کی اور بعض شایستہ مصنفون نے انکو آربین لقب دیا ہے پر سب سے بہتر اور عام لقب اونکا مُورْز ہے کیونکہ وہ لوگ اُس حصہ افریقہ سے اس ملک مین آئے تھے جسکو رومن لوگ ماریٹینہ کہتے ہین اسواسطے وہ مُورْز کہلائے ۵۰ برس بعد وفات پیغمبر خدا کی بلکہ بعد فتح کرنے ایشا کے سرسبز ملکون کے عربون نے براعظم افریقہ پر حملہ کیا بارقہ اور ماریٹینیا کی

جنگل جہان پر رومن فوج سے سخت مقابلہ ہوا تھا بالکل تاراج
اور برباد ہو گئے کارتھیج جو اُسوقت بین پایہ تخت افریقہ کا
تھا خاک بین ملایا گیا۔ بعد لڑائی چالیس برس کے جو برابر جاری
رہی افریقہ بین بلاد ہرکیولیز سے لیکر سوڈان کی آخری
حد تک ان فتح مند عربون کے قانون جاری ہو گئے اور سب
رعایا وہان کی تابع اور مطیع شرع محمدی کی ہو گئی پر وہ لوگ
ان فتوحات پر بھی قانع نہوئے بلکہ اُنکے دلی جنگی جوش نے
جو کہ ہر ایک نئی فتح سے قومی تر ہوتا جاتا تھا بعد اسکے کہ افریقہ پر اُنکا
اچھی طرح سے تسلط ہو گیا ایسا اُنکو اوکسایا کہ ہسپانیہ پر اُنکو چڑھایا
اُنھون نے اُسپر بھی حملہ کر کے فتح پائی ❊

اصلی باعث اسکا کہ یہہ عرب لوگ کس طرح پر یورپ کے براعظم
مین جا پہنچے روایات کی تاریکی مین چھپا ہوا ہے یہہ بات درست
ہے کہ اُس ملک کی تواریخین ایک عرصہ سے جل گئے ہین جو کچھ بچی ہین
اُنہین کہین کہین سے یہہ اشارہ نکلتا ہے کہ امیر خولیین نے

اس ملک پر حملہ کرنے کے واسطے ان عربون کو پوشیدہ لکھکر بلایا
تھا لیکن ثبوت اسکا کسی اچھی تواریخ سے اچھی طرح پر نہین
ہوتا اسلئے متاخرین نے اسکو جھوٹ سمجھکر رد کر دیا ہے
پس سوا اسکے اور کچھ نہین ہے کہ اس ملک کا اچھے موقع پر آباد
ہونا اور اسکی آب و ہوا کی خوبی جو عوام الناس کی زبان پر مشہور
تھی اور مختلف اقوام بربر کی خواہش (جو ہر روز عربون کے
جھنڈون کے نیچے جمع ہو جایا کرتے تھے) اور وہ نا اتفاقی
جو گاتھ کی حکومت مین پڑی ہوئی تھی اور یہودیون کا خواہان
مدد کا ہونا جو راڈرک کے بزرگون کے عہد سے ظلم اٹھاتے
اور بیرحمی سے سلوک کئے جاتے تھے بیشک ان باغیون مین سے
ہین جو عربون کو ہسپانیہ پر چڑھا لائے ۔

۷۱۱ء

۳۰ تاریخ ماہ اپریل ۷۱۱ء مطابق ماہ رجب ۹۲ھ کے ایک
شخص مسمی طارق غلام معتق موسی ابن نصیر حاکم عربی افریقہ
کا تھوڑی سی جماعت اپنی متبعین کی ساتھ لیکے کیبلٹی

پھاڑ کی نیچے آ اوترا جو کہ اُسکے نام سے جبل الطارق جسکو انگریزی مین جبرالٹر کہتے ہین مشہور ہو گیا اُسکے اوترنے کے دو مہینے بعد ایک مشہور لڑائی گاڈیلٹی کے کنارہ پر ہوئی جس لڑائی نے کاتھلک کی سلطنت کی بیخ و بنیاد ہسپانیہ سے اوکھیڑ ڈالی کارڈوا گرناڈا - جاین - ملیگا - ٹالیڈو (جو کہ اُسوقت مین ہسپانیہ کا دارالسلطنت تھا یا) تو جلد تر مفتوح ہو گئے یا وھان کے باشندون نے خود ہی دروازہ اُنکے کھولدئے تھے موسیٰ ابن نصیر مالک طارق کا بھی ایک بھاری فوج افریقہ سے لیکر الجیسیرا ز پر آپھنچا اُسکے پہنچنے سے پہلے ہی طارق نے بڑے بڑے دولتمند شہر اور وسیع صوبے ہسپانیہ کے فتح کر کے اپنے قبضہ مین کر لئے تھے موسیٰ نے آتے ہی تمام ملک سوا اسے استوڈی اس پہاڑ کی گھاٹیون کے ایسے جلد تر فتح کر لئے جیسے عربون کی فتح کی حالت مشہور ہے ۰

عہدِ اوّل

حُکّامِ ہسپانیہ کا زمانہ

سنہ ۷۱۱ء سے لیکے سنہ ۷۵۶ء تک

بعد فتح ہونے ملک ہسپانیہ کے ۴۵ برس تک یہہ دستور رہا کہ اِس ملک پر امیر لوگ حاکم مقرر ہوتے تھے یہہ حکام ماتحت وزرا افریقہ کے رہتے تھے اکثر اونمین سے بسبب قدرت اور اختیار مسلمانون کے یا فوج کی مرضی پر مقرر ہوا کرتے تھے وہ حکام ۲۲ گذرے ہین اونمین سب سے اول طارق ابن زیاد الصّدفی اول فتح مند اور مظفر اور اُسکا مالک موسیٰ ابن نصیر البکری جنہون ہسپانیہ مین پہنچکر درمیان سنہ ۷۱۲ء کے حکمرانی اختیار کی تھی شامل ہین ٭ سنہ ۷۱۲ء

۳ عبدالعزیز ابن موسیٰ

جبکہ موسیٰ پر چند طرح کے الزام لگائے گئے تو وہ واسطے جوابدہی

سنہ ۷۱۴ء

کے دمشق میں طلب ہوا چنانچہ درمیان ۹۵ھ کے وہان پر حاضر
ہوا اس نے حکومت ہسپانیہ کی بوقت جانے دمشق کے اپنے
بیٹے عبد العزیز کو سپرد کردی تھی عبد العزیز نے اپنے باپ
کی پیروی کی فتوحات برابر جاری رکھیں چنانچہ لیوسی ٹینیا کو
اوسنی فتح کیا پھر تھوادی پر حملہ کیا اور عربونکی سلطنت کی بنیاد
ہسپانیہ میں مستحکم کردی تقریباً دو برس اسنی سلطنت کی تھی
کہ درمیان ۹۷ھ کے جبکہ وہ نماز پڑھنی مسجد قسیول میں
گیا (یہہ شہر اوسوقت سلطنت عربونکا پایہ تخت تھا) حسب الحکم
خلیفہ سلیمان بن عبد الملک کے قتل کیا گیا ٭

۴ ایوب ابن حبیب اللخمی

یہہ وہ حاکم ہے جو کہ اس قتل کے فتوی کی تعمیل کرنیکے واسطی
ہسپانیہ کو بھیجا گیا تھا یہ شخص چھہ مہینے تک تا وقت پہنچنے

سنہ ۷۱۷ء

الحار ابن عبد الرحمن کے حاکم وہانکا رہا ۹۸ھ میں الحار آ پہنچا

۵ الحار ابن عبد الرحمن

سنہ ۹۹ھ اس حاکم نے درمیان ۹۹ھ کے ایک فتحیاب حملہ کاتھلک کال سنہ ۷۱۸ء
پر کیا پر اُسکے ظلم اور غارت اور سختی سے وہانکے باشندے کیا عرب
اور کیا اہل وطن ایسے اُس سے ناراض ہو گئے کہ اُسکی فریاد دمشق کے
سنہ ۹۹ھ دربار میں پہنچی اسلئے ۹۹ھ کے اخیر مین اُس عہدہ سے برخاست سنہ ۷۱۸ء
کیا گیا ٭

۶ علقمہ ابن مالک الکلبی

اُسکے بعد علقمہ ابن مالک حاکم اسپانیہ کا مقرر ہوا اُسکے زیر حکم
مسلمانون نے پھر ایکدفعہ گاتھلک کال پر حملہ کیا اور شہر مین گھس گئے۔
کارکیسانی اور ناربانی کو فتح کر لیا اور قریب تھا کہ مشہور شہر تولس
کو فتح کر لین مگر شہر کی فصیل کے نیچے مسلمانون کو ایسی شکست ہوئی کہ
لاچار ہسپانیہ کو واپس لوٹ جانا پڑا ایک لڑائی مین یہہ عربی سپہ سالار
سنہ ۱۰۱ھ معہ ایک ہزار بہادران جنگی کے مارا گیا یہہ واقعہ درمیان ماہ ۱۰۱ھ سنہ ۷۲۱ء
کے وقوع مین آیا ٭

۷ عنبسہ ابن سُحَیم الکلبی

اسکا جانشین ہوا اُسنے چار برس یا پنچ مہینے حکومت کی اور اِس عرصہ مین کئی بار زنا حملہ گال پر کئے ایکدفعہ بروقت بازگشت کے درمیان ماہ مئی ۷۲۵ع کے اپنی موت سے مرگیا

سنہ ۷۲۵ع — سنہ ۱۰۷ھ

۸ هذیر ابن عبد اللہ الفہری

اسکے بعد ہذیر چند روز کے واسطے جانشین ہوا پر تب آنے یحیی کے درمیان ۷۲۵ع کے برخاست کیا گیا ✤

۹ یحیی ابن سلمہ

درمیان ۷۲۵ع کے امیر ہسپانیہ کا مقرر ہو کر آگیا اُسنے تھوڑے ہی دن حکومت کی

۱۰+۱۱ حذیفہ بن العباص

یہہ شخص یحیی کے بعد جانشین ہوا اور اسکو موافق حکم کرتا رہا لیکن اُسکی حکومت صرف چند مہینے رہی کیونکہ ۷۲۶ع مین ہادھیفا ابن الاحوص اُسکی جگہہ حاکم ہوا وہ بھی جلدی ہی برخاست کیا گیا تاکہ الہیثم مقرر کیا جاوے

سنہ ۷۲۶ع — سنہ ۱۰۸ھ

۱۲ الہیثم ابن عبید الکنعانی

اسپر لوٹ اور بیرحمی کا الزام لگایا گیا اور حکام فوج کی تحریک سے درمیان ۷۲۸ع کے وہ بھی موقوف کیا گیا ✤

سنہ ۷۲۸ع — سنہ ۱۱۰ھ

۱۳ — محمد بن عبداللہ

اوسکے بعد محمد ابن عبداللہ حاکم ہوا *

۱۴ — عبدالرحمن بن عبداللہ

اس حاکم نے انصاف کی شہرت اور بہت ناموری حاصل کی کیونکہ
سب ظالم حاکمون کو اُسنے سزا دی اور عیسائیون کی زمین جو
حاکمان سابق نے غصب کر لی تھی اُسنے پھر اُنکو دلوا دی سنہ ۷۳۲ع ۱۱۴ھ
مین اُسنے گال پر حملہ کیا اور اس قدر فوج لیکر چڑھائی
کی کہ اُس سے پہلے کوئی حاکم اتنی فوج لیکر نہ چڑھا تھا وہ
ٹورڈ تک پہنچا تھا کہ اُسے جگہ اُسکے مقابلہ چارلس مارٹل
آ پہنچا خوب لڑائی ہوئی انجام کار مسلمانون کو شکست ہوئی اور انکا
سپہ سالار معہ اونکے بہادر سپاہیون کے میدان جنگ
مین کام آیا یہہ معرکہ سنہ ۷۳۲ع ۱۱۴ھ مین ہوا تھا *

سنہ ۷۳۲ع

سوا انکے اور حکام اہل اسلام ہسپانیہ کا حال مثل جیسے عبدالملک ابن
قطن فہری جو کہ افریقہ سے آکر حاکم یہان کا ہوا تھا اور تین

برس تک اسکی حکومت کی بعد ازان برخاست کیا گیا اور عقبہ

۷۴۱ء ابن الحجاج - جو ۱۲۳ھ تک حاکم رہا - بلخ ابن بشر - القیسی ۱۲۳ھ

ثعلبہ بن سلیما - حسام ابن ضرار اور ثعوبا بن سلیما

بہت کم معلوم ہے صرف اتنا ذکر کرنا ضرور ہے کہ انکی

خانگی جھگڑون اور متواتر فسادون کے سبب نا اتفاقی کی آگ

ہمیشہ شعلہ زن رہتی تھی اُسوقت مین حکومت عربی ہسپانیہ کی

بربادی کے کنارہ پر جا لگی تھی - یوسف بن عبد الرحمن

الفہری - آخر حاکم وہان کا ماتحت خلفاء عباسیہ کے ہسپانیہ

پر حکومت کرتا تھا یہہ شخص دس برس تک وہان کا حاکم رہا اور

اندرونی حصہ ہسپانیہ مین جنگ کے شیرون کا شکار ہو رہا تھا آخرکار

یوسف کو اسمعیل - اور امیر حسین الاوکیلی - اور سوائے

انکی اُن لوگون سے جو خواہان حکومت تھی لڑنا پڑا اور خانہ جنگی ہوتی رہی

یہانتک کہ خاندان بنی امیہ کا اس ملک مین آفتاب اقبال کا چمک اٹھا

اور بادشاہت ہسپانیہ کی اُس خاندان مین چلی گئی اور بالکل خلفاء

کے ہاتھ سے نکل گئی اس خاندان کے جو بادشاہ اِس جگہ ہوئے
ہین اُنکا نقشہ نسب کا یہہ ہے +

نقشہ نسب

عهد دوسرا

خاندان بني اميه کے پادشاه اندلس مين
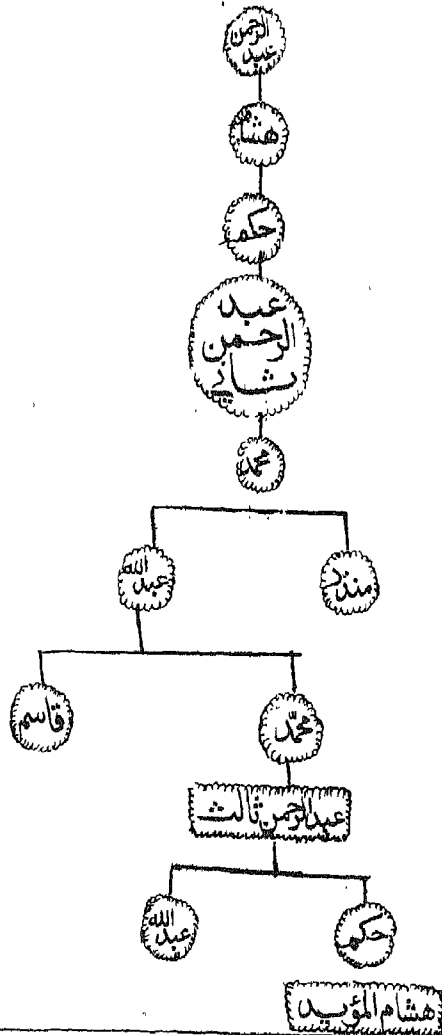
سنه ٧٥٦ع / ١٣٨ھ سے سنه ١٠٣٨ع / ٤١٩ھ تک

عبد الرحمن ابن معاويه ابن مروان

جبکه دولت بني اميه کا دمشق مين زوال آيا اور آل عباس کا ظهور اقبال[1]
هوا تو مروان مقام ذات السلاسل پر قتل هوا اور باتفاق يهه
ٹهر گيا که اميه کے خاندان سے کوئي شخص تخت نشين نهو (٧٠) آدمي يهه
گروه بني اميه کے دمشق مين لاٹهيون اور گرزون سے محمد ابن
علي چچا سفاح خليفه اول عباسي کے روبرو حمام مين قتل کيے گئے اور
اسيوقت اُنکي لاشون پر بچهونا بچها کر سب نے کهانا کهايا بعد اُسکے
جهان جهان ملتے تهے قتل کيے جاتے تهے ايک شخص مسمي عبد الرحمن نام
سنه ٧٥٥ع بهاگ کر درميان سنه ١٣٨ھ کے افريقه مين پهنچا اهل سنه ١٣٧ھ
اندلس خلفاء عباسيه سے بهت ناراض تهے اسليے اُنهون نے

[1] يهه تشريح اگلے صفحه پر ديکهو

بکمال اشتیاق تین ایلچی دادخواہون کی صورتمین عبدالرحمن ؒ کے پاس بہیجکر اوسکو وہان بلوایا ٥٦ ﷲ ١٣٨ ھ ؁ع بن عبدالرحمن اپنے ہمراہ بڑے بڑے بہادر لیکر المنقاد کے گھاٹ پر جو غرناطہ سے ٥ کوس کے فاصلہ پر واقع ہی جا اوترا اندلس کی طرف سے مبارکبادی اور خوشی کے ساتھہ استقبال ہوا اور ہزارون عرب اور اہل بربر اوسکے جھنڈے کے نیچی جمع ہو گئے جب مقام سوالا پر پہنچا تمام رعایا اوسکی جوانی اور زیبائی دیکھکر باغ باغ ہوئی اور اوسنی جو مصیبتین اور تکلیفین اوٹھائی تہین اوسکی ہمدردی کی

یوسف فہری جو خلفائے عباسیہ کی طرف سے وہان کا حاکم تہا اوسمین اور اسمعیل مین جو ایک سردار خواصان حکومت تہا خانہ جنگی ہو رہی تھی یہہ حال دیکھکر دونون کی آنکھین کھل گئین دونون آپس مین مل گئے مگر اہل شہر نے دونون کو نکالدیا اوس جوان فتح مند نے اون کی جان بخشی کی یہہ ترحم ظاہر کر کے تمام جزیرہ نما پر اپنا

دیکھو صفحہ ٥٦ حصہ اول سفینۂ اسلام کا۔

قبضہ کر لیا اور خلفاء عباسیہ سے اِس ملک کو بالکل الگ کر دیا یحیے
یُوسُف فہری اور اسمعیل کی طرف سے سپرد گی ملک کا عہدنامہ
لکھوا کر مجمع عام مین پڑہوایا اور اوسمین یہہ اقرار لکھا کہ ہمکو حکام
ملکی سے کچھہ تعلق نہین ہے ہم بادشاہ وقت کے تابعدار رہینگے
یہہ مبارک جلوس ایسے سعید ساعت مین ہوا تہا کہ (۳۰۰) برس کی
طولانی مسند سلطنت کی بنی اُمیہ کے خاندان کے واسطے اِس ملک مین
بچھہ گئی اور ۳۴ برس تک عبدالرحمن نے باستقلال تمام سلطنت
کی —

جیسے کہ حکام عربیہ مین خانہ جنگی شروع ہوئی تھی عباسیون نے
موقع پاکر اپنے ملک کے حدود بڑھائی تھین عبدالرحمن کے حسن
انتظام سے سب پس پا ہوگئے اور بڑے بڑے بہاری قلعون
مین جا چہپے اوسنے ملک کو وسعت دی قرطبہ شہر جو دارالسلطنت
تہا اُسکی زینت درجہ کمال کو پہنچائی جابجا نلون کے وسیلہ سے
پانی شہر مین پہنچایا دریا کے کنارون پر جہازی کارخانے

طیار کئی - انار - کہجور - تاڑ - رومی - چاول - توت - نیشکر - سپیتہ قسم قسم کی ترکاری پان اور طرح طرح کے ساگ رنگ برنگ کے پہول جو اُس سرزمین مین پیدا ہونے کے قابل تہی دور دور سے منگاکر وہان لگاے علوم و فنون اور ملکی کارخانون کو شاہانہ شان سے ترقی دی باوجود اسکے حب الوطنی کبہی اوسکے دل سے فراموش نہوئی چنانچہ ایک کہجور کا درخت اپنے ملک سے منگاکر اُسنے وہان لگایا اور اکثر بار اُسکے نیچے بیٹہہ کر اشعار دردانگیز یاد وطن مین پڑہا کرتا تہا یہہ نیک بادشاہ ۲۹ تاریخ ماہ ستمبر ۷۸۸ع ۱۷۲ھ عزیز بقضاے الہی فوت ہوا *

سنہ ۱۷۲ھ — سنہ ۷۸۸ع

هشام اوّل ابن عبد الرحمن

اگرچہ عبد الرحمن کی وفات کے وقت اوسکے تین بیٹے موجود تہے مگر سب سے چہوٹا فرزند مسمی هشام چونکہ ولد رشید تہا اسلیے حسب وصیت وہی بادشاہ ہوا سلیمان اور عبد اللہ اوسکے دو چچا اوسسے پہر گئے تہے هشام نے اونسے لڑائی کی اور انکو

شکست دی آخرکار وہ بھی مطیع ہوگئی علاوہ ازین اور بہت سی
لڑائیون مین وہ کامیاب ہوتا رہا اور اوسکی فوج نے ملک فرانس
مین دور تک فتح حاصل کی چنانچہ نار بون کو لوٹ کر جلا دیا اور
کرکسان مین پہنچکر سنا لمین کے قایم مقام ڈیوک ولیم کو شکست
دی اور بہت سا مال غنیمت کا لیکر مراجعت کی اسی مال کا پانچوان حصہ
مسجد قرطبہ کی بنا مین اوسنے صرف کیا اور مسجد مذکور کی تعمیر
کامل کردی ماہ جون ۷۹۶ء مین اپنی موت سے فوت ہوا ۔ ۱۸۰ھ

ابوالعاص حکم اول بن ہشام

اوسکے مرنے کے بعد ابوالعاص حکم بن ہشام سریر ہسپانیہ پر رونق
افروز ہوا و قدیمی دعویدار سلطنت کے حسب عادت قدیم
پھر کھڑے ہوگئی تھی ایک مارا گیا دوسرے نے صلح کرکے
افریقہ کی راہ لی ہشام بسبب اسکے کہ عیاش اور بدکار تھا
اسلئی کئی جگہہ بلکہ خاص قرطبہ مین اوسکے بہت لوگ پھر گئے اور
بغاوت اختیار کی اسلئے نہایت سختی اور خونریزی اوسکو کرنی پڑی اور

بڑی کوشش سے اِس بغاوت کی آگ بجہائی جس محلہ سے یہہ بغاوت برپا ہوئی تھی اُسکو جلاکر خاک سیاہ کر دیا اسیواسطے اُس شہر کے باشندون نے اُسکو خطاب ربضی دیا ہے کیونکہ ربضہ عربی مین محلہ کو کہتے ہین اور ۴۰ ہزار آدمی اُس شہر کی مصر کی طرف جلاوطن کرکے نکالدئیے اِن لوگون نے جزیرہ قریطہ پر اپنا قبضہ کرلیا اور

سنہ ۸۲۲ع سنہ ۲۱۲ھ مطابق سنہ ۸۲۷ع تک اوسپر قابض رہے سنہ ۲۰۶ھ مین یہہ بادشاہ بقضاے الٰہی جان بحق ہوا۔

عبدالرحمٰن ثانی

اُسکے بعد اُسکا بیٹا عبدالرحمٰن ثانی تخت اندلس پر متمکن ہوا اوسنے اپنے باپ بلکہ دادا سے بھی زیادہ ناموری حاصل کی اُسکے باپ کا چچا عبداللہ بہر حرص کے گھوڑی پر سوار ہوکر مدعی سلطنت کا ہوا پر کچھہ نکرسکا بلکہ بےنیل مرام اوسکو وہان سے بھاگنا پڑا اِس بادشاہ نے فتحیابیون پر بہت فتحین حاصل کین اور اندرونی بندوبست ملک کا بھی خوب طرح پر

کیا چنانچہ اکثر کارخانے مسجدین مدرسے تعمیر کیئے نہرین کھدوائین سڑکین
بنائین زراعت کو ترقی دی علوم و فنون اور کاریگری کو بڑی فیاضی سے
سدونو سختی سکنڈی نیویا* پر ایک شخص خودمختار سرکش کو جسنے یہان
پہنچکر شورش پیدا کی تھی شکست دیکر زیر کیا یہہ خوش اقبال اور اچھا
بادشاہ ماہ اگست ۸۵۲ء ۲۳۹ھ مین عالم حقیقی کی مرضی سے موت کے پنجہ
مین پہنسکر راہی ملک بقا کا ہوا ۳۱ برس اسنے بادشاہت کی ۶۴ برس
کی اسکی عمر ہوئی ٭

سنہ ۸۵۲ء

محمد اول ابن عبد الرحمن ثانی

اسکو مرنے کے بعد محمد اول اسکا بیٹا جانشین ہوا یہہ بادشاہ بے ہنر اور
بد اقبال اور بیوقوف تھا پہلی سختی اسپر یہہ ہوئی کہ رعایا سے مخالفت
پیدا کر کے خانہ جنگیان اور دسنی کرنے شروع کردین اسیواسطے عیسائی
حکومتون کی ترقی کو وہ روک نہ سکا بلکہ الفرڈ سوم نے سال بسال مسلمانون
پر حملے کرنے شروع کردئے ملک پرتگال بالکل اسکے ہاتھ سے نکل گیا

* سکنڈی نیویا کے لوگ بڑی زور آور جہاز چلانے والے ہیں یہہ باشندے سویڈن اور ناروی کے ہیں
الفرڈ سوم گلیسیا اور اسطوریا کا حاکم تہا

اور اکثر علاقون مین انہین لوگون کا دخل ہوگیا محیط سالی - قدرتی بداقبالی
اور زلزلہ نے ملک کے ملک زمین غرق کردی تب بھی ۳۴ برس حکومت
کرکے ۲۷۲ھ مین ۶۵ برس کا ہوکر فوت ہوا ۔

منذر ابن محمد اول

اوسکے بعد منذر ابن محمد اول تخت نشین ہوا ایک شخص سرکش مسمی کلیب
اوسکے باپ کے وقت سے آزاد پھرتا تھا اوسنے موقع پاکر اس شاہ
جوان دولت پر حملہ کیا منذر نے اوسکو شکست دیکر
ایک برس ۱۱ مہینے سلطنت کرکے بقضاے الٰہی وہ خود ہی فوت ہوگیا
یہہ واقعہ ۲۷۵ھ مین گذرا ہے ۔ ۸۸۹ع

عَبْدُ اللہ ابْنِ مُحَمَّد اول

اوسکے بعد اوسکا بھائی عبد اللہ اوسکا جانشین ہوا یہہ ایسا بداقبال
بادشاہ تھا کہ اسکے وقت مین کُلیب قدیمی دشمن تو مقابلہ پر آیا ہی تھا
اوسکے دونون بیٹے محمد اور قاسم بھی اوسی باغی ہوگیے چنانچہ بدقت

تمام اُسنے گُلیب کو اوسکے بہائی ان دونون بیٹون کو شکست دی اور

اونکو گرفتار کرکے محمد کو پہلے تو ایک کوٹہی مین قید کیا پہر

اوسکا گلا گہونٹ کر مار ڈالا اور قاسم کی جان بخشی کی اس بادشاہ نے

سنہ ۹۱۲ع بائیس برس بادشاہت کرکے ۳۰۰ھ مین انتقال کیا ✤ سنہ ۳۰۰ھ

عبدالرحمن ثالث ابن محمد مقتول

عبداللہ کے بعد اوسکا پوتا تخت نشین ہوا حقیقت مین یہہ بادشاہ اپنے

خاندان کا فخر گذرا ہے اُسکی محنت علمی اور نیک اطواری اور فیاضی اور

ملنساری نے لڑکپن ہی سے لوگون کو اپنا گرویدہ بنا رکھا تھا اوسکی تخت

نشینی سے سبکی مراد بر آئی سب سے اول اُسنے یہہ فکر کیا کہ دادا کے وقت کچھ مفسدون سے ملک کو

صاف کیے اُن سب مین بڑا گرگ کہن گُلیب تہا جسنے عیسوی حکام سے

اچہی اچہی اضلاع ہسپانیہ کے دبا رکہی تہی اس بادشاہ نے اُسکا یہہ حال

تنگ کیا کہ وہ قلعہ بقلعہ بہاگتا پھرا آخر کو یہہ نوبت ہوئی کہ گُلیب یہین کے پہاڑون

کی طرف بہاگ گیا اور وہین کہین جا مرا اوسکے بعد اوسکی اولاد نے ارادہ فساد کا
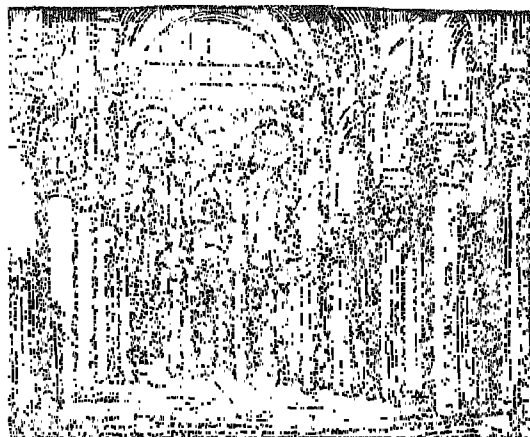
اندرون مسجد قرطبہ

جو اوسنے و ہان تہی زیر حکومت شاہی ہوگئی اور اوسکی قسمت سے
اون ایام مین عیسوی سلطنتون مین جنگ و جدل ایسی برپا ہوگئی کہ
اس بادشاہ کو بڑا موقع اپنی ملک کے بڑھانیکا ملا چنانچہ موریطانیہ
کا ملک جسکی دارالسلطنت فاس ہے ملک اندلس سے شامل ہوگیا۔
جب اوسنے دیکہا کہ زمانہ اوسکا مساعد ہے خلیفہ بغداد کا نام خطبہ سے دور
کیا اور الناصر لدین اللہ امیر المومنین عبدالرحمن اپنا لقب اختیار کرکے
اپنے نام کا خطبہ اور سکہ جاری کر دیا اور خلیفہ بالاستقلال بن گیا۔
قرطبہ کی جامع مسجد کی بڑی شان و شوکت بڑھائی قصر ازہرا
کی تعمیر عالیشان کرکے اپنا نام ملکون مین روشن کیا بہت سے مدرسون
اور مسجدون کے لئے یک مشت زر خطیر دیکر علم اور دین کی بنیاد مستحکم
کر دی اپنی گہر پر ایک کتب خانہ ایسا عظیم الشان ترتیب کیا کہ
اوسنے پہلے ایسا نہ تہا نل اور پمپ لگا کر جا بجا نہرین جاری کر دین
ہر ایک قسم کی کتابون اور علوم و فنون اور اجتماع اہل علم و کمال
سے اندلس مین وہی عالم ہوگیا جو دربیان عہد منصور اور ر

مامون بغداد کے ہوا تھا خلیفہ مذکور ہمیشہ کار سلطنت مین بدل
مصروف رہتا اور نہایت علم دوست کمال پرست اور عالی ہمت تھا۔
آئین انصاف کا دل سے پابند رہتا اوسنے اپنی بڑے بیٹے کو اپنا
ولی عہد مقرر کیا تھا اوسکی چھوٹے بھائی عبداللہ نے حکم کو قتل کرنیکی
سازش کی جب یہہ حال برملا ہو گیا اگرچہ حکم نے سر دربار چھوٹے بھائی
کی عفو قصور کی درخواست کی پر نا منظور ہوئی جب آئین عدالت کی ادسپر
حکم سیاست کا جاری کیا گیا یہہ بادشاہ ۳۵۰ھ مین ۷۲ برس کی عمر مین
۵۰ برس خلافت کرکے فوت ہوا ۔

سنہ ۹۶۱ع

حکم ثالث ابن عبدالرحمن ثالث

اوسکی وفات کے بعد اوسکا بیٹا حکم جانشین ہوا اوسنے المستنصر باللہ
کا لقب اختیار کیا یہہ فرزند رشید گویا اپنے باپ کے ذاتی جوہرون کی
تصویر تھا اور جیسا کہ وہ نیک نیت تھا ویسا ہی اوسنے زمانہ
بھی امن و عافیت کا پایا اگرچہ حکام عیسوی سے لڑائیان بھی ہوتی
رہین پر بہت جلد رفع ہو گئین افریقہ مین اپنی معاملہ فہمی کے

واسطے جو اراضی قدیم سے جاگیر شاہی تھی ایک بالشت بھی زیادہ نہ لی
غرضیکہ تمام غور اور فکر اور سعی اور تدبیر اوسکی علوم و فنون کی ترویج
اور ملک کی افزایش اور تزئین مین صرف ہوئی اوسکا زمانہ تصانیف
اندلس اور اہل تاریخ کی کتابون مین عصر الذہب للعلم والادب
مشہور ہے کالجون اور مدرسون کی دوامی بنیاد اوسنے ڈالی اوسکی قدر
دانی اور فیاضی نے قرطبہ کو مجمع علما اور اہل کمال کا بنا دیا دار السلطنت
مین اتنا بڑا کتب خانہ ہوا کہ ۴۴ موٹی موٹی جلدون مین فقط اوسکی
فہرست مرتب ہوئی تھی آخر الامر ۱۵½ برس بادشاہت کرکے
سنہ ۹۷۶ع ۳۶۶ھ وفات پائی ۔

سنہ ۳۶۶ھ — سنہ ۹۷۶ء

ہشام ثانی المؤید باللہ ابن الحکم

بعد اوسکی وفات کے اوسکا بیٹا دس برس کی عمر مین تخت نشین ہوا
زمام سلطنت کی منصور وزیر کے ہاتھ مین تھی یہہ وزیر بڑا صاحب
تدبیر اور سخی اور بہادر تھا اگرچہ اوسنے ہشام کو حرمسرا کے پردون
مین ایسا بٹھایا کہ باہر نہ نکلنے دیا مگر ملک کو حسن انتظام اور فتوحات

سے نہایت ترقی دی ۲۷ لڑائیان عیسائی حاکمون سے یہہ وزیر لڑا اوسکا مطلب صرف یہہ تھا کہ تمام ملک اندلس ایک قبلہ کی طرف صف باندہ کر سجدہ کرتے ہوے اوسکو نظر آوے اسلئی اوسنے بہت بڑے نامی شہر اور قلعے فتح کئے بہت سے جلا کر راکہہ کردیئے اقومپوستلا متبرک کا گھنٹا اوتار لایا اوسکی قندیل بنوا کر مسجدین لٹکائی اوسنے ۲۶ برس شاہانہ وزارت کی اور حق یہہ ہے کہ اوسکا عہد تاریخ اسلام کی فلک پر ایک کوکب افتخار رہا مگر اخیر ستائیسوین لڑائی سے جسمین وہ پہلے فتحیاب ہوچکا تھا واپس آکر یا تو زخم کاری یا زہر سے اوسنے در سنہ ۳۹۲ھ مطابق ۱۰۰۲ع کے وفات پائی اور عنان سلطنت اپنے بیٹے کے ہاتہہ مین دیدی اکثر مورخ اس وزیر کو ملوک قرطبہ کی تعداد مین درج کرتے ہین ٭

عَبْدُالْمَلِك مُظَفّر ابن وَزِیرْ مَنْصُوْر

بعد وفات وزیر منصور کے اوسکا بیٹا عَبْدُالْمَلِك المظفر وارث سلطنت ہوا اوسنے بہی ہشام المویدکو مانند شاہِ شطرنج کے خانہ میں بند

رکھا پڑا ور باتون مین اپنے باپ کی خوبیونکو نہین پہنچتا ہے

کیونکہ عیسائی حکومتون کے ہتہون مین بہت ناکام رہا اور

سنہ ۳۹۶ھ ملک کا انتظام بھی اچھی طرح نہ کرسکا وہ اپنی موت سے سنہ ۳۹۶ھ سنہ ۱۰۰۶ء

مین راہی ملک بقا ہوا ٭

عبد الرحمن ناصر

اوسکے مرنے کے بعد اوسکا بہائی عبد الرحمن مالک سلطنت کا

ہو بیٹھا ہشام حرم سرا مین قید رہا پر بسبب اسکے کہ ہر کمال

کے لئے زوال ہے اور ہر طلوع کو غروب لازم ہے اب آل مروان

کی حکومت کا وقت اخیر آپہنچا اور اوسکا زوال اس ملک مین

شروع ہوگیا ہشام المویدبا بیچارہ ۴۹ برس کا مرد حرم سرا

مین عورتون کی مانند مقید تھا اور عبد الرحمن ناصر طلیطلہ

پر فوج کشی کرنے گیا ہوا تہا میدان خالی پاکر محمد ابن ہشام ایک

شخص نے ہشام مقید بادشاہ کی طرف سے جھنڈا کھڑا کردیا اور

سنہ ۴۰۰ھ سنہ ۱۰۰۹ء مین قرطبہ پر آ قابض ہوگیا اور خلیفہ بن گیا المہدی باللہ سنہ ۴۰۰ھ سنہ ۱۰۰۹ء

لقب بھی مقرر کر لیا یہہ خبر عبد الرحمن کا لشکر سنکر تتر بتر ہو گیا اوسکے
رفقا ہی نے اُسکا ساتھ چھوڑ دیا اور اِسی سال مین یعنی ۳۹۹ھ مین
گرفتار ہو کر مقتول ہوا اب وزرا کے ہاتھ سے تو سلطنت کو خلاص
کیا پر ہشام المؤید جو عورتون مین قید تہا اوسکا فکر اس
محمد ابن ہشام کے دلمین خار کی مانند کہٹکتا رہتا تھا اتفاق سے
ایک عیسائی شخص جو ہشام المؤید کی شکل کے بہت مشابہہ تھا
بقضائے الہی مرگیا تہا اوسکی لاش منگوا کر عوام الناس کو دکھلائی
گئی اور یہہ مشہور کر دیا کہ ہشام المؤید مرگیا ہے جب رعایا میں
ہشام کا مرجانا مشہور ہو گیا تو محمد مذکور نے مانع اور مزاحم
کی اور فتنہ سے بیخوف ہو کر مالک سلطنت ہو گیا مگر یہہ بات عدالت
الٰہی کو گوارا نہ تھی اسلئے ایک شخص سلیمان نام المراشد باللہ
کا لقب اختیار کر کے اسی سال مین کہڑا ہوا اور ۲۵ ہزار آدمی محمد
کی فوج کے قتل کئے محمد بھاگ کر قلعہ مین جا چھپا سلیمان
نے اُسکا محاصرہ کیا جب مجبور ہوا تب اوسنے ہشام المؤید کو جسکا

مرنا پہلے مشہور کیا تھا حرم سرا سے باہر لاکر اوسکو دکھلایا اور کہا کہ
مستحق سلطنت کا موجود ہے مگر کسیکو یقین نہ آیا آخر الامر محمدؒ
قلعہ سے نکلکر بھاگا اور ایک سردار عیسوی مذہب کو اپنا مددگار
ٹھہراکر عیسائیون کی مدد لیکر پھر آیا اور شہر قرطبہ پر قابض ہو گیا
مگر عامی لوگون نے بغاوت کی اور فوراً اوسپر چڑھ آئے سلیمان
نے قلعہ مین گھس کر محمدؒ کو قتل کر ڈالا وہ ۳۴ برس کا تھا اور

سنہ ۴۰۳ھ — ہشام المؤید کو پھر رعایا نے سنہ ۱۰۱۲ع مین تخت پر بٹھایا — سنہ ۱۰۱۲ع

سلیمان ادھر اودھر پھرکر بربری لوگونکی مدد لایا اور ۴۵ دن تک
قرطبہ کا محاصرہ سخت کیا مگر فتح نکر سکا پھر دوبارہ بڑی جد وجہد
سے قرطبہ کو آگھیرا انجام کار اوسکو فتح کیا مگر اسی اثنا مین
ایک سردار کچھہ فوج لیکر شہر کے اندر سے نکلا اور کشت وخون کا
ہنگامہ بڑا گرم ہوا سلیمان کو دو خواجہ سراؤن نے حمام مین قتل
کر ڈالا افسوس یہہ ہے کہ ہشام المؤید بھی مرا ہوا ملا

سنہ ۴۲۲ھ — الغرض ۲۵۱ برس کی حکومت کے بعد سنہ ۱۰۳۱ع مین بعد فرمان روائی — سنہ ۱۰۳۱ع

۱۷ بادشاہان بنی امیہ کے اس خاندان کا خاتمہ ہوگیا

پس اب اندلس کا یہہ حال تھا کہ مختلف مدعی سلطنت کی اوٹھتے تھے اور زور پکڑکر پھر گر پڑتے تھے ہر ایک ضلع خودسر ہوگیا تھا جسنے جیسا موقع پایا دبا لیا جو ضلع یا پرگنہ جسکے قبضہ مین آگیا لے لیا اور وہی جگہہ کا حاکم بن بیٹھا

حکومت بنی امیہ مین کیا حال اندلس کا تھا
اور کیا کیا کار نمایان اس خاندان سے وقوع پذیر ہوے

اس ملک اندلس مین بنی امیّہ کی حکومت کو (۳۰۰) برس تک قیام اسواسطے ہوا کہ یہہ لوگ بہت شایستہ تھے اور حکام یوروپ کے اوسوقت مین درمیان جہالت کے پھنسے ہوئے تھے اندلس کے عرب اگرچہ بالطبع جنگی اور خونریز تو تھے مگر اونکی ملنساری اور صلح کُلّی کے طور اور خوش خلقی کی کامیابیون نے فتحمندی سے زیادہ کام کر دکھلایا تھا ان عربون نے شائستگی اطوار کی اور علم اور ہنر اپنی حوصلہ اور شوق سے حاصل کئی تھی

المائدہ فی الحجرہ
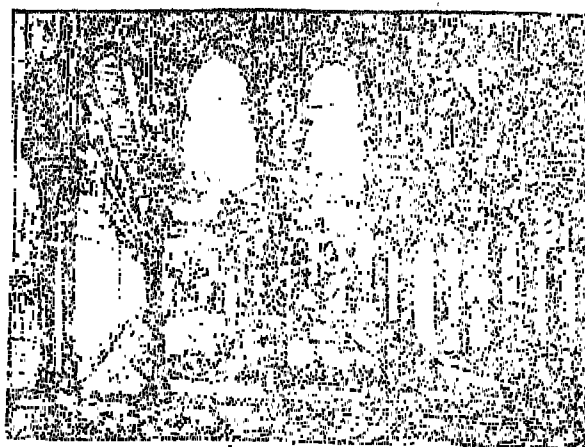
نہ اہل فرنگ کیطرح کیونکہ اوس زمانہ تاریک مین یورپ کے باشندون نے
جو کچھہ حاصل کیا شائقین کی جبر سے کیا نہ اپنی شوق طبعی سے ۔

تحصیل علوم و فنون یا فن تجارت و زراعت مین جو صلاح سلاطین ان لوگون کو
دی جاتی تھی وہ بے شکرگذاری اور احسانمندی کی ساتھہ اوس صلاح کو
مانتی تھی سنہ ۹۲ ہجری سے سنہ ۱۳۸ ہجری تک جو تخم تہذیب و شایستگی کا عبدالرحمن
اول نے بویا تھا وہ تربیت اور استقلال مزاجی اور استحکام حکومت کی باعث
اوسکی پہل لانیکی امید ہوئے

یہہ لوگ جو ہر ایک امید مین کامیاب ہوتی تھی اصل مین اسکی دو باعث تھے
ایک یہہ کہ ارادہ حاکم کو اصل جانتی تھی اور بہ رغبت تمام اوسکی تعمیل
کرتی تھی — دوم خواہش نفسانی پر شریعت غالب تھی — علاوہ ازین
یہہ باعث تہا کہ قانون ملکی فساد دفتی سے منزا تہا چنانچہ عبدالرحمن ثالث
اس سلطنت کی ابتدا تاج بھی پہنا تہا اسیوقت اوسنی بالاتفاق قرطبہ مین
ایک لاکھہ دینار خرچ کرکے ایک مسجد عالیشان ایسی بنوائی کہ اوسکی زیارت
کو ہجوم خلایق کا دور دور سے آنے لگا اور بہت لوگ مسجد اعظم سمجہکر

اوسنے جگہہ ایسی اور سب لوگونکے ذہن نشین یہہ بات اوسنے کردی تہی
کہ یہہ خاندان شرافت اور نجابت کی اعتبار سی قابل تعظیم اور تکریم کی ہے
چنانچہ اسی سبب سے علوی ۔ اور عباسیے اوسکا کچہہ نکر سکے اور یہہ خاندان
برسون تک اس ملک مین حکومت کرتا رہا ۔ اگر کوئے فرقہ مذہبی بہی
برخلاف اوسکی برپا ہوا تو اوسنے اونکے عقاید مین دخل بالکل نہ دیا جو کچہہ کیا حکمت
اور اخلاق سے کیا اسیواسطے قتل اور خونریزے تک نوبت نہ پہنچنے پائی اس
خاندان مین دو خوبیان اور بہی تہین ۔ اول یہہ کہ دور اندیشی کے ساتہہ
انتظام ملکی مین یہہ خاندان کامل تہا ۔ دوسرے خوبی یہہ تہی کہ تحمل
اور نرم مزاج ۔ منصف ۔ اور محسن یہہ لوگ بہت تہی انصاف
تو اس خاندان کا مثل سخاوت حاتم کے مشہور ہوگیا تہا اگرچہ
شان وشوکت شاہے بہی اس خاندان مین تہی پر دل اونکا زر اور زیور
یا جواہر و الماس سے اتنا خوش نہوتا تہا جتنا کہ کار ہاے بزرگ یا مہمات نمایان سے خوش ہوتا

طریق سلطنت خاندان
امیہ کا ملک اندلس مین

اندلس سے کے بادشاہون کے اصول سلطنت کی وہ یہی تہی جو اور
خلفاء اور شاہان اسلام کے تہی تاہم چند باتون مین یہہ خاندان
ممتاز تہا وہ یہہ ہین - حکم شاہی ہر ایک امر مین مانند سیف قاطع کے
تصور کیا جاتا تہا اور دینی اور دنیاوی سرافرازی اوسکی
اطاعت مین۔ علما سبھی تہے مہین اکثر بادشاہی کی
مشورت سے سرانجام ہوتے تہین - دولت عثمانیہ
کی مانند حاجب بمنزلہ وزیر اعظم متصور ہوتا تہا - ہر ایک
صوبہ مین جدا جدا حاکم مقرر تھا قرآن اور حدیث اور
صحابہ کے فیصلون کے مطابق عدالت ہوتی تہی
حکومت قاضیون کے ہاتہہ مین تہے مگر مرافعہ مین بادشاہ
حکم قاضی کا منسوخ کر سکتا تھا بادشاہ اپنی
اولاد سے ولی عہد منتخب کرکے اپنی سامنی
جیتے جی شریک حکومت کرتا تھا چونکہ اصول اس
سلطنت کے یہی وہی تہے جو کہ اور

ایشیا کے سلطنتون سے بچی ہے اسلئے انجام
کو اسمین بہت سے خرابیان پیدا ہوئین جو ایشیائی
سلطنتون مین ہوئے ہین۔ پہر ان عربونکو جو
چارون طرف سے اپنے اور بیگانے دشمن ہی دشمن
نظر آتی تہے اور پہر انکے کامون اور تجویزون [?]
احکام مین جو استحکام تہا یہہ بات اونکے
ہم عصر بادشاہون کو نصیب نہی

قرطبہ مین ایک لشکر جرار ہر وقت مسلح
اور طیار رہتا تہا سرحد بحر [?] کی
حفاظت کیواسطے جہازونکا بیڑہ بادبان چڑہائے
ہر وقت موجود رہتا تہا سلطنت اور عاقلانہ تدبیرون سے
تجارت کا بازار گرم اور زراعت مع سرسبز و شاداب [?]
تہے۔ آبادی کے کثرت دیکہہ کر عقل دنگ
رہجاتے تہے محاصل اس ملک کا ۵ کرور روپیہ

سالانہ تھا اس قلیل محاصل پر قرطبہ کو وہ رونق اور شان و شوکت حاصل تھی کہ ممالک شرقیہ ایشیا مین اوسکا کوئی شہر نظیر نہ تھا ۔

ادب ۔ علوم ۔ فنون

تمام علماء یورپ نے یہہ مقدمہ بالاتفاق فیصل کر دیا ہے کہ یونان کے بعد علوم و فنون کا وارث عرب ہوا جب رومیوں کی بادشاہت کے اکثر حصہ مین جہالت چھاگئی تو علم اللسان اور فلسفہ نے عرب مین جاکر سکونت اختیار کی ۔ اقوام کی تاریخ اور اُسکے اقبال اور ادبار کی گردش کو دیکھو کہ یورپ گویا اپنی شروع تحصیل مین اسلام کے حملہ آورون کا ممنون احسان ہے ۔ اِن ملکون مین علم کی ہر شاخ نے ترقی پائی اور کامیابی سے سرسبز اور بارآور ہوئی خیال کرکے دیکھو تو یہہ بات کچھہ کم نہین ہے کہ اکثر خزانہ علوم یونان کا عربون کی آبادی مین آکر محفوظ رہا ۔

جن لوگون نے اندلس کو فتح کیا تھا وہ تو علم سے بے بہرہ تھے مگر عبدالرحمن ابن معاویہ ہی سے اُسکا چرچا شروع ہوا اور

خود بہی اوسکی اولاد نے کئی مدرسے تعمیر کئے اور تدریس جاری کی
کتب خانے عام ترتیب دئیے - اونکی سخاوت اور فیاضی علم کی
ضرب المثل ہے اونہین کی سعی اور کوشش کی بدولت جو برابر جاری تھی
علوم و فنون ان ملکون مین داخل ہوئے اور بہ نسبت اور ممالک
اسلامیہ کے علم کا جھنڈا اسجگہہ بہ بڑے زور و شور سے قایم رہا اس بیان
کی وسعت اسقدر ہے کہ علم ادب کا پورا حال لکھنے نہین دیتی ہے اسلئے
ہم الہیات اور صرف و نحو وغیرہ کو چہوڑکر ان علوم کا مختصر حال
لکھتے ہین جنمین انہون نے بڑی کامیابی سے ترقی حاصل کی
نظم - نظم تو ان لوگون کے ہمیشہ سے مرغوب الطبع رہی ہے انہون
نے نہایت ذوق و شوق سے اسپر توجہ کی ہے چنانچہ عالم کے دیوانکو
ورق ورق کرکے دیکھ لیا عرب کے برابر کوئی شاعر نظر مین نہین آتا -
اندلس مین بہی اس فن نظم نے کچھ ترقی کی اور نہ فقط قصاید شجاعت
مدح - قدح - اور مناظرہ وغیرہ کے معمولی مضامین مین بلکہ صرف
و نحو - تصوف - فصاحت - و بلاغت کے قواعد

علم فرائض وغیرہ بھی نظم مین لکھے - انکی نظم مین مرثیے - ہجو - غزلین رباعیان - قصیدے - داستان سوانگ وغیرہ بہت پای جاتی ہین - سب سے علاوہ یہہ بات ہے کہ نظم موشح کا عرب سے اول انہین لوگون نے پرو یا چنانچہ اُنکے چند شعراء نامور کے نام اسجگہہ لکھے جاتے ہین *

یحیی بن ھذیل - احمد ابن عبد ربہ یہہ دونون نوین صدی عیسوی مین گذرے ہین یحیی ابن الحکم غزالی جسنے درمیان سنہ ۹۴ ۱۳ ھ ء موسی کا فتحنامہ ملک اندلس کا عربی زبان مین لکھا ہے - ابن عبدون اُسنے ایک تاریخ عربی زبان کی نظم مین لکھی ہے المعتمد بن عبید نے شاہ سیول المنذر کی تاریخ لکھی ہے اور عبد الولید ابن زیدون نے سارگوسا کی تاریخ عربی نظم مین لکھی ہے *

مورخان اندلس بھی بہت گذرے ہین اُنکی لیاقت اور سمجھہ بھی کچھہ کم نہین ہے اِن مین سے بڑا مورخ ابوبکر الراضی ہے

جسنے واقعات کے سبب اور بواعث بھی بیان کئی ہین یہہ شخص نوین صدی عیسوی کے آخر مین تھا ابن حیان بڑا مورخ ہے جسنے (۳۰) جلدون مین تمام تاریخ اندلس کی لکھی ہے الحمیدی سلطان ابن مظفر بھی بہت عمدہ مورخ ہے جسنے اپنی وقت کی تاریخ لکھکر گویا اپنی یادگار اس دنیا پر چھوڑی الحمیدی مورخ نے مشاہیر اہل اسلام کا تذکرہ عربی مین لکھا۔ ابن لبشکول قرطبے۔ ابن الابار ویلنشیا کا رہنی والا۔ وزیر ابن الخطب جسنے شاہان غرناطہ کی بڑی تاریخ لکھی ہے

علم طبعیات اور ہندسہ ان دونون علمون مین ان لوگون نے فضیلت کا میدان مارا ہوا ہے عبد الرحمن کے عہد سے علم ہندسہ کی طرف زیادہ توجہ ہوئی چنانچہ ڈس کارڈیز۔ ہیوگرہیٹیز جالینوس۔ ارسطو۔ اپالونیس اور سوا انکی اکثر یونانی حکیمون کی کتابین زبان رومی یعنی لاطینی اور یونانی سے دار الخلافت قرطبہ مین ترجمہ ہوئی ہین یہان کے مشہور عالم ان علوم کی

یہہ لوگ ہوئے ہین *

سنہ ۵۹۲ھ | عبداللہ ابن رشد قرطبی - جو درمیان سنہ ۵۹۳ھ ۱۱۹۸ء کے فوت ہوا | سنہ ۱۱۹۸ء

ابن زہر یعنی عبدالملک - ابن یحیی جکو اہل یوروپ ھیوم پیلس کہتی ہین *

رقوم ہندسی اور مراتب اعداد اسی ملک سی تمام یوروپ مین پہیلی ورنہ وہان پر رقمون کے لکہنے کا طور اور اُنکی شکل اور ہی طرح کی تہی *

علم نباتات - طب - کیمیا - ان فنون کے بہی وہی میدان ہین جنمین اونھون نے باغ لگا کر گلزار کر دکھلائی چنانچہ علم ہندسے کی طرح اسمین بہی اونہون نے بڑی ناموری پائی بلکہ اکثر مسائل مین اونکو فخر ایجاد کرنیکا حاصل ہے *

اندلس نے فن اصطرلاب مین بہی بڑی ترقی کی اور اجرام فلکی کی تحقیق کی لئی ایک ایسا آلہ ایجاد کیا جو آج تک اپنی موجد کے نام سے مشہور ہے *

اکثر لوگ اونمین سے صاحب ہمت شوقین فن زراعت اور باغبانی کی طرف متوجہ ہوے چنانچہ نہرین اور آب پاشی کے سامان جو انہون نے طیار کئے اب تک مرشیا اور والنشیا اور غرناطہ کی میدانون مین اس گواہی سے تر زبان ہین کہ وہ لوگ اوس کام مین استاد تھے اسیطرح کلین اور آلات صنایع کی بنانے مین بہی بڑا کمال پیدا کیا۔ کاغذ مروجہ کے بنانے کا استعمال یورپ مین وھان سے پہنچا۔ باروت بنانے مین اُنہون نے کمال دکھلایا اور لڑائیون مین اوسکا استعمال کیا

اُنکی یونیورسٹی کے مدرسون کی تحصیل ایسی اعلی درجہ پر پہنچی تہی کہ یوروپ کے لوگ اس جگہہ تحصیل علم کے واسطے آتے تھے اور ان مدرسون کی تحصیل فضل و کمال کی لئی دلیل اور سند کامل ہوتی تہی۔ مگر پہر اہل فرنگ نے اپنی تحصیل اور تکمیل کو ایسی ترقی دی کہ اب اون علمون کی صورتین ہی بدل گئین اور آج کے روز یہہ لوگ خود صاحب ایجاد ہو گئے ہ

طوائف الملوک آزاد

سنہ ۱۰۳۸ع سے سنہ ۱۲۳۸ع تک

۴۲۹ھ ۶۳۵ھ

سنہ ۴۲۹ھ — سنہ ۱۰۳۸ع

یہہ بیان اوپر گذر چکا ہے کہ بعد مارے جانے ہشام المؤید باللہ کی طوائف الملوک کا دورہ آیا یعنے ہر ایک شخص جسکو کچھہ قدرت اور اختیار نے مساعدت کی بادشاہ بن گیا چنانچہ درمیان سنہ ۱۰۳۸ع ۴۲۹ھ کے طوائف الملوک کی بادشاہت اسطرح شروع ہوئے ❊

معتضد باللہ اللخمی

سنہ ۴۲۹ھ — سنہ ۱۰۳۸ع

سنہ ۱۰۳۸ع ۴۲۹ھ مین ایک شخص نعمان ابن منذر کے اولاد سے بادشاہ اندلس کا مقرر ہوا اور اوسنے لقب معتضد باللہ کا اختیار کیا پر چند ہی روز گذرے تھے کہ وہ تخت سے اُتار گیا ❊

ابو القاسم محمد معتمد باللہ

اوسکے بعد اوسکا بیٹا ابو القاسم محمد ملقب معتمد باللہ تخت پر بیٹھا اس شخص نے علماے اور اہل کمال کو اہل تدبیر کے ساتھہ جمع کیا اور ملک مین امن و چین پیدا کرنیکی تدبیرین کین پر خدا تعالی کو

مرابطین کا ستارہ اقبال کا چمکانا منظور تہا یوسف ابن تاشفین
بربر سے اوٹہا اور تمام اندلس کو اوسنے تحت حکومت کر لیا جسکا بیان
مُرافیون کے زمانہ مین آگے آتا ہے ۔

موراویون کا زمانہ

سنہ ۴۵۰ھ سے سنہ ۵۴۲ھ تک

الموراوی نام ہے ایک قبیلہ عربی کا اصل مین وہ لوگ باشندے
دیار حمیر کے ہین حضرت ابوبکر رض کے خلافت مین درمیان ملک شام
کے یہہ لوگ آبسے تہے بعد ازان مصر کو چلی گئے وہان پہنچکر افریقہ کی مغربی
طرف درمیان صحرا کے رہنے لگے صحرا نشینی نے انمین شجاعت اور علو ہمت پیدا
ابتدا مین یہہ لوگ عیسائی تہے یہہ بسبب اسکے کہ مسلمانون سے انکا ملنا
جلنا بہت ہوتا رہتا تہا اسلئی مذہب عیسوی کا اونمین کچھہ بہی اثر نرہا اور
مسلمان بہی برای نام ہی تہے کیونکہ سوا کلمہ شہادت کے اور کچھہ نہ
جانتے تہے انمین جلادت اور بہادری اپنی حد سی زیادہ ہو گئی تہی
چنانچہ ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ اونکی عورتین بہی اپنے مردون کے

ہمراہ گھوڑون پر سوار ہو کر اور وہان بند سونہہ پر باندہ کر دشمنون سے
لڑتی تھین وہان بند کو عربی مین لثام کہتے ہین اسیواسطے
ان لوگون نے ملثمین کا لقب اپنے فرقہ کا اختیار کیا ہے تاکہ وہ
سعرکہ وہان بندی کا یاد رہے - انکی وقت مین آل مروان
کے ضعف سے عرب کے سب قبیلون کی حالت پریشان ہو گئی تہی
اسی قبیلہ المراوی سے ایک بطن تہا جسکو گدالہ کہتے ہین
اوس بطن کا ایک نیک مرد مسمی یحیی ابن ابراھیم ایک دفعہ
مکہ مین گیا وہان سے لوٹ کر درمیان شہر فاس کی جو دار الخلافت
مراکو یا مراکش کا تہا آیا اس شہر مین ابو عمران فقیہ سے ملاقات
ہوئی اونسے کہا کہ ہماری قوم بالکل جاہل ہے مگر مادہ قابل رکھتی
ہے اگر اونکو اخلاق اور مذہب کی تعلیم آپ کرین یا اپنے کسی شاگرد کو
وہان بہیجین تاکہ دین کی آئین اونکو سکہلاوی تو بہت مناسب ہے
سفر دور و دراز دیکہکر کسی نے نہ مانا آخر کو ایک شاگرد عبد اللہ
یسین نامی نے منظور کیا چنانچہ عبد اللہ اوسکی ساتہہ افریقہ کو گیا

وہ قوم صحرائی عبداللہ سے بہت تعظیم اور تکریم کے ساتھہ پیش آئی چنانچہ
اوسکو اپنا پیر بنا لیا اور بعض قبیلون سے لڑکر اونسی فتح حاصل کی اوسوقت
اوس نے اپنی شاگردون کو خطاب مرابطین دیا یعنے یہہ لوگ خدا سے
مربوط ہین وجہ سے انکو لگاؤ نہین ہے عبداللہ مذکور ۱۰۵۸ء مین یہیان کسی
معرکہ کے مارا گیا اوسکے بعد ابوبکر ابن عمر ملتونی اسکا جانشین ہوا اوسنے
جمعیت کافی بہم پہنچا کر مغرب پر حملہ کیا اور شہر اگمت کو دار السلطنت بنا کر
تلمسان سے لیکر دریا محیط کے کنارہ تک ایک سلطنت قایم کر دی
اور مراکش کو اپنا پایہ تخت بنایا اسی اثنا مین قبیلہ کداللہ نے
ملتونی سے لڑائی کی ابوبکر فوراً مدد پر آیا وہان اوسنے یہہ سنا کہ
ایک بڑہیا رو رہی ہے قریب جاکر اسکا رونا سنا وہ یہہ کہتی جاتی تہی کہ ای
ابوبکر تو نے ہمکو برباد کر دیا اس بات کا ایسا اثر ملتونی کے دل پر ہوا
کہ اپنے رشتہ دار یوسف ابن تاشقین بربری کو لشکر اور حکومت
سپرد کر کے آپ دست بردار ہوکر اپنے وطن کو چلا گیا
یوسف نے تمام ملک بربر اور فیض کو فتح کیا اور مراقو شہر کی

بنیاد مستحکم کی اور اپنی حسن اخلاق ملنساری اور خوش خلقی اور شجاعت سے سبکو
مطیع کر لیا چونکہ ابو بکر بلتونی کی بہن مسماۃ زینب بہت خوبصورت
اور حسین تہی اوسی اپنا نکاہ کیا ان شہرون کی رعایا یوسف سے بہت
خوش تہی ابو بکر نے اپنی قبیلہ سے واپس اکر دیکہا کہ یوسف کے قبضہ اقتدار
مین بہت ملک اگیا ہے اوسکو رشک پیدا ہوا چنانچہ المکت پر حملہ کیا
پر کچھہ نہو سکا آخر کو یہی ہوا کہ یوسف سے ملکر کچھہ تحفہ و ہدیہ لیکر اپنی
قوم کی طرف خنگل کو لوٹ گیا اب یوسف نے لقب امیر المومنین کا
اختیار کیا اور چاہا کہ اپنا ملک دور تک برہا دے - اندلس مین
جو مسلمان حکومت کرتے تھے اونہون نے یہہ بے وقوفی کی کہ یوسف
ابن تاشقین کو فتحیاب صاحب اقبال سنکر لکھہ بہیجا کہ الفونسو
ششم حاکم ژنک نے ہمکو عاجز کر رکہا ہے بادشاہ اسلام کو چاہئے
کہ ہماری مدد کرے یوسف خوش ہو گیا اور اونکو جواب مین لکہا کہ
الجزیرہ جو افریقہ مین ہے وہ مجکو دیدو تاکہ مجکو پناہ لینے کے واسطے
ٹہکانا رہی اونہون نے یہہ بات نہ مانی پہر ایک اور حاکم نے اندلس

سنہ ۱۰۸۶ع سے پیغام بہیجکر اوسکو جلد تر بلوایا یوسف ماہ اگست سنہ ۱۰۸۶ع مین سنہ ۴۷۹ھ
بڑی بہاری فوج لیکر براہ دریا اندلس کے کنارہ پر جا پہنچا اور صوبہ
استرہ مادورا کی طرف کوچ کیا وہان سے الونزو کو لکہا کہ نہین جانتے
تم میرے ملک پر آنے کا ارادہ رکہتے ہو پس اسلئے مین خود ہی آگیا ہون
تاکہ آپکو تکلیف سفر کی نہو اب یا جزیہ دینا منظور کرو یا مسلمان ہوجاؤ
جبکہ وکیل یہہ مراسلہ لیکر الونزو کے پاس گیا اوسنے پہاڑکر پاؤن کے تلے
ایلچی کے سامنے وہ مراسلہ رکہہ کر مل ڈالا اور کہا کہ اپنے بادشاہ سے
یہہ حال مراسلہ کا بیان کرنا اور کہنا کہ میدان جنگ مین زبان شمشیر
سے ہمارے تمہارے سوال و جواب ہونگے چہپ نہ جانا اور
آپ فوج لیکر ناحیہ اراگون سے جلد تر مقابلہ کرنیکو آیا غرضکہ ذلکا
کے میدان مین سخت لڑائی ہوئی الونزو بہت زخمی ہوا اوراتنا کو
میدان جنگ سے بہاگ گیا مسلمانون کی فتح ہوئی بعد ازان
یوسف مذکور افریقہ کو مراجعت کر گیا پہر دو برس کے بعد میان
سنہ ۱۰۸۸ع سنہ ۱۰۸۸ع کو سیدین ابن ابوبکر نے دوبارہ لشکرکشی اندلس پر کی سنہ ۴۸۱ھ

اور مسلمانون بادشاہون کو شکست دیکر اندلس کو اپنے قبضہ مین لایا معتمد باللہ جو اوسوقت وہان کا خلیفہ تہا مقید ہوا

یافعی کا قول ہے کہ اوس عہد مین یوسف ابن تاشفین کی برابر کوئی سلطان جلیل الشان نہ تہا اور مورخین لکہتے ہین کہ یہہ بادشاہ نہایت بامروت تہا عفو اوسکا غصہ پر غالب تہا اُسنے عمر بہر کسی پر حکم سیاست کا نہین دیا

سنہ ۴۹۹ھ

درمیان سنہ ۴۹۹ ہجری ۹۷ برس کی عمر پاکر فوت ہوا مراقو مین ہی مدفون ہوا اوسنے کچہہ اوپر تیس برس بادشاہت کی یہی شخص قبیلہ المراوی کا اول بادشاہ شمار کیا جاتا ہے اُسکی تمام قلمرو مین المستظہر باللہ عباسی کا نام خطبہ مین پڑہا جاتا تہا اب سلطنت المراویین کی جبل اٹلاس سے لیکر سیرا مورینا تک جو اسپین مین ہے پہیل گئی اندلس کا دار السلطنت شہر قرطبہ اسکے وقت مین تہا ۔

سنہ ۱۱۰۶ع

علی ابن یوسف بن تاشفین

علی ابن یوسف نے اپنے باپ کی جگہہ قرطبہ کے تخت پر جلوس کیا یہہ بادشاہ شروع مین پابند شریعت کا نہ تہا آخر کو ایسا پابند اور متعصب ہو گیا

کہ امام غزالی کے کمال کا بھی اُسکو اعتقاد نرہا چنانچہ جو کتاب اوسکی
تصنیف سے اُسکو ملتی تھی پھونک دیتا تھا وہ درمیان ۱۱۴۲ء کے فوت ہوا

سنہ ۱۱۴۲ء — سنہ ۵۳۷ھ

تاشفین بن علی

اوسکے بعد تاشفین بن علی تخت نشین ہوا اور چند روز کے بعد
عبد المومن موحد نے ایک نیا خاندان بلقب موحدین قایم کردیا اِس
خاندان نے ۱۱۴۷ء میں المورادیین کی ایسی بیخ کنی کی کہ سوائی
اُنکی نام کے تاریخ کے دفتر مین اور کچھہ نرہا سب نیست و نابود کئی گئی

سنہ ۱۱۴۷ء — سنہ ۵۴۲ھ

الموحدین

۱۱۴۷ء سے ۱۲۶۹ء تک

ابتدا اِس خاندان کی یون پڑی کہ محمد ابن عبد اللہ درمیان شہر
ہرگا کے افریقہ مین پیدا ہوا یہہ شخص ایک غریب آدمی کا بیٹا
تھا اوسکا باپ ایک مسجد مین چراغ جلایا کرتا تھا اُسنی قرطبہ مین
تعلیم پائی وہانکی تحصیل سے جب فارغ ہوا تو اپنا علم بڑہانے کے
لئی قاہرہ اور بغداد مین گیا چنانچہ بغداد مین آکر درمیان مدرسہ

ابوحمید الغزالی کے داخل ہوا اس عالم نے ایک کتاب قانون
ریاست کی تصنیف کی تہی وہ کتاب قرطبہ مین مردود ہو چکی تہی
باعث اسکا یہہ تہا کہ اسکے مطالعہ سے چند اعتراض اسلام پر عاید ہوتے
تہے علی ابن یوسف نے جو بادشاہ قبیلہ المرابطی سے شہر قرطبہ
کا تہا اس کتاب کو آگ مین جلوا دیا تہا یہہ حال ابن محمد کو خوب معلوم تہا
امام غزالی نے اجنبی آدمی مغرب سے آیا ہوا خیال کرکے پوچہا
کہ تم قرطبہ مین ہی کبہی گئے تہے کچہہ حال میری کتاب کا معلوم ہے کیا
راے وہان کے علما نے اوسپر دی محمد ابن عبد اللہ نے سب حال
بیان کیا اور کہا کہ علی بادشاہ نے وہ کتاب آگ مین جلوا دی ہے یہہ
سنتے ہی الغزالی دنگ رہ گیا اور اسکے چہرہ کا رنگ بدل گیا اسوقت
اوسکے ہاتہہ مین ایک کتاب تہی اوسکو پہاڑ کر آسمان کی طرف متوجہ
ہو کر یہہ دعا کی کہ خداوند تم بہی اسی طرح کافر علی ابن یوسف کی
بادشاہت کو شق کر دو محمد ابن عبد اللہ بہی اس دعا مین شریک
ہوا اور اوسنے یہہ دعا کی کہ اے خداوند مجکو اس انتقام کا آلہ بنا دو

تین برس تک اوسنے امام غزالی کے مدرسہ مین اور تعلیم پائی پہر
ماورتیانیہ کو لوٹ گیا وہان پہ بہت تنگی سے بسبب افلاس کے گذارہ
کرتا تہا مگر جہان جاتا تہا اُس بادشاہ علی ابن یوسف کی اور اوسکی قوم
مراوبین کی بدچلنی اور بدعتون کی شکایت اپنے وعظ مین جابجا
کرتا رہتا تہا ایک روز ایک گانون مین گیا وہان پر ایک خوبصورت
جوان مسمی عبدالمومن اوسنے دیکہا یہہ شخص اپنے چچا کے ساتہہ
تحصیل علم کے واسطے مشرق کی طرف جانیکو طیار تہا محمد ابن
عبداللہ نے اوسے کہا کہ جو علم تمکو پڑہنا ہو مجہسے پڑہو مین تمہارا
شوق پورا کر دونگا اُسنے مان لیا اور اُسکے ساتہہ ہو لیا محمد نے
ایکدن اوسکو کہا کہ ایک پیشین گوئی مین تمکو سناتا ہون وہ
یہہ ہے کہ حکومت فقہ کی تمہارے زمانہ مین شروع ہوگی اسطرح
کے خیالات اوسکے دل مین بٹہلاتا رہا بعد ازان عبدالمومن
کو اپنا وزیر بنایا پہر یہہ دونون فاس مین آئے وہان سے
مراکو کی طرف گئے اُس جگہہ پہنچکر ایک مسجد مین جاکر بادشاہ وقت کے

مسند پہ مسجد مین جا بیٹہا مسجد کے خادمون مین سے ایک نے کہا کہ یہہ جگہہ
بادشاہ کے بیٹہنے کی ہے اُسنے نہایت وقر اور سنجیدگی سے جواب دیا کہ
اِنَّ المَسَاجِدَ لِلّٰہِ - بعد ازان بادشاہ آیا نماز ختم ہوئی محمد
ابن عبد اللہ کہڑا ہوکر علی ابن یوسف سے کہنے لگا کہ ظلم اور بدعت
تمہاری ملک مین بہت ہو رہا ہے اِسکو جلد تر دفع کرو ورنہ خدا
تمسے اس کا حساب لیگا یہہ سنکر بادشاہ اُسسے ناراض ہوا اور حقارت
سے پیش آیا مگر محمد ابن عبد اللہ نے یہہ چالاکی کی کہ وعظ کہنا شروع
کردیا اور عوام الناس کو اپنی طرف متوجہ کر لیا اِسلئے علی ابن
یوسف نے اہل شعر کو جمع کرکے اُسکی قتل کا فتوے مانگا
اہل شعر ونے یہہ فتوے دیا کہ اِسکو شہر بدر کردو چنانچہ محمد ابن
عبد اللہ شہر سے نکالا گیا اوسنے قبرستان مین جاکر اپنی
رہنے کی جگہہ ٹہرائی اوسی جگہہ اوسکی وعظ سننے کی واسطے خلق اللہ
کا ہجوم ہونے لگا اُسنے امام موعود امام مہدی کے پیشین
گوئیان بیان کرنی شروع کین اور یہہ بات ہمیشہ کہتا تہا کہ مین

علی رضا کی اولاد سے بارھوان امام ہون لوگون کو نجات کا راستہ
دکھلانے آیا ہون اب ظلم کا زمانہ ختم ہونے والا ہے تمام دنیا مین خوشی
اور بہتری پیدا ہوگی اور ساتھہ ہی اسکی مولویون کے بدیان اور
عیب اور ظلم لوگون کو سناتا تھا اور اپنی متبعین سے بڑی بڑی
وعدے کرتا تھا بادشاہ نے جب یہہ حال سنا اسکی حبس اور قتل کا
حکم نافذ فرمایا یہہ سنکر وہ تیمال کی طرف جو سوس شہر کی
پاس ہے بھاگ گیا ایکروز اسنے عبدالمومن سے کہا کہ یہہ پیشین
گوئی تمہارے لئے ہے اصل مین مہدی آخر الزمان تم ہو چنانچہ
اوسی وقت (۵۰) آدمی ایمان لائے اور عبدالمومن کے مہدی
ہونیکا اونہون اقرار کیا بعد ازان (۷۰) آدمی اور ایمان
لائے اور اسکی مطیع ہوگئے محمد ابن عبداللہ نے دو مجلسین
اہل شوریٰ کی مقرر کین اول مجلس مین وہ لوگ ممبر مقرر ہوے
جو (۵۰) آدمی پہلے ایمان لائے تھے اونکو مہمات جہاد اور کارہا
بزرگ سپرد کی گئی - دوسری مجلس مین وہ لوگ (۷۰) داخل

ہوے جنہون نے پیچہی بیعت کے تہی انکی سپرد سلطنت کی خفیف کام
اور فیصلہ مقدمات کے ہوے - بعد ازان پہاڑون کی طرف گیا وہان
پہنچکر خدا کی وحدانیت پہ بہت وعظ کئی بیس ہزار آدمی اوسکی ساتہہ ہوگئے
انکو خطاب الموحّدین کا اوسنے دیا اسی لفظ سے المحادی انکا لقب
مشہور ہوا ہے اس جمعیت کثیر کا سپہ سالار محمد ابن عبد اللہ تہا .
ابو اسحاق ابراہیم بہائی علی ابن یوسف کا یہہ حال دیکہکر
موحّدین کے مقابلہ پر آیا اُسکو بڑی بہاری شکست ان لوگون نے
دی اور بہت سا مال اور لوٹ کا اسباب موحّدین کے ہاتہہ آیا
یہہ حال سنکر دو تین قبیلے اور بہی آکر موحّدین کے شامل ہوگئی علی ابن یوسف نے
یہہ حال سنکر اپنی بہائی تمیم کو ہسپانیہ سے بلالیا اور بسرکردگی فوج کثیر موحّدین کے
مقابلہ کیواسطی پہاڑ کو روانہ کیا تمیم اگرچہ بہ نسبت ابراہیم کے زیادہ کامیاب ہوا
مگر الموحّدین کے فرقہ کو شکست نہ دے سکا موحّدین نے تنمال
مین ایک قلعہ آباد کیا اوسکی نواح و اطراف مین لوٹ مار شروع
کردی اور شہر مراکو - فیض اور رسوای انکی اور بڑے بڑے

شہر اور قصبے فتح کر لئے ٭

تین برس کے بعد عبدالمومن نے (۳۰۰۰۰) تیس ہزار آدمیوں کی فوج لیکر مراویون پر فتح پائی اور تنمال کو مراجعت کی محمد ابن عبداللہ مہدی۔ اُسکی استقبال کو آیا دوسرے دن ۵ آدمیوں کو مسجد مین بلا کر کچھ مشورت اور وصیت کرتا رہا پھر اونکو رخصت کیا عبدالمومن تھوڑی دیر تک اوسکی خدمت مین زیادہ حاضر رہا مہدی نے اوسکو کتاب الغزالی دی اور آپ انتقال کر گیا یہہ واقعہ سنہ ۵۲۴ھ مین ہوا

سنہ ۵۲۴ھ ۱۱۲۹ء

اوسنے کئی مسئلوں کی اصلاح کی تھی مثلاً ایک یہہ کہ گھوڑون کی کاٹھیون اور اُونٹوں کی رحلوں پر خواہ جنگ مین ہون یا سفر مین نماز پڑھنا جایز ہے اِس مسئلہ سے اونکو یہہ فایدہ حاصل ہوا کہ اپنے دشمنوں پر ہمیشہ غالب رہے۔ دوسرا مسئلہ یہہ اُسنے بتلایا کہ اقرار امان کا دیکر پھر اوسکو فسخ کر دینا موقع ضرورت مین درست ہی اسیطرح اور بہت سے ہین ٭

بعد مرنی المہدی کے روسا الموحادی جمع ہوئے مشورت ہوئی کہ آیا جمہوری سلطنت جاری ہو یا ایک شخص بادشاہ مقرر کیا جاوے آخر کو یہہ فیصلہ ہوا کہ ایک امام ہونا چاہئے چنانچہ عبدالمومن کو امام بنایا اور امیرالمومنین کا خطاب دیا گیا ۔

امیرالمومنین عبدالمومن الموحادی

بعد وفات محمد ابن عبداللہ کے عبدالمومن تخت نشین ہوا اور سرگرمی سے جہادون مین مشغول رہا اوسنے تین سال کے عرصہ مین مراویون کی سلطنت کی بیخ کنی بالکل کردی اور کئی شہر افریقہ مین فتح کئے مراکو جو دارالسلطنت مراویون کا تہا اوسکا محاصرہ بذات خود کیا اور ابو عمران کو لشکر دیکر اندلوشیا کی فتح کو بہیجا اس عرصہ مین بہت امیر ہسپانیہ کے عبدالمومن سے ملگئے تا مراد پیغام جا بین کے آچکے تہے مگر محاصرہ مراکو کا ہورہا تہا اسلئے دیر ہوئی باشندگان مراکو نے بہت بہادری اور کوشش اس محاصرہ کے اٹہانے کی ظاہر کین پر موحادون نے قسم کہالی کہ جبتک شہر کو فتح نکرین محاصرہ

نہ اٹھا دین گے اس سبب سے شہر مین قحط پڑ گیا تین حصے باشندگان کے بہوک سے

(سنہ ۱۱۴۸ع — ۵۴۳ھ) مارے مرگئے باقی چوتہا حصہ محاصرہ کرنے والون کو روک نہ سکا سنہ ۵۴۳ھ / ۱۱۴۸ع

مین شہر فتح ہوا ابراہیم بادشاہ وہان کا قتل کیا گیا اور باقی باشندے

بڑی بیرحمی سے مارے گئے اور شہر کو اجاڑ کر خاک مین ملا دیا ایک مورخ

کہتا ہے کہ عبدالمومن نے اپنی قسم پوری کرنے کے واسطے یہہ بیرحمی

کی تہی پہر اوس شہر کی تعمیر کروائی اور صحرائی لوگ وہان لاکر بسائے

بعد ازان ہسپانیہ پر موحدین نے فتح پائی مگر اسپر بہی قانع نہوئے چنانچہ

(سنہ ۱۱۶۱ع — ۵۵۷ھ) سنہ ۵۵۷ھ / ۱۱۶۱ع مین ایک لاکھ سوار اور تین لاکھ پیادے ہمراہ لیکر مستعد جہاد

کے ہوے پر ملک الموت ان ارادون کو دیکہکر ہنستا تہا کہ ناگاہ عبدالمومن

(سنہ ۱۱۶۳ع — ۵۵۸ھ) خود ہی سنہ ۵۵۸ھ / ۱۱۶۲ع مین موت کے پنجہ مین پہنس گیا

یوسف ابو یعقوب المنصور

یوسف ابو یعقوب چہوٹا بیٹا عبدالمومن کا باپ کی جگہہ تخت نشین

ہوا پر اوسمین باپ کا سا حوصلہ نہ تہا صلح کی طرف اوسکی طبیعت

(سنہ ۱۱۶۷ع — ۵۶۳ھ) زیادہ راغب تہی اوسنے رعایا مین امن قایم کیا اور فوج کم کردی سنہ ۵۶۳ھ / ۱۱۶۷ع

سنہ ۵۶۶ھ | مین ہسپانیہ پر چڑھائی کی اور سنہ ۱۱۷۲ء مین کیسٹل کے بادشاہ سے لڑا اوسکو شکست | سنہ ۱۱۷۲ء

دی اور سب مقیدین کو رہا کر دیا یہہ بات آجتک کسی مسلمان بادشاہ نے نکی تہی

بعد ازان میڈرڈ دار السلطنت ہسپانیہ کو اور سوا اسکے اور کئی شہر فتح کرکے

سنہ ۵۹۵ھ | افریقہ کو مراجعت کی یہہ بادشاہ اپنی موت سے درمیان سنہ ۱۱۹۹ء ۵۹۵ھ کے | سنہ ۱۱۹۹ء

فوت ہوا*

محمد ابو عبد اللہ ناصر الدین اللہ

بعد وفات پانے یوسف کے اوسکا بیٹا محمد بادشاہ ہوا اگرچہ وہ کم زور اور

پست ہمت بادشاہ تہا پہر بہی اوسنے اسقدر فوج جمع کی تہی کہ بموجب بیان

عربی اور ہسپانی مورخون کے پانچوان حصہ اوسکی فوج کا ایک لاکہ ساٹہہ

ہزار آدمیون کا تہا یہہ حال سنکر تمام یورپ مین بڑا خوف پیدا ہوا اور تمام

عیسائی حکام بموجب اشتعال کے پوپ کے مستعد جہاد کرنے پر ہوئے

چنانچہ کیسٹل جدید اور اندلیشیا کی پہاڑون پر عیسائی لوگون نے

آکر ڈیرہ کیا اور بڑی خونریزی ہوئی بعد تباہی اور خونریزی کے

محمد ابو عبد اللہ مراکو کو مراجعت کرکے آیا اور وہان آکر اپنی بیٹے

یوسف ثانی کو جو ابھی گیارہ برس کی عمر کا تھا تخت پر بٹھلا دیا اور آپ عیش
(سنہ ۶۱۰ھ) و عشرت میں مصروف ہوا اوسی جگہ درمیان ۱۲۱۳ع ۶۱۰ھ کے ماہ جولائی میں (سنہ ۱۲۱۳ع)
وفات پائی مورخ لکھتے ہیں کہ اغلب یہہ ہے کہ کسینے اوسکو زہر دیا تھا

یوسف ثانی ابو یعقوب

یہہ بادشاہ گیارہ برس کی عمر میں تخت پر بیٹھا اور سینے بڑی تکلیفیں اور
(سنہ ۶۲۱ھ) مصیبتیں اوٹھائیں یہہ درمیان ماہ جنوری ۱۲۲۴ع ۶۲۱ھ کو بے اولاد (سنہ ۱۲۲۴ع)
فوت ہوا ؛

ابو مالک عبد الوحید

بعد مرنے یوسف ثانی کے موحدین کے بادشاہت کو تنزل شروع ہوا
اوسکے بعد ابو مالک عبد الوحید بادشاہ ہوا چند مہینے سلطنت کرنے
پایا تھا کہ بعد تنازع اور فسادوں کے عبد اللہ ابو محمد
(سنہ ۶۲۴ھ) نے درمیان ۱۲۲۴ع ۶۲۴ھ کے اوسکو قتل کر ڈالا ؛ (سنہ ۱۲۲۷ع)

المامون ابو علی

المامون ابو علی ویلنشیا کے حاکم کا بھائی بادشاہ بجائی ابو مالک کے

ہوا اوسنے برخلاف مہدی کے ایک کتاب تصنیف کی تہی جو لوگ مخالف اوس عقیدہ کے تہے

اونہون نے اوسکو تخت سے اتار دیا اور یحیی ابن ناصر کو بادشاہ بنا لیا المامون

نے اوسے مقابلہ کیا اور شکست دی پہر مراکو مین جاکر تمام اہل بدعت

اور اوسکے معاونون کو جمع کرکے سبکو قتل کرڈالا ہسپانیہ مین موقع پاکر

ابن ہود اُسکا حریف کہڑا ہوگیا اور اپنے تئین حاکم وہان کا قرار دیا اور

موحدین کی حکومت سے ازادی حاصل کی المامون درمیان ۱۲۳۱ع کے / ۶۲۹ھ

بقضائے الہی فوت ہوگیا اب ہسپانیہ کی حکومت نہایت تنزل پکڑگئی محمد

نے جو مامون کی جگہہ تخت نشین ہوا تہا بیفایدہ موحدین مین پہر اپنی حکومت

قایم کرنے کے لئے کوشش کی کیونکہ بی نیل مرام اوسکو وہانسے واپس آنا پڑا

ابن ہود کی حکومت اراگان اور اندلوشیا مین تہی محمد ابن ... حاکم

گرناڈا کا تہا چونکہ اونمین آپسکی نااتفاقی اور خانہ جنگی اور فساد قایم ہوا

تہا اسلئے وہ قابل اسکی نہ رہی کہ عیسائیون کا مقابلہ کرسکین کارڈووا

جو اسلام کا دار السلطنت تہا عیسائیون کے قبضہ مین درمیان ۱۲۳۶ع کے / ۶۳۳ھ

آگیا اور تمام قلعے اور بڑے بڑے شہر اہل فرنگ نے فتح کرلئے محمد

۱۲۳۶ ۱۲۳۱

ابن عمر گرناڈا کا بادشاہ درمیان سنہ ۱۲۴۸ء کے عیسائیون کے زیر حکم ہوگیا اور شہر سیول بھی عیسائیون نے فتح کرلیا محمد ابن عمر گرناڈا کا بادشاہ ماتحت حکومت فردانند کے ہوکر مطیع ہوگیا کہ جتبک فردانند زندہ ہے امن سے حکومت کرونگا الفنود ہم جب اپنے باپ فردانند کی جگہہ پر کیسٹیل کا بادشاہ ہوا اوسوقت پہر لڑائی محمد ابن عمر سے شروع ہوئی آخر کو درمیان سنہ ۱۲۶۵ء کے بیچ بچاو ہوکر صلح ہوگئی آخرکار محمد ابن عمر ماہ جنوری سنہ ۱۲۷۳ء مین فوت ہوا۔

محمد ثانی

جب یہہ اپنے باپ محمد ابن عمر کی جگہہ تخت نشین ہوا اوسکے عہد مین پہر مسلمانون نے ارادہ کیا کہ ملک ہسپانیہ مین اپنی حکومت کا جھنڈا قایم کرین چنانچہ سنہ ۱۲۷۴ء مین فیض اور مراکو کا بادشاہ ابو یوسف نے بڑی فوج جمع کی اور ہسپانیہ مین جا اوترا اول اول تو کچھہ فتح پائی پہر آخر کو مایوس ہوکر اپنے ملک کو واپس چلا آیا محمد کا یہہ ارادہ بیشک تہا کہ جو ملک اسکے باپ نے اپنی قبضہ سے کہو دیے تھے پہر اونکو فتح کرے اسلئے ۲۹ برس تک عیسائیون سے

لڑتا رہا پر کچھہ نہو سکا وہ سنہ ۱۳۰۲ع میں فوت ہوا ۔

محمد ثالث ابو عبد اللہ

بعد وفات محمد ثانی کے اسکا بیٹا محمد ثالث بادشاہ ہوا یہہ شخص نہایت بدقسمت تہا نہ صرف اسواسطی کہ اوسکی رعایا بالمیرہ اور گادیکس کی اوس سے پہر گئی تہی بلکہ عیسائیون سے بہی مقابلہ کرکے درمیان سنہ ۱۳۰۶ع کے جبل الطارق انکے ہاتہہ سے دے بیٹہا جب وہ بالمیرہ سے ناکام ہوکر گرنادا کو واپس آیا سب رعایا اور ارکین سلطنت کو اپنے سے ناراض پایا اسلئی وہ حکومت سے دستبردار ہوا اور اپنے بہائی ناصر کو تخت سپرد کردیا ۔

الناصر

ناصر کی اقبال کا ستارہ اوج پر تہا اوسنے بالمیرہ کا محاصرہ کیا اور سونا کو بہ آسانی فتح کیا مگر وہی لوگ جو اوس سے پہلے خوش تھی اور انہون نے اسکو تخت پر بیٹھلایا تھا انہون نے ہی اوسکو تخت سے اُتار دیا سنہ ۱۳۱۴ع میں اسمعیل ابن فرج کو تخت پر بیٹھلایا ناصر نے اگرچہ بڑی کوشش بہر تخت پانی کی اور لڑائیان بہی لڑا پر کچھہ نہو سکا مجبور ہوکر دستبردار ہوا ۔

اسمعیل ابن فرج

اسکی کنیت ابو الولید تھی یہہ شخص جنگی اور ملکی کام مین بہت لیاقت اور شعور رکہتا تھا اگرچہ جبل الطارق عیسائیون سے نہ لے سکا پر سنہ ۱۳۱۹ع ۷۱۹ھ مین سخت لڑائیان عیسائیون سے لڑا اور فتحیاب ہوا اور درمیان سنہ ۱۳۲۵ع ۷۲۵ھ کے مارتس اور بان اوسنے فتح کیئے اور مشرق مین مرشیا کی بادشاہت فتح کر لی پر اندرونی فسادون سے وہ بھی آزاد نہوا۔ محمد ایک بادشاہ زادہ بسبب بے عزت ہونے کے ہمیشہ یہہ چاہتا تھا کہ اوسے اپنا بدلا لے ایک روز موقع پا کر جبکہ اسمعیل اپنے وزیر اعظم کے ساتہہ ٹہل رہا تھا دفعۃً حملہ کر کے درمیان سنہ ۱۳۲۵ع ۷۲۵ھ کے اسکو معہ وزیر اعظم اور مردان ہمراہی کے قتل کر ڈالا اب ملوک ہسپانیہ کا خاتمہ ہوگیا

سنہ ۱۳۱۹ع — سنہ ۷۱۹ھ
سنہ ۱۳۲۵ع — سنہ ۷۲۵ھ

سلاطین غرناطہ

سنہ ۱۳۲۵ع ۷۲۵ھ سے سنہ ۱۴۹۲ع ۸۹۷ھ تک

اسمعیل ابن فرج کے مقتول ہونے کے بعد اوسکا بیٹا محمد چہارم غرناطہ کے تخت پر بیٹھا مگر اوسکی حکومت چندان کامیاب نہوئی عثمان سپہ سالار نے سرکشی کی محمد ابن فرج کو بادشاہ بنا دیا اور افریقہ سے فوج لا کر

الجسیرس۔ ماربیلا اور رونڈا شہر فتح کئی بکر محمد کے آخر عہد مین اُسکی فوج

یہہ کار نمایان کیا کہ ۱۳۲۹ء مین مشہور شہر بَیَٹنا فتح کیا اور ۱۳۳۳ء مین جبل الطارق ۱۳۳۳ء

کو مسخر کیا اور تمام سرکش صوبون کے فرمان بردار کرنے مین کامیاب ہوا جبکہ ابو الحسن

بادشاہ سے ملاقات کو محمد جاتا تہا جبل الطارق پر درمیان ۱۳۳۳ء کے مارا گیا ۱۳۳۳ء

یوسف ابو الحجاز

جو اپنے بہائی محمد کے مرنے کے وقت غرناطہ مین موجود تہا تخت کا مالک ہوا

مورخین عرب اس بادشاہ کی بہت تعریف کرتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ حلیم الطبع محب الوطن

اور تمام سلاطین غرناطہ سے مشہور اور نامور گذرا ہے زمانہ امن مین وہ انصاف

اور علم طبعی کے سوا اسکے اور فنون کی ترقی کرنے مین اور رفاہ عام کے کامون مین

مصروف رہتا تہا اس بادشاہ کے عہد مین افریقہ والون نے پہر ہسپانیہ کی سلطنت

اِسلامیہ قایم کرنیکی لئے آخری حملہ ابو الحسن بادشاہ افریقہ کے وقت مین کیا اور کیسل

اور پرتگال کے لوگون سے اکتوبر ۱۳۴۰ء مین دریای تلوڑو کے کنارہ پر مقابل ۱۳۴۰ء

ہوا فوج افریقہ کی تتر بتر ہو گئی اور بہت نقصان اوٹہایا اُنکی عورتین اور

بہت سا اسباب لوٹ کا عیسائیون کے ہاتہ آیا بعد اس فتح کے جو عیسائیون نے

سنہ ۱۳۴۳ع | کی تھی الجسیرس درمیان سنہ ۱۳۴۳ع و ۱۳۴۴ع کے اور گئی مشہور شہر سنہ ۱۳۴۴ع مین مسلمانون کے | سنہ ۷۴۳ھ
ہاتھ سے نکل گئی اس سبب غرناطہ کی سلطنت بہی تنزل پر آگئی یوسف
سنہ ۱۳۵۴ع | ابو الحجاز بہی اپنے بزرگون کی مانند ماہ دسمبر سنہ ۱۳۵۴ع مین ایک پاگل آدمی کے | سنہ ۷۵۴ھ
ہاتھ سے مارا گیا ٭

محمد پنجم ابن یوسف

اُسکے بعد محمد پنجم بڑا بیٹا یوسف کا تخت نشین ہوا اُسمین باپ کی سب نیکیان اور
قابلیتین پائی جاتی تھین اُسنے عیسائیون سے صلح کرکے اپنا تمام خیال رعیت کی
بہبودی اور ترقی کی طرف مصروف کیا مگر بسبب آئی دن کی سرکشیون کے اِس
نیک خیال کو پورا نکرسکا کئی ایک ناراض حاکم جو اسکی سخت حکمون سے ناخوش ہوگئی
سنہ ۱۳۵۹ع | تہے اُسکے بہائی اسمعیل کو بادشاہ بنانے کی نیت پر درمیان سنہ ۱۳۵۹ع و ۱۳۶۰ع کے | سنہ ۷۶۰ھ
محمد مذکور کے محل مین گہس گئی اور سپاہیان خاصہ کو قتل کرڈالا محمد پنجم
نے جب دیکہا کہ اب اپنی جان پر آبنی ہے مجبور ہوکر اسمعیل کو تخت
دیدیا اور آپ دست بردار ہوگیا ٭

اسمعیل دوم ابن یوسف

اسمعیل دوم بھی بہت دنون سلطنت نہ کرنے پایا چنانچہ ابھی ایک ہی برس حکومت کو
نہ ہوا تھا کہ ایک رئیس ابوسعید نام نے اُسکا محاصرہ الحمرا پر کیا اور فوراً قید کر کی آخر ماہ
۷۶۱ھ جولای ۱۳۶۰ع مین اُسکو قتل کر ڈالا یہہ وہی ابوسعید ہی جسنی اسمعیل کو تخت دلانے کے واسطے سنہ ۱۳۶۰ع
بہت مدد دی تھی ابوسعید بھی اپنی دغابازی کا میوہ مدت تک نہ کھا سکا جبکہ وہ
پڈرو حاکم کیسٹل ملقب ظالم اور محمد پنجم سی جو تخت سی اوتار اگیا تھا لڑ رہا تھا یہہ سوچکر
کہ وہ دو دشمنون سی مقابلہ اکیلا آدمی نہین کر سکتا حاکم کیسٹل سی ملاقات کو گیا اور اس شرط پر
صلح منظور کی کہ مین اس بادشاہت پر قابض رہون اور میری نسل مین پشت بہ پشت ملک یہ
بطور جاگیر کے دائم رہی چنانچہ اسی منشا پر فوج کیسٹل سے راہ لیکر تھوڑسے
سپاہی اپنی ہمراہ لیکر حاکم کیسٹل کے روبرو گیا مگر پڈرو نی صلح نہ کی یا
تو اس سبب سی کہ وہ زر جو ابوسعید نے پڈرو کو دینا کہا تھا کم تھا
یا یہہ کہ محمد پنجم اُسکا قدیمی دوست تھا اُسی ملا ہوا ہوگا اسلئی اُسنی بلا لحاظ مہمان
نوازی کی ابوسعید کو قتل کروا ڈالا اُسکے مارے جانے کے بعد
غرناطہ کا تخت پھر اصلی حقدار کی قبضہ مین آگیا محمد پنجم پھر تخت نشین ہوا
اور باقی عمر اُسنی بڑی تکلیفون مین گذاری اُسنی پھر الجسیرس شہر کو دو میان

سنہ ۱۳۸۰ع ۷۸۲ھ کے فتح کیا اور سنہ ۱۳۹۱ع ۷۹۳ھ مین تقضاے آلھی فوت ہوا ۔

یوسف ثانی ابو عبید ابن محمد ثالث

یوسف دوم ملقب ابو عبید اپنے باپ کی جگہہ تخت نشین ہوا اِس تخت نشینی کے بعد قریب تھا کہ اُسکا بیٹا محمد اُسے قتل کر دے مگر خدا نے اُسکو بچا لیا سبب اِسکا یہہ تھا محمد نے اپنے باپ پر یہہ الزام لگایا تھا کہ وہ عیسائیون سے ملا ہوا ہے اور اُنسے دوستی رکھتا ہے اس تہمت سے اُسنے اپنے باپ کے برخلاف فوج جمع کی یہ حال دیکھکر یوسف نے سنہ ۱۳۹۱ع ۷۹۴ھ مین مرسیا کے مقام پر اُسپر حملہ کیا مگر کامیاب نہو سکا سنہ ۱۳۹۴ع ۷۹۵ھ مین اُسکی قسمت نے پھر یہہ مدد کی کہ القنطارہ کا حاکم بادشاہ غرناطہ کی مدد کو آگیا جسکی فوج مع اُسکے اسمقام پر مقتول ہوی یوسف مذکور سنہ ۱۳۹۸ع ۷۹۹ھ مین فوت ہوا اُسکی لاش سے علامت زہر کی ظاہر تھی شاید زہر دیکر مارا گیا

محمد ششم

یوسف کے بعد محمد ششم جسنے اپنے باپ پر سرکشی کی تھی اپنے بڑے بھائی یوسف سوم کا حق چھین کر آپ بادشاہ بن گیا اور اپنے بھائی

کوسلوبرینا کے قلعہ مین مقید کیا پہلی سال تو وہ عیسائیون سے صلح اور
ملاقات سے پیش آیا چنانچہ انرک سوم جو ٹولیڈو کا حاکم تھا اُسی بھی
ملاقات کرنے گیا تھا مگر دوسرے برس اُسنے عیسائیون سے جنگ وجدل
کرنا شروع کردیا چنانچہ درمیان سنہ ۱۳۹۹ء کے امونٹی کا قلعہ مسلمانون
کے ہاتھ آگیا اور فوج عیسوی کو کاڈیانہ پر شکست دی مگر یہہ فتوحات
زھرہ اور سوا اُسکے اور شہرون کو اپنے ہاتھ سے کھونے
سنہ ۸۱۹ کے برابر ہوگئین کیونکہ فرڈاننڈ نے سنہ ۱۴۱۶ء / ۸۱۹ مین سب ریاستین مسلمانون سنہ ۱۴۱۶ء
کی چھین کر تمام ملک کو اپنے قبضہ مین کر لیا تھا اُسکا بیان آگے آتا ہے
سنہ ۸۱۲ محمد ششم درمیان سنہ ۱۴۱۰ء / ۸۱۲ کے فوت ہوا ۔ سنہ ۱۴۱۰ء

یوسف سوم

بعد وفات محمد کے اُسکا بڑا بھائی یوسف سوم جو قید مین تھا بادشاہ
سنہ ۸۱۹ ہوا اُسنے چودہ برس تک بڑی امن سے حکومت کی سنہ ۱۴۱۶ء / ۸۱۹ مین سنہ ۱۴۱۶ء
سب عیسائیون نے متفق ہوکر فرڈاننڈ کے ماتحت ہوکر فساد برپا
سنہ ۸۲۳ کیا اور مسلمانون سے انتقیرا چھین لیا یوسف نے کو سنہ ۱۴۲۳ء / ۸۲۴ سنہ ۱۴۲۳ء

مین فوت ہوا ✦

محمد ہفتم بن یوسف سوم

اُسکے بعد اُسکا بیٹا محمدؐ ہفتم تخت کا مالک ہوا اُسنے تخت نشینی کے بعد
عیسائیون سے صلح کر لی اس سبب تمام رعایا اُسسے بیزار ہو گئی سوا
اِسکے یہہ ہوئی کی کہ میلے اور تماشے جو شہر مین ہوا کرتے تھے سب
بند کر دئیے اُسکا انجام یہہ ہوا کہ غرناطہ مین سرکشی اور بغاوت پیدا
ہوئی اُسکے محل پر باغیون نے حملہ کیا اور دروازہ توڑ کر اندر
گھس گئے وہ بھاگ کر ٹونس کے سلطان کے پاس پہنچا اور اُسسے
پناہ لی یہہ واردات سنہ ۱۴۲۷ء مین ہوئی تھی ✦

سنہ ۱۴۲۲ء

سنہ ۱۳

محمد ہشتم

خالی تخت پا کر محمد ہشتم بادشاہ بن بیٹھا محمد ہفتم جو تخت سے اُتارا
گیا تھا وہ ٹونس سے فوج لیکر اندلیوسیا مین اور غرناطہ مین داخل
ہو کر اُسکے محل کا محاصرہ کیا بعد اسکے قتل کرنے کے بادشاہ
ہوا پر محمد ہفتم کی تقدیر مین پھر دوبارہ تخت کا کھونا لکھا تھا

اسلمٰی یوسف ابن العمر نے جو غرناطہ کے اول بادشاہون کی اولاد سے تھا جو نادوم عیسائی بادشاہ سے ملکر محمد پر فوج کشی کی اور اُسکے لشکر کو شکست دی ۸۳۵ھ مطابق ۱۴۳۲ء مین درمیان غرناطہ کے داخل ہوا اور تخت کا مالک ہوگیا محمد ہفتم پھر ملاگا کی طرف پناہ لینے گیا *

۸۳۵ھ — ۱۴۳۲ء

یوسف چہارم

اُسکے بعد یوسف چہارم تخت نشین ہوا مگر چھہ مہینے کے بعد ۸۴۶ھ مطابق ۱۴۴۲ء مین فوت ہوگیا محمد ہفتم جو ملاگا مین رہتا تھا تیسری دفعہ پھر بادشاہ ہوا تب بھی اُسکو امن سے راج کرنا نہ ملا کیونکہ لوگون نے درمیان ۸۴۹ھ مطابق ۱۴۴۵ء کے محمد کو گرفتار کر کے قید کر دیا جہان پر وہ ساری عمر قید رہا اور اُسی جگہہ وفات پائی *

۸۴۶ھ — ۱۴۴۲ء

۸۴۹ھ — ۱۴۴۵ء

محمد نہم

اُسکے بعد محمد نہم بادشاہ ہوا لیکن کیسٹل کے بادشاہ نے اِس تخت کا ایک جدید حقدار کھڑا کر دیا تھا جسکا کچھہ بھی محمد نہم نہ کر سکا

چار یا پانچ برس تک عیسائیون کے حملے اور ملکی لڑائی جاری
رہی آخرکار باغیون نے عیسائی بادشاہ جونا سے مدد لیکر
غرناطہ پر حملہ کیا اور محمد نہم کی لشکر کو شکست دیکر دار الخلافت
مین گھس گئی محمد نہم اُسوقت بھیس بدلکر اُنکی ہاتھ سے بچکر بھاگ گیا

محمد دہم

اُسکے بعد محمد دہم تخت نشین ہوا اکیس برس تک اُسنے امن چین سے حکومت
کی اُسکے وقت مین کوئی سرکشی ایسی نہ ہوئی جو موجب تخت کے کہونے کی
ہو مگر اب غرناطہ کی حکومت انجام کو پہنچ گئی تھی مشیت ایزدی کو
یہہ ملک عیسائیون کے قبضہ مین کرنا منظور تھا ۱۴۶۲ع مین عیسائیون
نے جبل الطارق اور ارکیدونا اور تمام اُن شہرون کو جو
ان دونون کے درمیان مین تھے فتح کرلئے اور حملات سرحدی نے
اور بھی زیادہ اس حکومت سلطانی کو کمزور کردیا ۱۴۶۳ع مین یہ
صلاح ہوئی کہ مسلمان بادشاہ غرناطہ کا ماتحت بادشاہ کیسٹل کے رہا
کرے اور ایک ہزار دو سو پسٹل[1] سالانہ مسلمان بادشاہ کیسٹل کے

سنہ ۱۴۶۲ع — سنہ ۸۶۶ھ
سنہ ۱۴۶۳ع — سنہ ۸۶۷ھ

[1] پسٹل ایک سکہ طلائی ہے

۸۶۶ھ عیسائی بادشاہ کو بطور نذر دیا کرے محمد دہم درمیان ۱۴۶۲ع کے مرگیا ۱۴۶۱ع

مولا علی ابو الحسین بن محمد دہم

مولا علی بڑا بیٹا محمد دہم کا تھا بعد وفات اپنے والد کے اُسکے تخت پر

۸۷۵ھ بیٹھا بادشاہت کی صورت روز بروز تنزل پکڑتی جاتی تھی ۱۴۷۰ع میں ۱۴۷۰ع

مین ملاگا کا حاکم سرکش ہوکر آخرکار کیسل کے بادشاہ کا مطیع ہوگیا

غرناطہ اور حرم سرا مین آپس مین نزاع اور فساد برپا ہوئے جنسے سلطان

کی بادشاہت انجام کو پہنچ گئی چنانچہ علیشاء سلطانہ ابوعبداللہ

کی والدہ بادشاہ کی اور جوروں سے نفرت رکھتی تھی خصوصاً زورایا

سے جو ہسپانیہ کی باشندہ تھی اس سبب سوداگان اور کیسل

کے بادشاہ موقع پاکر غرناطہ کی سلطنت برباد کرنے پر مستحکم ہوگئے اسی

۸۸۶ھ اثنا مین ابو الحسین کے سپہ سالار نے شہر ظہرہ کو درمیان ۱۴۸۱ع ۸۸۶ھ ۱۴۸۱ع

کے فتح کرلیا تھا یہہ وجہ لڑائی کی عیسائیون سے پیدا ہوئی اور

۸۸۷ھ عیسائیون نے ۱۴۸۲ع مین شہر البنادہ فتح کرلیا اسے بادشاہ ۱۴۸۲ع

اہل اسلام کی پشت ٹوٹ گئی بعد ازان ایک سال کے عرصہ مین بہت
سے قلعے عیسائیون نے فتح کیے اسی اثنار مین غرناطہ مین فساد
اور جھگڑے خانگی برپا ہوگئے چنانچہ ابو الحسین کی دونون جورون
نے آپس مین لڑائی ٹھان دی علیشاء کی مدد پر زگولیس اور
زودایا کی مدد پر بنی سراج تھے ایک عورت انمین سے بلنیرا
مین دوسری الیانہ مین رہتی تھی ان فسادون کے سبب غرناطہ
مین بڑی خونریزی ہوئی اگرچہ ابو عبد اللہ اپنے باپ کو تخت سے اتار
دینے مین کامیاب ہوا مگر خود مقام لوکا پر درمیان ۱۴۸۳ء کے
اہل فرنگ کی قید مین آگیا اسلئے ابو الحسین پھر تھوڑے دنون کے
لئے تخت نشین رہا کیونکہ ابو عبد اللہ قید سے رہائی پاکر پھر اپنے
بوڑھے باپ سے تخت لینے کے لئے تنازع کرنے لگا آخر کو
غرناطہ کے باشندون نے باپ اور بیٹے کو آپس مین لڑنے کی
اجازت دیدی اور شہر کا بادشاہ عبد اللہ زاغل بنالیا اسی
عرصہ مین فردانند عیسائی بادشاہ شہرون کو فتح کرتا ہوا آ

پہنچا اور ماہ جون ۱۴۸۴ء مین الورہ اور سٹینل کا محاصرہ کیا
وہ لڑائیان مسلمانون سے لڑا اور انکو شکست دی ۱۴۸۵ء مین
رونڈا ـ ماربیلا ـ کائن ـ وغیرہ شہرون پر قبضہ اپنا کر لیا
اور شہر لاکسا کو ۱۴۸۶ء مین عیسائیون نے فتح کیا اور دوسری
لڑائی مین شہر ملاگا فتح ہوا ان فتوحات کو دیکھکر بھی مسلمان لوگ
نہ جاگے خواب غفلت مین پڑے سوئے رہے اور ابو عبد اللہ
صغیر نے ابو عبد اللہ زاغل کو غائب پاکر اسکا تخت چھین لیا
یہہ بادشاہ ہسپانیہ کی تواریخ مین آخری بادشاہ غرناطہ گذرا ہی
۱۴۹۱ء مین درمیان موسم بہار کے فرڈاننڈ بادشاہ نے غرناطہ
کا محاصرہ کیا اور ایک سال کے محاصرہ کے بعد اسکو فتح کر لیا
اور مسجد الہمبادہ مین عیسائی جھنڈا ہلنے لگا یہہ بادشاہت
اہل اسلام کی جو آٹھ صدی تک رہی اس طور پر اب ختم ہوگئی
اس ملک ہسپانیہ مین خاندان بنی امیہ نے ۱۰۳۱ء تک
حکومت کی اور شہر غرناطہ مین ۱۴۹۲ء تک رہ سکے عیسوی بادشاہ

فردینند نے انکو وہان سے نکالا اور باقی جو مسلمان وہان رہ گئے تھے
انکو جبراً عیسائی بنایا اور انکو موروسکو یعنے نسل اہل مور لقب
دیا اگرچہ یہہ لوگ عیسائی ہو گئے تھے پر دلین مسلمان ہی تھے جبتک
کہ فیلپ بادشاہ ظالم تخت نشین ہوا یہی حال رہا فیلپ نے
یہہ ظلم کیا کہ اپنے دلین پختہ ارادہ کر لیا کہ انکو باتون مین عیسائی
پکّے بناؤنگا یا اس ملک سے ان کو نکالدونگا چنانچہ درمیان
۱۵۶۸ع ۱۵۷۰ع کے بہت بھاری خونریزی ہوئی ان مخفی مسلمانون سے
جو نہایت تابعداری اور محنت سے نیک نام تھے زبردستی فساد
کر کے (۱۰۰۰۰۰) ایک لاکھہ آدمی کے قریب جلاوطن کر دئے
تب بھی بہت لوگ ایسے رہ گئے تھے کہ ظاہر مین عیسائی تھے پر
دلین مسلمان تھے فیلپ ثالث نے انکو بھی نکالدیا چنانچہ
دس لاکھہ آدمیون نے اُس ملک سے ہجرت کی اور جانب
شمال افریقہ کے جا بسے وہان پر ان لوگون نے چوری سمندر
مین کرنی شروع کر دی جو جہاز عیسائیون کا پاتی اسکو لوٹ

۱۵۶۸ع
۹۷۵ھ

لیتی تھی اس طور پر اپنا انتقام لیتے تھے چنانچہ کئی سو برس تک یوروپ کی تجارت کو بہت نقصان ہوتا رہا

زبان حال جو ھسپانیہ مین رائج ہے اُس مین بہت الفاظ عربی کے ملے ہوے ہین اور کئی شہرون کے نام عربی اثر کے گواہ ہین وہ مسلمان مورز عرب جو ہسپانیہ سے نکالے گئے تھے متعصب نہ تھی اور جس دن سے وہ نکالے گئے ہین آجتک وہ رونق اس ملک ھسپانیہ پر نہین ہے فقط

تجارت

بعد فتح ہونے ـ شام ـ ایران ـ افریقہ اور ھسپانیہ کے عربون کے توجہ تجارت ـ کی طرف بہت زیادہ مصروف ہوئی ـ اور اُنھون نے یہہ مناسب سمجھا کہ جن جن مقامون پہ تجارت کو رونق زیادہ ہو وھان مذھب اسلام پھیلایا جاوے کیونکہ پھیلانا ایک مذھب اور ایک زبان کا تجارت اور سفر کے واسطے نہایت مفید تھا اور مصارف شان وشوکت

خلفاء عباسیہ اور اہل بغداد نے زیادہ تر رغبت سوداگرون
کو ھندوستان مین آنے کی دی چنانچہ قبل ۸۰۰ء کے اہل عرب
نے کئی جگہہ ھندوستان مین آکر اقامت اختیار کی اور کئی راجہ ھند
کے رفتہ رفتہ مسلمان ہوگئے اور پھر اہل عرب جزایر ھند مین
داخل ہوئے چنانچہ سیلون ۔ سمطرہ جاوا سلبس
بلکہ چین مین بھی پہنچے ۔ اور کاروان عرب شمال کی طرف
ہوکر تاتار اور سبیریہ تک آئے ۔ افریقہ مین دریای
نیگر تک گئے جہان ۹۲۰ء مین کئی ملک اہل سلام کے
مقرر ہوگئے چنانچہ ملک گانا ملک ونگرہ تکرود
کوکو بعد ازان سناآر درفود برنو
تمبکتو اور ملّی جو کہ ساحل افریقہ پر واقع
تھے پھر ابناء باب المندب سے زنگبار تک پہنچ گئے اور
مقامات مفصلہ ذیل پر بندرگاہ مسلمانون کی بنائے گئے مقدشون
ملندہ ۔ سونالا ۔ گلو ۔ مزنبیق اور پھر جزیرہ

۹۲۰ء

۸۳۰ء

میدانے غاسکر کو گئے بلکہ انکا حوصلہ اسقدر بڑھ گیا تک پہنچ گیا تھا
کہ روس اور اسکینڈے نیویا کے ساتھ بھی ارتباط تاجرانہ
رکھنے لگے تھے بعضے یہہ بھی کہتے ہین کہ قریب سنہ ۱۰۰۰ع کے ان
عربون مین سے بعض نے جو اندلس مین رہتے تھے امریکہ کو پایا
اور کولمبس سے پہلے اول اس نئی دنیا کو عربون نے پا لیا تھا مگر کسیکو
خبر نہ ہوئی اور نہ انکو اُس سے وہ فائدہ حاصل ہوا جو کولمبس
کو ہوا +

مجمل حال اسلام کا افریقہ مین

۱۸ھ ۶۳۸ع حضرت عمر کی خلافت مین ابو بکر عمرو ابن العاص نے درمیان سنہ ۱۷ھ ۶۳۸ع
کے مصر پر حملہ کیا اور رومیون کے دو بڑے مضبوط شہر پیلوشیم
اور مصر بابل سات مہینے محاصرہ کرکے فتح کر لئے یوحنا حاکم جو
بیزنطائنی بادشاہ کی طرف سے اُس جگہہ حکومت کرتا تھا
جزیہ گذار اہل اسلام کا ہوا پر بوڑھے مرد لڑکے اور عورتین
اور یہ جاری اِس سے مستثنے تھی چونکہ یونانیون اور مصریون مین

ناموافقت تھی اس واسطے مسلمانون نے مصر کو باسانی فتح کرلیا
اول مسجد درمیان شہر فسطاط کہ جو بابل کے متصل تھا تعمیر
کی گئی - شہر اسکندریہ تھوڑی مدت تک بچارہا آخر کو وہ بھی
فتح ہوا اور لوٹا گیا کتب خانہ وہان کا میثرم کی جگہہ جلایا گیا اس
جگہہ پہلا کتب خانہ جو بادشاہ تولومیز نے مرتب کیا تھا وہ تو
آگے ہے قیصر روم کے حکم سے جل چکا تھا اُسکے بعد جو پھر یہہ کتب خانہ
طیار ہوا تھا وہ حضرت عمرؓ کے حکم سے جلایا گیا اُسوقت سے تمام ملک
مصر ماتحت خلافت اہل اسلام سکے ہوا اور اُسکا دارالخلافہ شہر
فسطاط مقرر ہوا

احمد بن طولون جو خلفای عباسیہ کے ماتحت مصر کا حاکم
۸۶۹ء تھا درمیان ۲۵۶ھ کے المعتمد باللہ خلیفہ عباسی سے منحرف
۹۰۵ء ہوکر حاکم مستقل مصر کا ہوگیا اُسکے خاندان مین ۲۹۲ھ تک
بادشاہت جداگانہ قایم رہی جبکہ مصر پھر تابع خلفاء عباسی کے ہو
۹۳۵ء تو درمیان ۳۲۳ھ سے لیکے ۳۵۸ھ تک آل آخشیدیہ
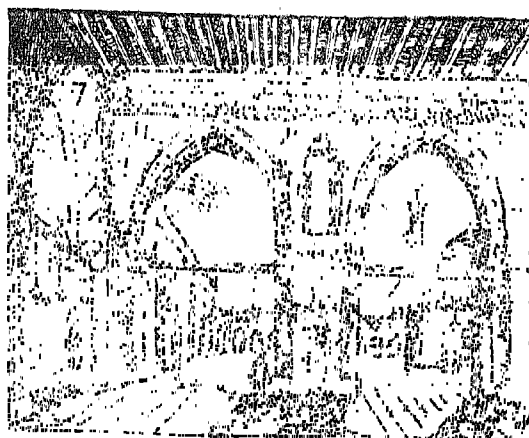
مسجد طولون

(یعنے خاندان ابوبکر محمد کا جو ملوک فرغانہ کی نسل سے تھے
ملک مصر زیر حکم رہا پھر درمیان سنہ ۹۶۹ع ۳۵۸ھ کے خاندان فاطمیہ کے زیر
حکم رہا اس خاندان کی حکومت مصر پہ دو سو برس تک رہی جسکا
بیان آگے آتا ہے اس خاندان کی حکومت دریاء فرات سے لیکر
قیروان تک تھی - بعد ازان خاندان ایوبیہ درمیان سنہ ۱۱۷۱ع ۵۶۶ھ
کے قایم ہوا ملک مصر اُنکی تابع رہا - پھر سنہ ۱۲۵۰ع ۶۴۸ھ مین مملوک بھادیہ مصر
پھر غالب آئے آخر کار سنہ ۱۵۱۷ع ۹۲۳ھ مین مصر تابع قیصر روم کے ہوا +
قیروان مین ابراهیم بن اغلب حاکم تھا وہ درمیان سنہ ۸۰۰ع ۲۰۴ھ
کے خلیفہ ہارون الرشید سے پھر گیا ان اغلبیون کی حکومت ایک
سو برس تک قرتاکو زمین پر قایم رہی +
فاس مین اولاد ادریس فاطمیہ نے درمیان سنہ ۸۰۸ع ۱۷۲ھ کے خلفاء
سے منحرف ہوکر علم استقلال کا بلند کیا سنہ ۹۵۵ع ۳۴۴ھ تک اس خاندان
کی حکومت قایم رہی بعد ازان فاطمیون کی مطیع ہوگئے +
ٹونس مین خاندان زیری حکومت کرتے تھے یہ لوگ

سنہ ۹۶۹ع
سنہ ۱۱۷۱ع
سنہ ۱۵۱۷ع
سنہ ۸۰۰ع
سنہ ۸۰۸ع

یوسف بلقین بن زیری کی اولاد سے تھے سنہ ۳۶۲ھ (۹۷۲ع) سے لیکر سنہ ۵۴۵ھ (۱۱۵۰ع) تک ٹونس اور اُسکے اطراف پر قابض رہے ❊

مارہوقو مین تقریباً سنہ ۴۴۴ھ (۱۰۵۵ع) مین عبد اللہ موحد بانی مذہب اور حکومت مرابطین نے اپنی بادشاہت جداہی قایم کی جو تھوڑے عرصہ مین ابواب جبل الطارق تک پہنچ گئی اور سبب زوال پانے سلطنت بنی امیّہ کے درمیان ھسپانیہ کے ہوئے ❊

بیان خلفاء مصر کا

جو عبّاسیے تھے

صفحہ (۱۲۲) حصہ اول مین لکھا گیا ہی کہ سنہ ۶۵۹ھ (۱۲۶۱ع) مین مظفر مارا گیا اُسکی جگہہ بیبرس کہ بانی خاندان بحاریہ جو لشکر مصر مین سردار تھا تخت نشین ہوا اور لقب ملک ظاہر اختیار کیا اسکا زمانہ خلیفہ سے خالی تھا مگر احمد ابن الظاہر جو اس ہلچل مین بھاگا ہوا پھرتا تھا کہین سے مصر مین آپہنچا ملک ظاہر بیبرس نے اِسکو مصر مین لاکر بعد تحقیق خاندان کے اُسکو مستنصر

کا لقب دیا اور پیرزادون کے موافق مسند خلافت پر اسکو بٹھایا

لیکن بعد چھہ مہینے کے تاتاریون کی لڑائی مین وہ ایسا غایب ہوا

کہ پھر اسکا پتا نہ لگا کہ کہان گیا اسکے بعد حاکم بامر اللہ خلیفہ

ہوا اسکے خاندان سے ۱۵ پشت تک برابر نام خلیفہ کہلاتے

رہے پس ان خلفاء کا حال مختصر لکھا جاتا ہے ۔

الحاکم بامر اللہ

یہہ خلیفہ ہارون الرشید کی اولاد سے تھا مستنصر کی سامنے

اسکی کچھہ قدر نہ تھی بعد گم ہونے المستنصر کے وہ مصر کا

خلیفہ مقرر ہوا کچھہ اوپر چالیس برس اوسنے خلافت کی درمیان

سنہ ۷۰۱ھ کے اسنے وفات پائی ۔ سنہ ۱۳۰۱ع

المستکفی باللہ بن الحاکم

اسکے بعد اسکا بیٹا المستکفی خلیفہ ہوا اسکے نام کا خطبہ ممبرون

پر پڑہا گیا ناصر نامی حاکم نے اسکو شہر قوص مین حکم آنے

نکا دیا اسی جگہہ تمام عمر جلاوطن رہا سنہ ۷۴۰ھ مین فوت ہوا ۔ خان

الواثق باللہ بن محمد المتمسک بن الحاکم

عوام الناس اسکو المستعطی الواثق ابراہیم کہتے تھے چونکہ ناصر اسکا محبت زیادہ رکھتا تھا اسلئے اسکو خلافت ملی مورخین مین اختلاف ہے بعض اسکو خلیفہ شمار کرتے ہین کوئی خلفار کے سلسلہ مین گنتا ہے ایام منصور مین اُسکی خلافت سے خلع کیا گیا ۷۴۲ھ ۱۳۴۲ء مین وہ مسند خلافت سے اُتار اگیا ⁂

سنہ ۱۳۴۲ء

الحاکم بامر اللہ بن المستکفی

بعد از ان الحاکم بامر اللہ بن المستکفی کی بعیت ہوئی وہ اپنے باپ دادا کے قدم بقدم چلا ۱۲ برس خلافت کرکے درمیان ۷۵۳ھ ۱۳۵۲ء کے فوت ہوا ⁂

سنہ ۱۳۵۳ء

المعتضد باللہ ابو بکر بن المستکفی

بعد وفات حاکم کے المعتضد کے بعیت ہوئی ابن حبیب حسن بدر الدین لکھتا ہے کہ اس خلیفہ کی بعیت قاھرہ مین ہوئی اور اُسکی نصیب نے مساعدت اچھی کی ۔ ۱۰ برس تک خلافت کی پھر ۷۶۳ھ ۱۳۶۲ء مین فوت ہوا ⁂

سنہ ۱۳۶۲ء

المتوکل علی اللہ محمد بن المعتضد

یہہ خلیفہ تین بار مسند خلافت پر بٹھلایا گیا اور دو دفعہ اُتارا گیا
تیسری دفعہ تا پائے وفات کے مسند خلافت پر متمکن رہا ۵۴ برس
تک اُسکی خلع اور حبس مین گذرے اُسکے دس بیٹے تھے پانچ
۸۰۸ھ اونمین سے علی التوالی خلیفہ ہوئے دس خلیفہ سنے ۸۰۸ھ/۱۴۰۵ء سنہ ۱۴۰۵ء
مین وفات پائی +

المعتصم باللہ ذکریا بن ابراہیم بن الحاکم

اُسکے بعد المعتصم خلیفہ ہوا یہہ شخص دو دفعہ مسند پر بٹھایا گیا
ایک دفعہ واثق عمر خلیفہ مقرر کیا گیا اور وہ اُتارا گیا دوسری
دفعہ پھر اُسکی بیعت کی گئی اور اُسنے خلافت کی
۸۲۴ھ آخر سنہ ۸۲۴ھ/۱۴۲۱ء مین فوت ہوا + سنہ ۱۴۲۱ء

الواثق باللہ عمر بن المعتصم ابراہیم

اُسکے بعد الواثق خلیفہ ہوا اُسکو ابن قلاوون نے خلافت کی مسند
۸۲۸ھ دلوائی اور ہمیشہ اُسکا طرفدار رہا یہانتک کہ سنہ ۸۲۸ھ/۱۴۲۵ء سنہ ۱۴۲۵ء

مین تقضای الٰہی فوت ہوا +

المستعین باللہ بن المتوکل

مستعین باللہ ابوالفضل عباسی نے وراثت مین خلافت پائی اور اچھی
طرح خلافت کی سلطان ناصر کی ہمراہ شام کی طرف گیا ناگاہ وہان جاکر سلطان
ناصر فوت ہو گیا اسلئے خلافت اور سلطنت دونون اُسکو مل گئین
بعد ازان موئد شیخ نے اُسکو اسکندریہ مین رہنے کا حکم دیا
اور خلافت کی مسند سے برطرف کیا گیا اُسی جگہہ وہ میان
۸۲۹ھ کے فوت ہوا +

۸۲۹ھ ۸۳۳ھ

المعتضد باللہ بن المتوکل

یہہ بہائی مستعین باللہ کا تھا جسدن اُسکی خلافت سے خلع ہوا
اُسیدن اُسکی بعیت کی گئی اُسکا لقب معتضد باللہ اور کنیت
ابوالفتح اور نام داؤد تھا اسنے مدت تک خلافت کی چنانچہ کئی
سلاطین اُسکی خلافت مین گذرے اور مصر مین اسنے جو رتبہ
پایا وہ کسی خلیفہ عباسی کو نصیب نہوا تھا یہہ خلیفہ اہل علم اور

ادب کا دوست تھا اور کوئی دقیقہ فقہ کا عمل کرنے سے نہ چھوڑتا تھا
واجب اور مستحب سب ملاحظہ کرتا اور عمل مین لاتا اور بہت نیک
خصلت اور خوش خلق تھا تیس برس تک اُسنے خلافت کی
۸۴۵ھ درمیان ۸۴۵ھ ۱۴۴۱ء کے اُسنے وفات پائی + ۱۴۴۱ء

المستکفی باللہ بن المتوکل

اس خلیفہ کا نام سلیمان تھا جس وقت اُسکا بھائی داؤد مرا
اوسیدن اوسکی خلافت کی بیعت ہوئی اسنے اپنے بھائی سے
زیادہ عزت اور اقبال مین ترقی کی خاموش بہت رہتا تھا اور
تنہائی اور عزلت پسند تھا تمام مسکرات اور محرمات سے عفیف
۸۵۴ھ و پاک تھا نو برس خلافت کرکے درمیان ۸۵۴ھ ۱۴۵۱ء کے وفات ۱۴۵۱ء
پائی +

القایم بامر اللہ بن المتوکل

اس خلیفہ کا نام حمزہ تھا بعد انتقال اُسکے بھائی سلیمان کے
اوسکی بیعت ہوئی اور اُسیکی وقت مین یہہ رسم جاری ہوئی

کہ بادشاہ وقت نے تحفہ اور ہدیہ اُسکو مسند خلافت پر بیٹھنے کے بعد بھیجا مگر اُس سلطان کے بعد جو متولی سلطنت کے ہوئے اُنسے مخالفت اور فساد اس خلیفہ سے ہوگیا تھا اسلئے وہ خلافت سے برطرف کیا گیا اور سلطان نے اُسکو حکم دیا کہ شہر اسکندریہ مین جاکر رہے اُسی جگہ اُسنے انتقال پایا اور چار برس اُسنے خلافت کی ۱۴۵۵ء ۸۵۹ھ مین وہ خلافت سے دست بردار ہوا تھا

المستنجد باللہ بن المتوکل

۱۴۵۵ء سلطان اشرف نے مستنجد باللہ یوسف ابو المحاسن کو ۱۴۵۵ء ۸۵۹ھ مین خلیفہ بنایا اور منصب خلافت کا نذرانہ بھی اُسکو دیا ۲۵ برس ۸۵۹ھ

۱۴۸۰ء اُسنے خلافت کی ۱۴۷۹ء ۸۸۴ھ عیسوی مین اُسنے انتقال کیا ۸۸۴ھ

المتوکل علی اللہ ابو العز عبد العزیز

عبد العزیز متوکل علی اللہ کی خلافت بیعت اُسکے چچا مستنجد باللہ کے وقت مین ہوگئی تھی اُسکی بیعت کے واسطے سلطان قایتبا خود آیا تھا اور اُسے چھوٹے بڑے سب

راضی تھی ۱۹ برس اوسنے خلافت کی سنہ ۱۴۹۷ء ۹۰۳ھ مین انتقال کیا ۔ (سنہ ۱۴۹۷ء — سنہ ۹ھ)

المستمسک باللہ یعقوب ابن المتوکل

اُسکا لقب المستنصر تہا بعد وفات اپنے باپ کے اُسکی خلافت کی بیعت ہوئی اور ہر ایک خورد و کلان اُس سے راضی رہا یہہ خلیفہ درمیان سنہ ۱۵۲۲ء ۹۲۸ھ کے فوت ہوا ۔ (سنہ ۱۵۲۲ء — سنہ ۹۲؟ھ)

المتوکل علی اللہ بن المستمسک باللہ یعقوب

اس خلیفہ کا نام محمد تہا اسکی بیعت شہر قسطنطنیہ مین بھی ہوئی سلطان سلیم کے ساتھ وہ قسطنطنیہ کو گیا اور پھر وہان سے بڑی عزت اور توقیر کے ساتھ مصر کو مراجعت کر کے آیا اس پر خلافت عباسیہ مصر کی ختم ہوگئی اُسنے درمیان سنہ ۱۵۴۳ء ۹۵۰ھ کے انتقال کیا ۔ (سنہ ۱۵۴۳ء — سنہ ۹۵۰ھ)

فرقہ اسمعیلیہ کا بیان

بانی اس فرقہ کا عبداللہ ابن سبا یہودی باشندہ

شہر اہواز صوبہ خوزستان ملک فارس کا تھا اُسکی آباو
اجداد مذہب قدیم اور اپنی بادشاہت کی محبت اپنے دل مین
رکھتے تھے جن عربون نے فارس کو فتح کیا تھا اُنکے دشمن
دلی تھے خصوصاً باشندے شمال ومشرق اِس ملک کے منتظر
وقت کے تھے کہ پھر کوئی موقع ہاتھ آوے تو اپنی سلطنت اور
پہلی آزادی حاصل کرین عبداللہ نے سوچا کہ اگر اپنا ارادہ
دلی دفعتہً ظاہر کرون تو عوام الناس اُسکے قابو مین نہ آوینگے
گے اسلئے اُسنے کئی مکان مثل اُن مکانون کے جو اس زمانہ مین
فری میسن کے فرقہ کی ہین جنکو لاج کہتے ہین کئی جگہہ بنوانے
کا ارادہ کیا اور اُن مکانون مین چھپا اور سبق انکے سکھلانے
والے مقرر کرگئے اُنکے سات درجے ٹھہرائے وجہ اسکی یہہ تھی
کہ ساتوین امام کو اولاد حضرت علی رضہ سے جو اُنہون نے اپنا
پیشوا قرار دیا تھا وہ اسمعیل ابن جعفر صادق تھا اسلئے اُن
مکانون مین سات ہی درجے اُسنے ٹھہرائے جنکے یہہ نام ہین

اول درجہ شیخ الجبل — یہہ اُسکا درجہ تہا
۲ " داعی الکبر
۳ " دحلیس — یعنی عالم اسرار و بحث کنندہ
۴ " رفیق
۵ " فدای
۶ " لصیق
۷ " عوام الناس

جو شخص اسکے مذہب مین آتا تہا اُسکو وہ کتاب جو عبد اللہ کی سات باب مین بنائی ہوئی تہی درجہ بدرجہ سکہلائی جاتی تہی۔ عوام الناس درجہ تعلیم سے شروع ہوکر اوپر کے درجون تک نمایہ ہوتے تہے اور ہر ایک درجہ کی مشق کے واسطے دحلیس لوگ مہیا رہتے تہے اُنکا راز بہی مانند فری مسین لوگون کے نہ کہلتا تہا یہی شخص بانی خاندان فاطمہ کا ہے اُسکی اولاد سے کئی خلیفہ قاہرہ مصر مین اور کئی اور جگہہ حاکم ہوچکی ہین مطلب اونکا صرف

یہہ تہا کہ خلافت کا حق خلفاء فاطمیہ کو پہنچتا ہے یہہ خلفاء تمام دنیا کی
حکومت کے مستحق ہین خدا تعالے نے مذہب حق ان ہی کی معرفت
دنیا مین نازل کیا جو شخص خلفاء عباسیہ سے ہوا وسکو قتل یا معزول
کرو اور امامت منحصر سات اماموں مین ہے علی رضا سے لیکر
جعفر صادق تک چہہ خلیفہ ہوئے ساتوان خلیفہ اسمعیل تہا موسی رضا
خلیفہ نہ تہے کیونکہ خدا نے زمین و اسمان سات ہی دن مین بنائے
دنون کے شمار بہی سات ہی پر رکہے سیارات بہی سات ہی ہین
اسی طرح امام بہی سات ہین ساتوین پر امامت ختم ہو گئی *
عبد اللہ ابن سبا نے جب ایسے اعتقاد ظاہر کئے تو المعتمد باللہ
کی خلافت مین مقید ہوا مگر کسی اسمعیلے کے مدد سے قید خانہ سے نکلکر
اُسنے علم بغاوت کا شمال افریقہ مین جا کر کھڑا کیا اور اپنا نام
عبد اللہ رکہا اور دعوے کیا کہ مین اصلی اور حقیقی وارث
علی رضا اور فاطمہ کا ہون اور المہدی خطاب اختیار کیا جو
بارہوین امام موعود کا تہا مغرب عرب اسکی فریب مین آگئی

اور کہنے لگے کہ محمد صلعم نے بھی پیشین گوئی کی ہے کہ تین سو برس
کے بعد مغرب سے ایک بیٹا ظاہر ہوگا سو وہ یہی ہے ٭

اسی عبید اللہ نے قیروان شہر کو دار السلطنت مقرر کیا اور اوسنے
بنیاد ایک نئی دار الخلافہ کی دلوا دی جسکا نام شہر مھدیہ رکھا

۹۱۰ء شلہم اسی سے درمیان ۲۹۷ھ کے خلفائے فاطمیہ کی بنیاد پڑی کیونکہ
اسکی تیسری نسل مین المعز لدین اللہ نے اپنی دار الخلافت مصر
۹۷۲ء مین درمیان ۳۶۲ھ کے مقرر کی اون حاکمون کا بیان سلسلہ
علیحدہ لکھا جاے گا ٭

خلفائے فاطمیہ نے جہان تک ہو سکا اس مذہب کو خوب پھیلایا
اور جو کوئی اونکی عقیدہ مین شامل ہوا اوسکو اچھا عہدہ دیا اسرار
اسمعیلیہ کے سکھلانے کے واسطے پہلے پہل ایک کالج قیروان
مین تعمیر ہوا پھر جب دار السلطنت شہر مھدیہ کو منتقل ہوئی
تو کالج بھی وہان جاکر تعمیر ہوا پھر مصر مین درمیان قاھرہ کی
بنا مصر کی اسمعیلی ایک ہفتہ مین دو دن درمیان اوس مکان

کے جمع ہوا کرتے تھے

ایک مورخ لکھتا ہے کہ جب یہہ مکان اس راز کی تعلیم کے واسطے
مصر مین تعمیر ہوا تب درجہ تعلیم کے بجاے سات کے نو ہوگئے
تھے اور ان درجون مین مبتدی کو جو کچھ تعلیم ہوتی تھی یہہ ہے
۱ — اول درجہ مین مبتدی کو قران کے مسایل پر شکوک اور شبہات
کرنے اور مشکل دقیقی بتلانے شروع کرتے تھے تا کہ اُسکے روح
مین طاقت راز اسمعیلے کے سننے اور جاننے کا شوق پیدا ہو جتنا کچھ
جو شبہہ یا اعتراض قران پر کرتے تھے تو اُسکے ساتھہ جواب
اسمعیلے فرقہ کا اُسکو بتلایا جاتا تھا اسی طرح تمام مسایل اسمعیلے
کی تعلیم ساتھہ ہی ساتھہ قران شریف کی تعلیم ہوتی جاتی تھی جب
شاگرد کو دیکھتے تھے کہ وہ پختہ اُس تعلیم مین ہوگیا ہے اُسوقت
اُسے قسم لیجاتی تھی کہ مین اس مذہب سے کبھی نہ پھرونگا
اور اپنے داعی یا معلم کی اطاعت حد سے زیادہ کرونگا یہہ
تعلیم جب ختم ہو چکتی تھی تب دوسرے درجہ کی تعلیم شروع

ہوتی تہی +

۲ - دوم درجہ مین امامت کے معنے اور اسکی خاصیت کہ وہ خدائی راز ہے +

۳ - تیسرے درجہ پر اول تعداد اماموں کی کہ وہ سات ہین اور انہون ہی کے وحی نازل ہوتی تہی اور کہ ہر ایک امام نے اپنے پہلے امام کے مسائل منسوخ کر دیئے اور اسمعیل ساتوان امام سب سے بڑا تہا +

۴ - چوتہی درجہ پہ یہ تسلیم ہوتی تہی ابتدا پیدایش دنیا سے خدا تعالے نے سات شارع اس دنیا پہ نازل کیے ہین اور ان ہی پہ وحی نازل ہوے اور کہ انمین سے ہر ایک نے اپنی پہلے شارع کی شرع کو منسوخ کر دیا ہے یا تبدیل کر دیا ہے وہ ساتون پیغمبر تھے اور جو کچہہ کہتے تہے خدا کے وحی اور مرضی سے موافق کہتے تھے اور ان ساتون کو حکم بولنے کا تہا انکے نیچے سات ہی پیغمبر اور ہوے ہین جنکو بولنے کا حکم نہ تہا وہ خاموش پیغمبر گذرے ہی

ہین اُنکا صرف یہہ کام تہا کہ اپنے پہلے پیغمبر کے احکام کو بدون تغیر اور تبدل کے جاری کرین وہ سات متکلم پیغمبر یہہ ہین +

آدمؑ - نوحؑ - ابراہیمؑ موسیٰؑ - عیسیٰؑ - محمدؐ

اور اسمٰعیلؑ انکی سات شاگرد یا ساکت پیغمبر یہہ ہین

شیثؑ - سامؑ - اسمعیل ابن ابراہیمؑ - ہارونؑ

سمعون پطرسؑ - علیؑ اور محمد ابن اسمعیلؑ

۵ - پانچوین درجہ پر یہہ تعلیم ہوتی تھی کہ ہر ایک نے ان ساکت پیغمبروں کیلئے بارہ بارہ اپنے شاگرد یا داعی الاہر مقرر کئے تھی تاکہ مذہب حق کی تعلیم دنیا مین کرین اور بارہ شاگردون کا رتبہ اون سات پیغمبرون سے ادنیٰ درجہ کا ہے +

۶ - جبکہ مریدان چھوٹے درجون مین کامل العیار نکلتا تھا جنکی تعلیم سے بڑا مطلب اونکا یہہ تہا کہ اپنے معلم کی بہت تعظیم و تکریم اور دلی محبت کرنی چاہئے اُسوقت اسرار اور پوشیدہ راز مسائل شرعیہ کے اُسپر ظاہر کرتے تھے جب اس درجہ ششم

مین کامل ہو جاتا تھا تب اُسکو اسی درجہ کے اخیر مین یہہ سکہلاتی
تھی کہ مذہبی شرع کو تابع مسایل فلسفہ کے رکہنا چاہیئے ❊
۷ - ساتوین درجہ پر راز الٰہی کی تعلیم ہوتی تھی خصوصاً وہ مسایل
جو متعلق علم الٰہیات کے ایسیلین رایج ہین ❊
۸ - آٹھوین درجہ پر اُنکو یہہ تعلیم ہوتی تھی کہ افعال انسان کے
غیر معتبر ہین اور انکا حسن اور قبح سب ایجادی اور اختراعی
بات ہے دراصل اُنکا کچھہ اعتبار نہین ❊
۹ - نوین درجہ پر اخیر تعلیم یہہ ہوتی تھی کہ کسی بات کا یقین
نہ کرو سب کو نیست اور نابود سمجھو اور ہر ایک شی کے حاصل
کرنے کی کوشش کرو جو کوئی کوشش جس بات کے لیئے
کرتا ہے اُسکو وہ شے حاصل ہوتی ہے ❊

خاندان فاطمیہ اسمعیلیہ

جو کہ بعد دولت اخشیدیہ کے مصر پر غالب ہوے

المعز لدین اللہ ابو تمیم معد

یہہ شخص خاندان فاطمیہ سے ہے جو شیعون کی شاخ اسمعیلیہ سے گذرے ہین عبید اللہ صاحب مغرب کی تیسری پشت مین یہہ پیدا ہوا اُسکی باپ کا نام منصور اسمعیل ہے وہ بیٹا القائم کا وہ بیٹا عبید اللہ مہدی کا جو بانی فرقہ اسمعیلیہ کا گذرا ہے المطیع للہ خلیفہ عباسی کے وقت مین المعز معد نے ۹۶۹ء ۳۵۸ھ مین شہر فاس کو فتح کیا اور انتہاے مغرب افریقہ تک لشکرکشی کی بہت لڑائیان لڑا اور ملک مصر کا بادشاہ ہوا شہر قاہرہ اُسنے بسایا یہہ پہلا بادشاہ خاندان فاطمیہ کا ہے اسنے جامع ازہر مسجد کی بنیاد اپنے وزیر جوہر کی معرفت ڈلوائی اسکے وقت مین بہت مصیبتین مصر پر نازل ہوئین بحیثیت ۲۳ برس بادشاہت کی

۹۶۹ء

۳۵۸ھ

۷ تاریخ ماہ ربیع الاول سنہ ۹۷۶ھ مین اوسنے انتقال پایا اسی جگہہ مدفون
ہوا اس فرقہ کی تعلیم کا حال مفصلاً اوپر گذر چکا پر مجملاً یہہ اسجگہہ
بتلاتا ہون یہہ لوگ حضرت علی سے لیکر امام جعفر صادق تک امامت
برحق مانتے ہین مگر موسی کاظم کو امام نہین مانتے ہین اور ان ائمہ
کو جو اسکے بعد ہوے البتہ اسمعیل بن جعفر صادق کو امام برحق
بلکہ پیغمبر اولوالعزم مانتے ہین اور کہتے ہین کہ اسپر امامت
اور نبوت سب ختم ہو چکی ہے انکو مورخین عرب نے لقب
سَبعِیّہ اسیواسطے دیا ہے کہ وہ سات اماموں کے
قایل ہین اور یہہ کہتے ہین کہ ہر ایک انقلاب دور فلکی مین
امام کا ہونا ضرور ہے خواہ امام ظاہر ہے ہو اسکی زمانہ کو
دور الکشف کہتے ہین خواہ مخفی اسکے زمانہ کو دور الستر بولتے
ہین انکی حجت اسبات مین یہہ قول علی مرتضیٰ کا ہے
لن تخلو الارض عن قائم بحجتہ اور اس فرقہ کو باطنیہ
اسواسطے کہتے ہین کہ انکا یہہ قول ہے کہ ہر ایک ظاہر کی

واسطے ایک باطن ہے یعنے امام ظاہر کے بعد امام باطن آتا ہے۔ اور تعلیمیہ نام اُنکا اسواسطے ہوا کہ وہ اسبات کے قائل ہین کہ علم حق کی تعلیم ایمہ سے خاصتہً ہوی ہے اہل سنت وجماعت نے انکو ملاحدہ خطاب دیا ہے کیونکہ یہہ لوگ قران شریف اور حدیث کے معنے تاویلی بہت کرتے ہین یہانتک کہ نصوص اور قصص کی بھی تاویلین کرتے ہین اور اونکا یہہ اعتقاد بھی ہے کہ جو شخص مرگیا اور اسنے اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانا یا اُسکی بیعت نہ کی اسکی موت ایسی ہوتی ہے جیسے ایام جاہلیت مین کفار کی ہوتی تھی ✤

العزیز باللہ ابو النصر نزار بن المعز

عزیز نزار بعد وفات پانے اپنے باپ معز کے مصر کا حاکم ہوا اُسنے ملک کو بڑی وسعت دی اور اپنے باپ سے زیادہ اقتدار حاصل کیا اُسکی مزاج مین عفو بہ نسبت انتقام کے زیادہ تھا اکیس برس اُسنے بادشاہت کی اس عرصہ مین

۳۸۶ھ ۹۹۶ء

بہت دولت جمع کی ماہ رمضان ۳۸۶ھ ۹۹۶ء مین فوت ہوا اُسکی حکومت کے وقت بغداد کا خلیفہ طایع للہ عباسی تہا اور شروع خلافت قادر باللہ عباسی کی تھی ٭

۳ الحاکم بامر اللہ ابو علی منصور بن العزیز

الحاکم کو مسلمان فرعون اگر کہین تو بجا ہے یہہ شخص بہت تند خو اور متلون المزاج بے رحم خونریز بادشاہ تہا اُسنے رعایا کو حکم دیا تہا کہ جب اُسکا نام سنین فوراً سجدہ کرین خواہ کوئی شخص بازار مین بادشاہ کا نام لے یا خطبہ بیچ درمیان مسجد کے گویا وہ دعوی خدائی کا کرتا تہا جس طرح پر فرعون نے موسی علیہ السلام کے وقت مین کیا تہا اور اس حکم کی تعمیل جہال رعایا نے کرنی شروع کردی۔ اور چونکہ وہ بڑا مربی فرقہ اسمعیلیہ کا گذرا ہے اسلئے بہت لوگ اس فرقہ کے اُسکو اللہ قیاس کرتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ خدا تہا جسنے آسمان سے اوترکر جسم انسانی قبول کر لیا تہا اُسنے ایک اور شاخ فرقہ اسمعیلیہ کے ایجاد کی ہے اُسکے متبعین کو دروز کہتے مین یہہ فرقہ اتبک موجود ہے۔ مورخین عرب

لکھتے مین کہ بعد فرعون کے جو حضرت موسیٰ ع کے وقت مین بادشاہ مصر کا تہا کوئی بادشاہ مصر کا ایسا ظالم اور مرتکب کبائر الحاکم کی مانند نہین گذرا ہے پچیس ۲۵ برس بادشاہت کرکے مفقود ہوگیا یہہ بیان اُسکی متبعین کا ہے اسمعیلیہ فرقہ کی لوگ یہی سمجہتے ہین کہ آسمان کو چلاگیا مگر مورخ لوگ کہتے ہین کہ کسی مسلمان نے اُسکو خفیہ قتل کرڈالا یہہ واقعہ ۱۷ شوال سنہ ۴۱۱ھ سنہ ۱۰۲۰ع درمیان خلافت القایم بامر اللہ خلیفہ بغداد کے وقوع مین آیا ❊

سنہ ۱۰۲۰ع

سنہ ۴۱۱ھ

۴ الظاہر لاعزاز دین اللہ ابو الحسن علی بن الحاکم

الظاہر علی بعد وفات اپنے باپ کے عنفوان شباب مین تخت مصر پہ بیٹھا اسکی وقت مین بادشاہت مصر کی معہ ملک شام کے اُسکے ماتحت تہی اور اسی بادشاہ کے نام کا خطبہ شام اور افریقہ مین جابجا پڑہا جاتا تہا دس برس اُسکی سلطنت کی سنہ ۴۲۴ھ سنہ ۱۰۳۵ع مین فوت ہوا اسکا زمانہ شروع ایام خلافت القائم بامر اللہ العباسی کے تہا ❊

۵ المستنصر باللہ ابو تمیم بن الظاہر

مستنصر باللہ معد نے بہت مدت تک خلافت کی اور اقبال نے بہی اُسکے خاطرخواہ مدد دی اُسکے نام کا خطبہ بلحاظ رعایت اُسکی آبا و اجداد کے بغداد مین بہی پڑہا گیا اُسنے ساٹہہ برس بادشاہت مصر کی کی ۱۸ تاریخ ماہ ذی الحجہ ۴۸۷ھ سنہ ۱۰۹۵ع مین قضاد الٰہی سے فوت ہوا اس جانشین المستنصر باللہ خلیفہ بغداد کا ہوا تہا۔

سنہ ھ ۱۰۹۵ع

اسی بادشاہ کے وقت مین ایک اور موجد مذہب شاخ اسمعیلیہ کا فارس مین پیدا ہوا وہ حسن ابن صباح حِمیَری باشندہ رے کا تہا بعد ظہور اس موجد مذہب کے مصر کی اسمعیلیون کی رونق بازار کم ہونی شروع ہو گئی تہی وجہ اُسکی یہہ ہوئی کہ حسن ابن صباح نے اُسی طریقہ اسمعیلیہ مین اصلاح دیکر اُسکا نام حشاشین رکہدیا تہا اس سبب اس مذہب کی زیادہ شہرت ہو گئی اور اسمعیلے لوگ اس فرقہ مین زیادہ داخل ہونے لگے -

مختصر تاریخ حسن ابن صباح کی یہہ ہے کہ اُسکا باپ مسمے علی بڑا غالی شیعہ تہا وہ یمن سے کوفہ مین آیا دہانسے قم کو گیا قم سے ری مین آکر بسا حاکم ری کا ابو مسلم رازی بسبب خلاف مذہب ہونے کے اُسکے باپ علی سے عداوت رکھنے لگا اسلئے اُسکو ری چہوڑنا پڑا بعد ازان نیشاپور مین آیا اور واسطے دفع کرنے اس مظنّہ کے اُسنے اپنے بیٹے حسن کو امام موفق نیشاپوری اہل سنت وجماعت کے سپرد کیا کہ آپ اسکو علم پڑہاوین اور خود گوشہ گزین ہوکر عبادت مین مشغول ہوگیا حسن مذکور ہمراہ نظام الملک طوسی اور عمر خیام کے مدرسہ نیشاپور مین ہمدرس تہا - ایکروز اُسکے باپ نے یہہ پیشین گوئی کی کہ نظام الملک بڑے مرتبہ دنیاوی کو اور حسن اوسکا بیٹا بڑے مرتبہ ظاہری اور معنوی کو پہنچین گے اسلئے ان تینون نے یعنے حسن - نظام الملک - اور عمر خیام نے آپسمین عہد وپیمان اسطور کے کرلئے کہ جو کوئی ہم تینون مین سے پہلے درجہ دنیاوی مین فوقیت پاوے تو اُس

دولت مین باقی دونون کو شریک کرلیوے اتفاق سے خواجہ
نظام الملک بادشاہ سلجوقی الپ ارسلان کا وزیر ہو گیا یہہ حال سنکر
حکیم عمر خیام اُسکے پاس گیا خواجہ نے حسب وعدہ اُسکی مدد
کرنے مین کچھہ دریغ نکیا عمر خیام گوشہ نشین ہوکر تحصیل فضایل مین
مشغول ہو گیا حسن ابن علی صباح منتظر رہا کہ مجھکو خواجہ نظام الملک
اپنے قول اور اقرار کے موافق ضرور بلا دیگا اُسنے اُسکی
کچھہ بہی خبر نہ لی جبتک الپ ارسلان زندہ رہا تب تک
حسن مذکور اُسسے نہ ملا جب ملک شاہ ابن الپ ارسلان کا عہد
آیا اُسوقت حسن نیشاپور مین گیا خواجہ نظام الملک سے ملاقات
کی اُسنے کچھہ توجہ نکی بلکہ بادشاہ تک بہی اُسکو نہ پہنچایا تب
ایکروز حسن نے نظام الملک سے کہا کہ تو اصحاب تحقیق اور
اہل یقین سے ہے اور خوب طرح جانتا ہے کہ دنیا ایک متاع
ولیل ہے اُسکی محبت مین پہنسکر وعدہ خلافی کرتا ہے اور
نیقضون عہد اللہ کے زمرہ مین داخل ہوتا ہے یہہ

بڑے تعجب کی بات ہے اس کلام کا اثر ہوا بادشاہ سے ملاقات
کروا دی اور اُسکی ذہن اور ذکا کی تعریف کی اور یہہ بھی بادشاہ
کو سمجہا دیا کہ حسن مذکور مزاج کا ہلکا اور چھچھورا ہے اسپر اعتماد
نکرنا چاہئے حسن نے تہوڑی ہی عرصہ مین اپنی دانائی اور
زیرکی سے بادشاہ کو خوش کرکے اُسکی دل مین اپنی جگہہ پیدا کرلی
اور نظام الملک کی بیخ کنی کے درپے ہوا پر کچھہ نکرسکا کیونکہ
نظام الملک کو اُسکے سب فریب کھل گئے تھے اُسنے بادشاہ کو
اُسکے سب فریب بتلا کر وھان سے اُسکو نکلوا دیا حسن ناراض
ہوکر اصفہان مین آیا وھان پر رئیس ابوالفضل کی گھر پر
رہا کیا - ایکروز اُسنے اپنی میزبان سے کہا کہ اگر میرے ساتھہ
دو یا تین شخص دوست صادق ایسے ہوتے جنپر مجھکو بھروسا ہوتا
تو مین ایک ہی دن مین بادشاہت اوس سلجوقی ملکشاہ کی
اور وزارت اُس نظام الملک دہقانی کی اولٹ دیتا یہہ بات
سنکر ابوالفضل نے خیال کیا کہ اسکے دماغ مین کچھہ خلل ہے

جو ایسی بیوقوفی کی بات کہتا ہے دو یارون کی ہمراہ ہوکر ایسی بڑی
سلطنت کو جو حلب سے لیکر کاشغر تک پہیلی ہوئی ہے
ایک دن مین کیونکہ اولٹ سکتا ہے اسلیئے اُسنے طبیب کو بلا کر
اُسکے علاج کروانے کی تجویز کی یہہ دیکہکر حسن بہت ہی
ناراض ہوا اور تبسم کرکے اُسنے رخصت لی وہان سے وہ میان
۴۷۱ھ کے مصر مین آیا اس جگہہ پر اُس خلیفہ المستنصر ۱۰۷۸ء
باللہ فاطمی اسمعیلی نے اُسکی بڑی خاطرداری کی ڈیڑہ
برس تک وہان رہا بعد مرنے المستنصر باللہ کے درمیان
امیر الجیوش اور حسن کی نزاع ہوی باعث اُسکا یہہ تہا کہ المستنصر باللہ
نے اپنے بیٹے نزاد کو اپنا ولی عہد مقرر کیا تہا پہر بسبب ہجوم
خلایق کے احمد المستعلی باللہ کو ولی عہد کر دیا امیر الجیوش
کی راے کی ساتہہ متفق ہوگیا حسن نے کہا کہ اعتبار نص
اول کا ہے اور لوگون کو کہا کہ نزار کی بیعت کرو یہہ بات جب
بادشاہ کو معلوم ہوے اُسنے حسن کو قلعہ دمیاط مین قید

گیا اتفاق سے اسی دن ایک برج اُس قلعہ کا جو نہایت مضبوط
تہا گر پڑا لوگون کو حسن کی کرامت کا شک ہوا اسلئے امیر الجیوش
نے حسن کو ہمراہ ایک طایفہ عیسائیون کے جہاز مین سوار کر کے
افریقہ کی مغرب کی طرف جلاوطن کر دیا اتفاقاً دریا مین طوفان
آیا تمام لوگ جو جہاز مین سوار تہے مارے خوف کی گہبرا گئے اور
مونہون پہ ہوائیان اوڑنے لگین حسن کے چہرہ پر ذرا بہی نشان
خوف کا نہ دکہلائی دیا جہاز کے کپتان نے پوچہا کہ سب آدمی طوفان
کے خوف سے ڈر گئے ہین تیرے چہرہ پر اوسکا کچہہ بہی اثر نہین
دکہلائی دیتا اسکا کیا سبب ہے حسن نے کہا کہ مجہکو امام برحق
نے کہدیا ہے کہ اس طوفان سے کچہہ اندیشہ نہ کرنا کسی کا نقصان
نہوگا چنانچہ اتفاق سے ایسا ہے ہوا اون لوگون کو حسن پر بڑا
اعتقاد ہوگیا اسلیے جہاز کے کپتان نے حسب خواہش حسن
کے حدود شام پر اُسکو پہنچا دیا وہان سے وہ حلب مین آیا
پہر بغداد کو گیا پہر صوبہ خوزستان مین پہنچکر اصفہان مین آیا

یہ جہان جہان پہنچا اپنا کام کرتا رہا یعنے خفیہ تعلیم اپنے عقائد
کی اور امامت نزار ابن مستنصر پر لوگون سے بیعت لیتا رہا چنانچہ
عراق اور آذربیجان مین خلق کثیر کو اسمعیلے مذہب کی تعلیم
کر دی پھر چند کامل شاگردونکو قلعہ المُوت اور سوا اُسکے
اور قلعون اور بلاد اور دیار اور قہستان کو روانہ کیا تاکہ
مذہب حق کی تعلیم کرین اُسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ تھوڑے ہی دنون
مین بہت لوگون نے مذہب حشاشین کا اختیار کر لیا اور آپ
قلعہ الموت کے قریب ٹہیر کر بڑا زہد و تقوی اور اصلاح لوگون
کو دکھلا کر اپنے منقاد اور تابع اونکو کر لیا ہزار ہا آدمیون
نے اُسی بیعت کی آخر الامر اوسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ ماہ رجب
سنہ ۴۸۴ھ مین رات کے وقت قلعہ سے ایک فوج آئی اور
مولانا کو قلعہ کی اندر لے گئے مولانا نے وہان پہنچکر
مہدی علوی نام حاکم کو جو سلطان ملک شاہ کی طرف سے

سنہ ۱۰۹۲ع

المُوت نام ہے قلعہ کا اور اس لفظ کے معنے مین عقاب ؁

اوس سرزمین کا حاکم تہا بے اختیار کر دیا ایکروز یہہ حیلہ کیا
کہ مہدی مذکور سے حسن نے کہا کہ اس قلعہ کی اس قدر زمین
جسپر ایک چرمہ گاۓ کا محیط ہو سکے تین ہزار دینار سرخ
کی عوض میرے نام بیع کر دو مہدی مذکور فریب مین آگیا
مان لیا حسن نے ایک کہال گاۓ کی منگا کر ایسی باریک کتر دالی
کہ وہ محیط تمام قلعہ کو ہو گئی اوسیوقت رئیس مظفر حاکم دامغا
نکے نام ایک رقعہ اس مضمون کا لکہا کہ مین آپکا مطیع فرمان
بردار ہون بنے یہہ قلعہ مہدی علوی سے تین ہزار دینار
کو خرید کر لیا ہے اسکی قیمت آپ دیدین وہ رقعہ مہدی کو دیکر
قلعہ بدر کر دیا۔ مہدی مذکور اس فریب مین کبھی نہ آتا اوسکے
اس فریب مین پہنسنے کا سبب یہہ ہوا کہ ایکروز مہدی نے حسن
سے باتون مین یہہ ذکر کیا شرع مین حیلہ کرنا جائز ہے چنانچہ
کہی مسائل حیلہ شرعیہ کے مولانا کے سامنے بیان بہی کئے مولانا نے
یہہ جواب دیا کہ مدار شرع کا راستی پر ہے حیلہ کرنا نہ چاہیئے جو لوگ

حیلہ کرتے ہین اور خداتعالی اُسی طور سے گرفتار کریگا اس
جواب پر مصدر کی خاطر جمع تہی کہ مولانا کی مزاج مین کوئی فریب
یا حیلہ نہین ہے یہہ نہ جانتا تہا کہ یہہ گفتگو اُسیکو دام مین پہنسانے
کے واسطے مولانا نے کی ہے ناچار وہ رقعہ لیکر مظفر کے پاس
گیا اوسنے تین ہزار دینار دیدیے القصہ قلعہ الموت لینے کے
بعد حکومت حسن مذکور کی بڑہنے لگی تہوڑے ہی عرصہ مین
تمام رودبار اور قہستان اُسکے تصرف مین آگیا پینتیس برس
حکومت کی اور اُسکے بعد سات آدمیون نے جو اُسکے پیر اور
شاگرد اور رونق دینے والے مذہب حسن کے تہے وہان
حاکم رہے اس فرقہ کی حکومت اکاسی برس تک رہی ۴۸۳ھ
مین اُسنے اس فرقہ اسمعیلیہ کو اصلاح دی اور کچہہ تغیر و تبدل
اوسمین کردیا اور بجائے ۹ درجون کے یہہ سات ہی مقرر کئے
سب سے قوی درجہ کے لوگ اس فرقہ اسمعیلیہ مین فدوی کہلاتے تھے
یہہ لوگ عجیب ہی تماشے کی تعلیم پاتے تہے اُنکے ذہن مین

بات منقش کردی تہی کہ شیخ الجبل یعنے حسن ابن صباح تمام دنیا
کا مالک ہے اور اس دنیا مین وہ بڑا قادر اور متصرف ہے جہان
جو چاہتا ہے سو کر سکتا ہے اُسکے حکم کی تعمیل مثل تعمیل حکم خدا کی
ہے جو اوسنے پہر اوہ خدا سے پہرا۔ ان فدائیون کا لباس یہہ تہا
سفید پوشاک۔ لال دستار۔ سرخ کمربند اور ہاتہہ مین تیر یا چہری
جب یہہ لوگ مکان بدلتے تہے تو انکا لباس بہی بدلا جاتا تہا ان
لوگون کو بہنگ پلاکر اُسکے نشہ مین بہشت کی جلوہ گری دکہلاے
جاتے تہے اسیواسطے حشاشین اونکا لقب رکہا گیا تہا
اس گروہ کے لوگون نے کچہہ جنگ اور بہت فریب اور دغا سے
کئی پہاڑ اور قلعے فتح کر لیے تہے یہہ حال دیکہہ کر علما نے اونکو بیدین
قرار دیا اور اہل سنت وجماعت کی کتابون مین یہہ فرقہ

حشاشین کا لفظ مشتق ہے حشیش سے جسکو ہندی مین بہنگ کہتے ہین چونکہ یہہ لوگ
بہنگ بہت پیتے تہے کیونکہ اسکا استعمال اس فرقہ مین عمدہ تہا اسلئے انکا لقب حشاشین
یعنی بہنگڑ ٹہرایا گیا۔

ملاحدہ کو لقب سے مشہور ہوا ملک شاہ سلجوقی نے چاہا کہ ان کی بیخ
کنی کرے پر کسی فدوی نے جو ملازم خواجہ نظام الملک وزیر کا تھا
جسکو حسن ابن صباح دشمن رکھتا تھا وزیر مذکور کو رات کے
وقت قتل کر ڈالا اور قاتل کا پتہ بھی نہ ملا - اسی طرح ملک شاہ سلجوقی
۴۸۵ھ | کو درمیان سنہ ۱۰۹۲ ۴۸۵ھ کے کسی فدوی نے زہر دیکر مار دیا بعد اسکے ان | سنہ ۱۰۹۲ء
ملک شام مین مذہب حشاشین کا پھیل گیا قلعہ طرابلس کا
فتح ہوا سلطان سنجر سلجوقی نے یہ حال دیکھکر گروہ حشاشین
کو دیکر صلح کر لینا غنیمت جانا اس شخص یعنے حسن ابن صباح نے
۵۱۸ھ | بہت مسلمانون کو گمراہ کیا آخر ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۱۲۴ ۵۱۸ھ مین ۳۵ | سنہ ۱۱۲۴م
برس حکومت کرکے فوت ہوا +

کیاہ بزرگ امید

اوسکے بعد حسب وصیت حسن ابن صباح کے کیاہ بزرگ امید شیخ
الجبل ہوا اور ابو علی اوسکا وزیر مقرر ہوا کیاہ بزرگ کے وقت
مین فدوی لوگون کی دھوم مچ رہی تھی جا بجا خنجر [illegible]

لوگون کو مارتے پہرتے تھے اور انہین لوگون کے جاسوس جابجا
مقرر تھے اسکے زمانہ مین ابوهشام اولاد علیؓ سے گیلان مین
ظاهر ہوا اور دعوے کیا کہ وہ امام برحق ہے اوسکی مطیع
ہزارہا آدمی ہو گئے بزرگ امید نے اوسکو لکھا بہیجا کہ اس خطرہ
ناک دعوے سے باز آ اوسنے جواب سخت دیا بلکہ بزرگ امید کو
اپنے نامہ مین گالیان اور ملامت لکھی اسلئے بزرگ امید نے لشکر
کشی اوسپر کی گیلان پر گیا مدعی امامت پکڑا گیا اور اوسکو
زندہ ہی مشکین باندہ کر آگ مین پہونک دیا اس عرصہ مین سلطان
محمود چچا اور جانشین سلطان سنجر کا قلعہ الموت پر چڑہ گیا
اور اوسکو فتح کر لیا پر حشاشین نے بہت جلد پہر وہ قلعہ
فتح کیا بعد وفات پانے سلطان محمود کے حشاشین تمام
صوبہ قزوین مین پہیل گئے آٹھ فدویون نے شاہ موصل پر
جبکہ وہ مسجد کو نماز پڑہنے جاتا تھا حملہ کیا سات آدمی اونمین سے
مارے گئے اور شاہ موصل بھی مقتول ہوا ایک اونمین سے

بچ گیا جو فدوی بچ گیا تھا اوسکی ماں نے یہہ غلط خبر پاکر کہ تیرا بیٹا
بھی شہید ہوگیا ہے بڑی خوشی کی اور لباس تحفہ بدل کر عطریات
ملکر اپنی خوشی گھر گھر ظاہر کرتی پھرتی تھی پر جبکہ اوسکو یہہ خبر
ملی کہ وہ تو بچ گیا ہے شہید نہین ہوا اوسکے ساتھی مارے گئے
ہین اوسوقت اسنے اپنا موہنہ نوچ لیا سر کے بال اوکھیڑ ڈالے
اور بہت روی پیٹی کہ میرے بیٹے کو وہ درجہ کیون نہ حاصل ہوا
جو اوسکے رفقا کو ہوا اس پر قیاس کرنا چاہیے کہ کیا محبت اوس
گروہ کے دلون مین شیخ الجبل کی تھی کہ اوسکے واسطے مارا
جانا واجب اور ثواب سمجھتے تھے۔ اوسکے وقت مین بہت امراء
اور فقہاء اور مولوی اور عالم جو حشاشین کے مخالف تھے
اسیطرح ہر روز قتل کیے جاتے تھے یہہ بات کچھہ اونہین پر منحصر
نہ تھی اکثر بادشاہون کے خادم خاص او کوئی امیر ایسا نہ تھا جسکی
مصاحب اور نوکر خاص اس فرقہ فدوی کے نہ تھے جب وہ لوگ
اپنے شیخ کے خلاف عقیدہ اپنے آقا کو پاتے فورا جہان موقع ملتا

آتا وہین قتل کرڈالے جاتے تھے۔ دسوان خلیفہ فاطمیہ خاندان کا

سنہ ۱۱۲۶ء فدویون کے ہاتھ سے درمیان سنہ ۱۱۲۶ء ۵۲۴ھ کے مقتول ہوا سنہ ۵۲۰ھ

آٹھ برس بعد اس واقعہ کے خلیفہ بغداد کا مین شاہ راہ پر

چلتا ہوا مارا گیا اور اسکے ناک اور کان فدویون نے کاٹ لئے

اور ننگی لاش راہ پر ڈالکر چلدیئے ۔

محمد ابن بزرگ امید

بعد مرنے بزرگ امید کے اسکا بیٹا محمد شیخ الجبل کی مسند پر

بیٹھا اس شیخ الجبل کے وقت مین مسترشد باللہ عباسی کو فدویون

سنہ ۱۱۳۴ء نے سازش کرکے درمیان سنہ ۱۱۳۴ء ۵۲۹ھ کے قتل کیا اسکا بیٹا الراشد سنہ ۵۲۹ھ

فوج جمع کرکے اپنے باپ کے خون کا بدلا لینے کو لیا ہوا اور قلعہ

الموت پر چڑھائی کی اثنائے راہ مین دوپہر کے وقت اپنے

خیمہ مین بسبب تپش آفتاب کے جاکر سویا چار فدویون نے خیمہ مین

سنہ ۱۱۳۸ء گھس کر سنہ ۱۱۳۸ء ۵۳۲ھ مین اوسکا کام تمام کردیا اس قتل کی خوشی آٹھ سنہ ۵۳۲ھ

روز تک قلعہ الموت مین رہی رات اور دن ڈھول وغیرہ بجا کیے

بجا کین -

شیخ الجبل کے جاسوس ہر ایک شہر بلکہ ہر ایک گھر مین موجود
رہتے تھے کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ اسکا نام شیخ الجبل کے فہرست
پر مقتولین مین لکھ گیا ہو اور پھر وہ بچ رہا ہو ان لوگون کے
دلون پر بچپن سے اونکی تعلیم نے یہہ اثر پیدا کر دیا تھا کہ موت کو
کھیل سمجھتے تھے اور دلمین یقین ہو گیا تھا کہ جسوقت مرینگے فوراً بہشت
مین جا دینگے چنانچہ یہی ثواب کمانے کے واسطے بہت جنشا ساہیر
دنیا پھیل گئے اور قتل کرنا اور لوٹنا اپنا شیوہ مقرر کر لیا یہہ بات
نہ صرف دشمنون ہی کے واسطے تھی بلکہ بیگناہ مخلوق خدا کی بھی
ماری جاتی تھی اور مقتولین کا اسباب روپیہ جو اونکے ہاتھہ آتا تھا
خزانہ عامرہ شیخ الجبل مین پہنچا دیتے تھے یا اپنے رشتہ دارون
کو تقسیم کر دیتے تھے اور عام قول انکا یہہ تھا کہ ہم لوگون کو دنیا
کی دولت کی خواہش نہین ہے بلکہ جو کچھہ ہم کر رہے ہین امام
مہدی علیہ السلام کے واسطے کرتے ہین مخالفین کو دنیا سے صاف

کرتے ہین امام موعود جلد تر آنے والا ہے اب دنیا مین صداقت
اور آزادی قایم ہو گئی اگرچہ خفیہ اعتقاد اون لوگون کے کچھ ہی
ہون ظاہر آوہ لوگ دعوے اسلام کا کرتے تھے محمد ابن کیاہ
نے بہت دنون سلطنت نہ کی تھی کہ حسن ابن محمد ابن کیاہ اوسکو بیٹے کی
طرف حشاشین کی نظر پلٹ گئی اور سبب اوسکو مسند دیوانی چاہیے
اسلیے اوسکی باپ محمد نے مسند شیخ الجبل اپنے بیٹے کو دیدی اور
خود دست بردار ہو گیا +

حسن ثانی ابن محمد ابن کیاہ بزرگ امید

اس حسن ثانی کی نسب مین اختلاف ہے مخالف اس فرقہ کی اوسکو اولاد
محمد ابن بزرگ امید کے جانتے ہین اور اسمعیلیہ فرقہ کے لوگ جو باشندہ رودبار
اور قہستان کے ہین اونکا یہہ قول ہے کہ درمیان زمانہ حسن
ابن صباح موجد مذہب حشاشین کے ایک شخص فقیہ موسوم
ابوالحسن سعیدی ایک بیٹا منجملہ اولادات مستنصر باللہ علوی
کے مصر سی آکر قلعہ الموت مین رہا اور ایک جوان جو اولاد

نزار ابن مستنصر باللہ سے لایق امامت کے تہا ہمراہ لایا اس راز پر سوا کے
حسن ابن صباح کے اور کوئی شخص واقف نہ تہا چنانچہ حسن ابن
صباح نے ابوالحسن کو بہت خاطر اور تعظیم سے رکہا اور بعد
تہوڑے عرصہ کے اوسکو رخصت کردیا اور اوس جوان امام
کو ایک گانو مین قریب قلعہ کے بسا دیا امام مذکور گوشہ نشین
ہوکر عبادت مین مصروف ہوا اوسی گانو کے ایک عورت سے
امام مذکور نے اپنا نکاح کرلیا جب وہ عورت امام مذکور سے
حاملہ ہوگئی امام نے اوس عورت کو محمد ابن کیا کے سپرد
کردیا اور کہا کہ یہہ راز کسی پر نہ کہلے مین اب جاتا ہون جب
اس عورت کے شکم سے لڑکا پیدا ہو تو اسی عورت کو تم اپنے
گہر مین ڈال لینا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اوس لڑکے کو لوگون
نے محمد کا بیٹا خیال کیا یہہ وہی حسن ثانی ہے اس
حسن ثانی کی فرقہ اسمعیلیہ مین اتنی تعظیم کی جاتی تہی کہ
اوسکا نام بہی زبان پر لینا باعث ہتک سمجہتے تہے اور یہہ بڑی

بے ادبی جانتے تھے اسلئے بجائے نام کے علی ذکرہ السلام لکھتے تھے
اور اُسکے نفس کو قیامت سے تعبیر کرتے تھے کیونکہ انکے اعتقاد
مین قیامت اوسوقت قایم ہوگی جب رسوم شرعیہ اُٹھ جاوین کی
پس حسن ابن محمد نے سب رسوم شرعیہ اوٹھا دی تہین اور
خلق اللہ بموجب انکے اعتقاد کے گویا خدا سے واصل
کر دیا تہا ۔

سنہ ۱۱۶۴ء

مورخین نے لکھا ہے کہ حسن ابن محمد درمیان ۱۱۶۴ء ۵۵۹ھ کے
مسند شیخ الشیوخ پر رونق افروز ہوا اوسی دن تمام امراء
اور سردار کہ تمام جو اوسکی قلمرو مین بستے تھے حکم نافذ فرمایا کہ
قلعہ الموت جسکا نام بلدۃ الاقبال انکے زمانہ مین رکہا
گیا تھا جمع ہون چنانچہ حسب الحکم شیخ الجبل کے سب خاص و عام جمع
ہوئے اور اوس قلعہ کے عیدگاہ مین ایک منبر روبقبلہ رکہا
گیا اور چار علم ایک سرخ دوسرا سبز تیسرا زرد چوتھا سفید
منبر کے چار طرف رکھے گئے اور اوس روز سترہوین تاریخ ماہ رمضان

کی تہی حسن ثانی نے منبر پر چڑہکر یہہ کہا کہ مین امام زمان ہون

مینے سب تکالیف شرعیہ جہان کے لوگون سے آج اٹہا دی ہین اور

سب احکام شرعیہ مینے نیست و نابود کر دئے ہین یہہ زمانہ قیام قیامت کا ہے

لوگون کو چاہئے کہ باطن سے محبت خدا کی رکہین اور ظاہر مین جو چاہین

سو کرین اب شرع پر عمل کرنا کچھ ضرور نہین ہے بعد ازان منبر سے

اترکر روزہ افطار کر دیا سب لوگون نے اوسیوقت روزہ توڑ ڈالا

اور مانند عید کی خوشی سب کو ہو گئی اوس دن کا نام عید القیام

اونہون نے رکہا - اکثر مورخ لکہتے ہین کہ یہہ وہ ہی دن تہا جس

روز حضرت علی رض عبدالرحمن ابن ملجم کے ہاتھ سے شہید ہوئے

تہے اونکی اعتقاد مین وہ دن بڑی خوشی کا ہے کیونکہ اونکا یہہ

اعتقاد ہے کہ دنیا سے چہوٹ کر عقبی مین جانا باعث لذت ارواح کاملہ

کا ہے اور اوسنے یہہ بہی تعلیم کی کہ عالم قدیم ہے اور زمانہ نامتناہی

سعاد روحانی ہے بہشت اور دوزخ معنوی ہین قیامت ہر ایک

شخص کے اوسکا مرنا ہے ✤

سنہ ۱۱۶۴ع

ایک اور مورخ نے یون لکھا ہے کہ سنہ ۱۱۶۴ع مطابق سنہ ۵۵۹ھ مین درمیان ۱۷ تاریخ ماہ رمضان کے حسن ثانی نے دربار عام کیا اور منبر پر چڑھ کر ایک نامہ نکال کر پڑھا اور بیان کیا کہ یہہ خط امام مہدی آخر الزمان نے جو مستور ہین مجھکو بھیجا ہے — اوسمین یہہ عبارت لکھی تھی جسکا یہہ ترجمہ ہے —

حسن ہمارا نائب ہمارا کارکن ہمارا وزیر ہے جو لوگ ہمارے مذہب کے پیرو ہین اوسکی اطاعت ہر ایک امر مین کرین خواہ وہ بات روحانی ہو خواہ جسمانی اوسکے حکم کو ایسا سمجھین کہ گویا آسمان سے وحی آئی ہے جس بات کے نہ کرنے کو کہے کبھی نہ کرین اور جس کام کے کرنے کو کہے فوراً اوسکی تعمیل کرین اوسکی امر و نہی کو یہہ سمجھین کہ گویا ہم بذات خود امر و نہی کر رہے ہین — یہہ خط پڑھ کر حسن نے کہا کہ فضل اور رحم کے دروازے اون لوگون کے واسطے کھولے گئے ہین جو میری اقتدا کرینگے اور میرے حکم کو مانینگے اسی واسطے آج سے تکالیف شرعیہ تم لوگون پر

سے اُٹھائی گئی ہین یہہ کھکر اوسی دن روزہ افطار کردیا
تمام متبعین نے بھی روزہ توڑ ڈالا اور خوشی کی آواز بڑی بلند ہوئی
اور فسق و فجور ہونے لگا موزخ لکھتے ہین کہ اُسکے شاگردون نے
اُسی دن سے نماز روزہ سب چھوڑ دیا اور امور شرعیہ سے بالکل
آزاد ہوگئے ایسے زبون اور بیوقوفی کے حکمون کے سبب وہ
صرف چار ہی سال حکومت کرنے پایا پھر اپنے سالے کے ہاتھ
سے ۵۶۱ھ مین مارا گیا ۔

۵۶۱ھ

۱۱۶۸ء

محمد ثانی ابن حسن

اوسکے بعد اپنے باپ کی جگہ محمد ثانی حسب وصیت اپنے والد
کی مسند نشین ہوا اوسنے اپنے باپ کے خون کا انتقام لینا چاہا اور
تمام اپنے کنبہ کے آدمی خواہ مرد خواہ عورت سبکو مروا ڈالا اور
بہت خونریزی کی اور قواعد اسمعیلیہ اپنے باپ کے موافق جاری
رکھے۔ اسی عرصہ مین شاخ اسمعیلیان ایران کی شاخ شامی سے جدا
ہوگئی اور جسقدر ایران مین لوگون کی ترقی ہوتی تھی اوسیقدر

مغربی ایشیا مین تنزل ہونا شروع ہوگیا جلال الدین ابن محمد
ثانی نے اپنے باپ کو عیاشی وبری طاقت پاکر زہر دیکر درمیان
سنہ ۱۲۱۰ع سنہ ۱۲۱۰ع ۵۹۷ھ کے مار ڈالا ۔ سنہ ۵۹۹ھ

جلال الدین ابن محمد ثانی

اپنے باپ کی جگہ مسند شیخ الشیوخ پر جلوہ گر ہوا پر یہہ شخص اس فرقہ
کی امامت کرنے کے قابل نہ تہا اسلیے سب مرید اوس سے پھر گئے اور سنی
بھی مذہب اسمعیلیے ترک کر دیا اور صرف حکومت اپنے پاس رکھی یہہ
اتنی ہوشیاری اوسنے کی تھی کہ خلیفہ بغداد سے صلح کر لی تھی اور
اپنے رشتہ دارون کو کعبہ اللہ کے حج کرنے کے واسطے روانہ کر دیا
تہا اور بنام نو مسلم اس فرقہ کے لوگون نے اوسکو مشہور کر دیا
سنہ ۱۲۱۱ع تہا ماہ رمضان سنہ ۱۲۱۱ع ۶۰۸ھ مین اسہال کی بیماری سے فوت ہوا ۔ سنہ ۶۰۸ھ

علاء الدین ابن محمد ابن جلال الدین

بعد اوسکی وفات کی علاء الدین ابن محمد ابن جلال الدین نے اون
لوگون کو قتل کیا جنہون نے جلال الدین کے کہنے سے اسکے دادا کو

ڈھب کھلایا تہا اور جو لوگ شیخ الجبل سے پہر گئے تھے اور جلال الدین کے موافق ہو گئے تھے اونکو بھی قتل کروا دیا اور باپ سے انکار کرکے اپنے آبا و اجداد کا قدیم شیوہ اختیار کیا اور شیخ الجبل کا مسند نشین ہوا جبتک زندہ رہا بہت سے فتور مذہب اسلام مین قایم کئے اسی وقت مین محمد ناصر محتشم حاکم قہستان کے نام پر اخلاق ناصری تصنیف ہوئی اور خواجہ نصیر کو قلعہ الموت مین سے گئے درمیان ۱۲۵۳ع کے ماہ شوال کی چوتھی تاریخ ایک شخص مسمی حسن ماژندرانی نے جو مذہب اسمعیلے مین تہا علاء الدین کو قتل کیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا رکن الدین شیخ الجبل ہوا ۔

سنہ ۶۵۱ھ ۱۲۵۳ء

رکن الدین ابن علاء الدین

بعد مقتول ہونے اپنے باپ کے رکن الدین بجای اوسکی مسند شیخ الجبل پر رونق افروز ہوا اوسنے مسند پر بیٹھتے ہی حسن ماژندرانی کو معہ اوسکی اولاد کے سبکو قتل کرکے مقتول ہون

کی لاشین جلوا دین اوسوقت خلیفہ بغداد نے تاتاریون سے مدد مانگی
منگوقاآن کو لکھا کہ اس فرقہ گمراہ اور مہلک کو دنیا پر محو کرنا مناسب
ہے اُسنے اپنے بھائی ہلاکو خان کو بھیجا اوسنے قلعہ الموت فتح کیا
اور رکن الدین شیخ الجبل کو گرفتار کر کے اُسکی خواہش کے موافق
منگوقاآن کی خدمت مین روانہ کر دیا اثنار راہ مین کسینے اوسکو
قتل کر ڈالا اوسنے صرف ایکہی سال سلطنت کی تھی یہہ واقعہ درمیان

سنہ ۱۲۵۴ء سنہ ۶۵۲ھ
۱۲۵۵ء ۶۵۳ھ کے وقوع مین آیا +

پھر تاتاریون نے قلعہ گردکوہ تین برس کی محاصرہ کے بعد فتح
کیا اور سب مقامات حشاشین کے مفتوح ہوے اور اس فرقہ

سنہ ۱۲۵۶ء سنہ ۶۵۴ھ
بے تمیز و گمراہ لوگون کو یکقلم قتل کر ڈالا یہہ واقعہ سنہ ۱۲۵۶ء ۶۵۴ھ مین ہوا
ملک شام کی طرف جو اس فرقہ کے لوگ پھیل گئے تھے اونکی
صفائی صلاح الدین یوسف بن ایوب نے کی
شروع مین اس فرقہ کے خلفاء فاطمیہ کا بیان اوپر گذر چکا
باقی خلفا فاطمیہ جو اسمعیلیہ فرقہ کے تھے ذکر کیا جاتا ہے

۶ المستعلی باللہ ابو القاسم احمد ابن المستنصر

۴۸۷ھ | مستعلی احمد اپنے باپ کی جگہ سنہ ۱۰۹۴ع ۴۸۷ھ مین ۱۸ تاریخ ماہ ذوالحجہ | سنہ ۱۰۹۴ع

کو حاکم مصر کا ہوا اوسنے اپنا ملک بہ نسبت اپنے باپ کی زیادہ بڑھایا

۴۹۵ھ | سات برس دو مہینے سلطنت کرکے سنہ ۱۱۰۱ع ۴۹۵ھ مین راہی ملک بقا ہوا | سنہ ۱۱۰۱ع

وہ درمیان زمانہ ایام خلافت المستنصر باللہ عباسی کے فوت

ہوا تھا +

۷ الآمر باحکام اللہ ابو علی المنصور

ولد المستعلی

الآمر بعد مرنے اپنے باپ کے حاکم فاطمے کا ہوا اس حاکم فاطمیہ

نے اپنے اعدا کو خوب شکست دی اور ہمیشہ مظفر

و منصور رہا اور بڑے عیش و عشرت مین بسر کی اور برخلاف

اپنے آبا و اجداد کے اوسنے سفر بھی کیا ۲۹ برس اوسنے

۵۲۴ھ | حکومت کی درمیان سنہ ۱۱۳۰ع ۵۲۴ھ کے جبکہ وہ نماز پڑھنے کو جاتا تھا | سنہ ۱۱۳۰ع

فدویون نے اوسکو قتل کر ڈالا یہہ خلیفہ ۵ برس پیشتر مسترشد
باللہ عباسی کے مقتول ہونے سے مارا گیا تھا ٭

۸ الحافظ لدین اللہ عبد المجید محمد
بن المستنصر چچا زاد بہائی امر باحکام اللہ کا

عبد المجید چچا زاد بھائی امر باحکام اللہ کا جوان عمر تہا جبکہ
وہ بادشاہ مصر کا ہوا اوسے تمام بلادے اور شہری
خوش تھی اور اوسکی اطاعت مین بہت راسخ القدم رہی یہہ بادشاہ
اپنے زمانہ مین بڑا نیک نام رہا بیس برس کی عمر مین درمیان
۵۴۴ھ کے اوسنے انتقال کیا اوسکا زمانہ مسترشد باللہ ۵۴۴ھ ۱۱۴۹ء
عباسی کے آخر ایام خلافت مین تھا ٭

الظافر باعداء اللہ اسمعیل بن الحافظ

ظافر اسمعیل بعد وفات اپنے والد کے مسند سلطنت ملک
مصر پر متمکن ہوا اوسنے اپنا وزیر ابن السلار مقرر کیا تھا
جسنے بسبب اپنے فطانت اور تیزی عقل کی بادشاہ کو ایسا مغلوب

کر دیا تھا کہ جو وہ چاہتا تھا وہی ہوتا تھا اسلئے سب امرا اور رئیسان سلطنت اوس بادشاہ سے ناراض ہوگئے اور سبنے سازش اوسکے قتل کرنے پر کی چنانچہ ۵ برس سلطنت کرنے کے بعد درمیان سنہ ۱۱۶۴ء/۵۵۹ھ کو اوسکو مار ڈالا یہہ واقعہ ایام خلافت المستنجد باللہ العباسی کے گذرا +

۱۰ الفائز بنصر اللہ عیسے ولد الظافر

بعد مقتول ہونے ظافر کے اوسکا بیٹا الفائز عیسے تخت مصر پر بیٹھا اوسنے خطاب بادشاہ کا حاصل کیا اوسکا وزیر صالح بن رزیک تھا جسنے مشہور مسجد حسینی کی تعمیر مصر میں کی سوا اسکے اور مدرسہ اور خانقاہ اوسنے تعمیر کیں چھہ برس ۵ دن بڑے عیش و عشرت میں اوسنے بادشاہت کی ۱۱ ماہ رجب سنہ ۱۱۶۰ء/۵۵۵ھ میں درمیان اخیر ایام خلافت المستنجد باللہ عباسی کے فوت ہوا +

العاضد لدين الله بن يوسف بن الحافظ

عاضد عبد الله اوسکی بعد بادشاہ مصر کا ہوا اوسکا وزیر ناصر ابن ایوب تہا اسنے بادشاہی سات یا پانچ برس تک بادشاہت کی اوسکے مرنے کے بعد یہہ خاندان فاطمیہ ختم ہوگیا خدا تعالی نے اپنے بندون پر نظر رحمت کی فرما کر اونکی ظلمون اور بدعتون سے نجات بخشی اور مجالس اسمعیلیہ بے چراغ ہوگئین اور حامی دین اسلام کا ایک اور ہی خاندان خدا تعالی نے قایم کیا وہ خاندان ایوبیہ تہا جنہین صلاح الدین یوسف ابن ایوب نے اسمعیلیون کی خوب طرح پر خبر لی اور ڈہونڈہا ڈہونڈہکر طعمہ تیغ بیدریغ کی اب اوس خاندان کا بیان شروع ہوتا ہے ٭

خاندان ایوبیہ کردیہ

ملک الناصر صلاح الدین یوسف

ابن ایوب

صلاح الدین یوسف ابن ایوب کردستانی نے ملک مصر پر اپنا
قبضہ کرکے پہلے تو اوس ملک کو دشمنون اور باغیون سے صاف
کیا پھر شام پر چڑہائی کی چنانچہ ملک شام اور بیت المقدس
اور سوا اونکے اور سب شہر اوس نواح کے فتح کئے مسلمانون پر
بہت بڑا احسان کیا اور اونسے بہت بھلائی اور سلوک سے پیش آیا
یہہ بادشاہ نیک خلق جمیل المناقب صاحب علم تہا اوسکا یہہ ارادہ تہا
کہ عیسائی لوگ ان شہرون مین نہ بسنے پاوین اور انکی بیخ و بنیاد
ملک شام سے اکھیڑ دی جاوے اوسکے وقت مین عمارات نفیسہ
بہت تعمیر ہوئین مورخین کا قول ہے کہ بعد صحابہ کے ملک مصر
کا کوئی بادشاہ ایسا دیندار اور منصف جیسا کہ صلاح الدین تہا کوئی

نہین ہوا ہے اس بادشاہ کی مجلس مین ہزل اور مسخرپہ کبھی نہین
ہوا ہر وقت اہل علم اور فضل اوسکی محفل مین رہتی تھی بہاء الدین
قراقوش پر امور سلطنت مین اوسکو بہت اعتماد تھا اور در واقع
مین اوسکی انتظام امور مملکت اور سلطنت مین جیسا بندوبست شایستہ
ہونا چاہیے تھا وہ بہاء الدین نے کیا یہی صلاح الدین بادشاہ متنبی
کا ممدوح ہے ۲۴ برس اوسنے بڑی دہوم دھام سے سلطنت
کی ۲۷ تاریخ ماہ صفر سنہ ۵۸۹ھ کو اوسنے انتقال کیا اوسکا زمانہ آخر (سنہ ۱۱۹۳ع — سنہ ۵۸۹ھ)
ایام خلافت مستضی باللہ مین تھا اور ناصر لدین اللہ ولد مستضی باللہ
کے ایام خلافت کا شروع تہا ۔

ملک العزیز عثمان بن صلاح الدین

اسکے بعد ملک عزیز عثمان بیٹا صلاح الدین کا بادشاہ مصر کا ہوا
اوسنے اپنے باپ کے طور پہ عدل و احسان رعایا پر کیا اسکو چھ
برس سی زیادہ سلطنت کا کرنا نصیب نہ ہوا ماہ محرم سنہ ۵۹۵ھ ۱۱۹۸ع (سنہ ۱۱۹۸ع — سنہ ۵۹۵ھ)
مین درمیان خلافت الناصر لدین اللہ العباسی کے اوسنے وفات

یابی

الملک المنصور محمد بن عثمان

یہہ بادشاہ بوقت وفات اپنی والد العزیز عثمان کے صغیر السن تہا اگرچہ
اوسکو تخت مصر کا ملا پر صرف ایک برس چند مہینے بادشاہ رہا بعد اوسکے
سنہ ۵۹۶ھ — درمیان سنہ ۵۹۶ھ کے تخت سے اوتار اگیا یہہ حال درمیان خلافت — سنہ ۱۲۰۰ع
الناصر لدین اللہ العباسی کی گذرا

الملک العادل سیف الدین ابوبکر بن ایوب

سنہ ۵۹۶ھ — یہہ بادشاہ صلاح الدین یوسف کا بہائی تہا سنہ ۵۹۶ھ میں وہ — سنہ ۱۲۰۰ع
مصر کا بادشاہ ہوا ملک شام پر قبضہ کیا قسطاط کو فتح کیا اپنی حین حیات میں
اپنا ملک بہت بڑہایا اور امور سلطنت میں بہت محتاط تہا یہہ
بادشاہ مزاج کا حلیم اور صابر تہا اپنے ارادہ اور عزم میں بہت ثابت
استوار گذرا ہے اوسکی ایام سلطنت میں درمیان ملک مصر کے
ایسا قحط پڑا کہ ہزارہا آدمی مر گئے گیہون میں روپیہ کا دیکہنا لوگونکو نصیب
ہوتا تہا ہزار دینار کو ایک روٹی بکتی تہی اس بادشاہ نے

دس برس نو مہینے سلطنت کی سو اچھی اور اوسکے مرنے کے بعد

سنہ ۶۱۵ھ اوسکی تہے ماہ جمادی الآخر سنہ ۱۲۱۸ع ۶۱۵ھ مین درمیان خلافت الناصر سنہ ۱۲۱۸ع

لدین اللہ العباسی کے وہ فوت ہوا

الملک الکامل محمد ابن العادل

بعد وفات ابوبکر العادل کے اوسکا بیٹا محمد بادشاہ ہوا یہ بڑا جلیل القدر

اور ہیبت والا شاہ تہا عقل اور اوسکے تدابیر سلطنت مین نہایت صائب تہے

علماء سے بہت قدر کرتا تہا اونکو بڑے بڑے عہدے دیتا تہا

حدیث نبوی کی سننے کا کمال شوق اوسکو تہا اسی بادشاہ نے امام شافعی

کا مقبرہ تعمیر کیا اور بہت پختہ اور مضبوط اوسپر قبہ بنایا وہ کسیپر بہروسہ

یا اعتماد نکرتا تہا اپنے آپ سب کچھہ کرتا تہا بیس برس تک اوسنے

سنہ ۶۳۵ھ مصر کے بادشاہت کے ماہ رجب سنہ ۱۲۳۸ع ۶۳۵ھ مین اوسنے وفات سنہ ۱۲۳۸ع

پائی اوسکا زمانہ آخر ایام خلافت الناصر لدین اور تمام ایام خلافت

الظاہر بامر اللہ اور اکثر ایام خلافت المستنصر باللہ العباسی کو شامل ہے

الملک العادل ابوبکر ابن الکامل

بعد وفات اپنے باپ کے ملک عادل ابوبکر بادشاہ ہوا اوسنے
سنہ ۱۲۳۸ء قریب دو برس کے سلطنت کے درمیان سنہ ۶۳۷ھ ۱۲۴۰ء و تخت سے سنہ ۱۲۴۰ء
اوتارا گیا بعد ازان مرگیا اوسوقت المستنصر باللہ العباسی
کے خلافت کا تہوڑا ہی زمانہ گذرا تہا

الملک الصالح ایوب نجم الدین

ملک صالح جو بہائی ملک عادل کا تہا بعد وفات اپنے
بہائی کے بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ پارسا اور عالی
ہمت لطیف مزاج گذرا ہے اوسنے اوقاف کے
تعمیر کے اور رعایا کا انصاف خوب کیا نو برس نو ماہ
سلطنت کرکے المنصورہ مین درمیان جنگ فرنگ
کے ۵ شعبان سنہ ۶۴۷ھ ۱۲۵۰ء مین فوت ہوا اوسکا جنازہ سنہ ۱۲۵۰ء
منصورہ سے قاہرہ مین لائے دو درسون کے درمیان
جو ایک قبہ اوسکے قبر کے واسطے اوسکے عہد
حیات مین طیار کیا گیا تہا دفن کیا گیا اوسکا زمانہ ۱۲ و انصرام

مصر مین سوا نام بادشاہت کے اور کچھہ اوسکو نصیب نہوا یہہ آخر
بادشاہ اس خاندان ایوبیہ کا تہا جب امرا نے دیکہا کہ وہ بالکل لیاقت
بادشاہت کی نہین رکہتا درمیان سنہ ۶۵۲ھ ۱۲۵۴ع کے پانچ برس سلطنت کا
مزہ اٹہانے کے بعد اوسکو تخت سی اوتار دیا خاندان شاہان کردیہ
کا خاتمہ اسپر ہوگیا اوسکے بعد سلطنت غلامان دولت کردیہ کی جمی

سنہ ۶۵۲ھ — سنہ ۱۲۵۴ع

خاندان ملوک ترکیہ

جو غلام دولت کردیہ کے گذرے ہین

ملک المعز عز الدین ایبک ترکمانی صالحی

اس خاندان کا اول بادشاہ معز بن ایبک ہے اوسنے سلطنت کو خوب
آراستہ کی اور ملک کا بہت اچہا انتظام کیا جس جا سے اغماض
کرنا چاہیے اوس جگہہ تسامح کیا جس مقام پر سختی درکار تہی وہان پہ
سیاست کی اور سب کی نظرون مین عزیز اور جلیل رہا دو برس
کے بعد درمیان ماہ ربیع الاول سنہ ۶۵۵ھ ۱۲۵۷ع کے مقتول ہوا یہہ افسر

سنہ ۶۵۵ھ — سنہ ۱۲۵۷ع

اواخر ایام خلافت مستعصم باللہ مین گذرا +

ملک المنصور علی بن المعزّ

المنصور علی بعد اپنے باپ کے سلطنت کا وارث ہوا اوسکی بہت عزت
اور قدر ارکین سلطنت نے کی سب رعایا اوسکی احکام کی تعمیل دل سے کرتی تھی
دو برس کے بعد اوسنے خود ہی سلطنت سے انکار کر دیا ۶۵۷ھ
مطابق ۱۲۵۹ء مین وہ گوشہ نشین ہو گیا اون ایام مین المستنصر باللہ
العباسی مصر کا خلیفہ تھا +

۶۵۷ھ و ۱۲۵۹ء

ملک مظفر قطز معزّی

مظفر قطز اوسکے بعد تخت مصر پر بیٹھا اوسکے اقبال نے بڑی یاوری
کی اور اوسکے مطالب اور مقاصد حسب خواہش پورے ہوئے اوسکے وقت
مین تاتاریون نے بلاد شام پر چڑھائی کی اور قریب تھا کہ دیار مصر
پر بھی حملہ آور ہون مگر ملک مظفر قطز نے خود ہی اون پر حملہ کیا اور
ملک شام مین شکست فاحش اونکو دی یہہ واقعہ اوسکے ایام سلطنت
مین بڑے معرکون مین شمار کیا جاتا ہے چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے

غَلَبَ التَّتَارُ عَلَى البِلَادِ فَجَاءَهُم

مِنْ مِصْرَ تُرْكِيٌّ يَجُودُ بِنَفْسِهِ

بِالشَّامِ اَهْلَكَهُمْ وَبَدَّدَ شَمْلَهُمْ

وَلِكُلِّ شَيْءٍ آفَةٌ مِنْ جِنْسِهِ

پہر اوسکے طالع نے اوسکی مدد نہ کی ایک سال کے بعد وہ مارا گیا اسکا
مقتول ہونا اس طرح پہ ہوا کہ ظاہر بیبرس اوسکی جگہ بادشاہ
ہونا چاہتا تہا اسلئے اوسنے سازش کر کے ١٥ تاریخ ماہ ذوالقعدہ
سنہ ٦٥٨ھ (١٢٦٠ء) مین فریب دیکر اوسکو قتل کروا ڈالا اون دنون مین مصر
کا خلیفہ المستنصر باللہ تہا ۔

ملک الظاہر رکن الدنیا والدین
بیبرس العلائی البندقداری

اوسکے بعد ظاہر بیبرس بادشاہ ہوا اسکی بہت تعریف مورخون
نے لکہی ہے کیونکہ اوسنے بہت فتحین کین اور عجیب وغریب انتظام

سلطنت سے اوسکے ظہور مین آئے اور وہ خود بھی شجاع اور مہیب نیک
سیرت بادشاہ تھا جو بات ملک گیری کی سوچتا تھا اوسکی رای کبھی خطا نکرتی
۱۲۷۷ع سترہ برس تک اوسنے بادشاہت کی ۲۷ محرم ۶۷۶ھ میں درمیان دمشق ۶۷۶ھ
کے فوت ہوا اوسکی زمانہ مین خلافت المستنصر باللہ عباسیہ کی تھی ٭

ملک السعید محمد ناصر الدین برکۃ اللہ ولد الظاہر

اوسکے بعد اوسکا بیٹا سعید برکت تخت نشین ہوا وہ بالکل اپنے باپ
کے طور پر رہا اور مذہب اور انتظام ملک مین اوسنے پوری اقتدا اپنی
باپ کے سے کی مگر ابھی پورا سال نہوا تھا کہ لوگون نے اوسکی سلطنت منظور
۱۲۷۹ع نکی ۲۷ ربیع الآخر ۶۷۸ھ مین وہ تخت سے اتارا گیا یہہ واقعہ خلیفہ ۶۷۸ھ
مصری الحاکم بامر اللہ العباسیہ کی خلافت مین ہوا ٭

ملک العادل بدر الدین سلامش

بعد اوسکے بھائی برکت اللہ کے ملک العادل بدر الدین تخت نشین ہوا
۱۲۷۹ع چار مہینے کے بعد ابھی ۲۰ رجب ۶۷۸ھ مین تخت سے اتارا گیا ٭ ۶۷۸ھ

ملک المنصور ابو المعالی قلاؤن الصالحی النجمی الالفی

منصور قلاؤن بعد ملک العادل بدر الدین کے بادشاہ ہوا
اوسنے حتی المقدور رعایا کے ساتھ بہت بھلائی کی اوسکی وقت
مین شہر بیا شہر کے قصبین ظہور مین آئین اگرچہ اوسکی صورت مہیب تھی
پر دل مین بہت حلیم تھا لیکن لڑائی مین بڑا شجاع اور بہادر تھا اوسنے
گیارہ برس سلطنت کی ۶ تاریخ ماہ ذی القعدہ کو درمیان سنہ ۶۸۹ھ / ۱۲۹۰ع
الحاکم بامر اللہ کے خلافت مین فوت ہوا

سنہ ۶۸۹ھ

ملک الاشرف صلاح الدین خلیل

اوسکے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا اشرف خلیل اپنے باپ کی جگہ بادشاہ
ہوا الملوک ترکیہ کو بھی بادشاہ اوسکے برابر شجاعت اور بہادری مین نہ تھا
پر افسوس ہے کہ باوجود اسکی کہ وہ نیک سیرت اور خوب صورت
تھا بایک محسن [illegible] تیس برس کے اوسکی قتل [illegible]
ہوئی ۱۳ تاریخ ماہ محرم سنہ ۶۹۳ھ / ۱۲۹۴ع درمیان ایام خلافت الحاکم مذکور

سنہ ۶۹۳ھ

مارا گیا

ملک الناصر محمد بن قلاوٗن

بعد وفات اپنی بھائی کے ملک الناصر بادشاہ ہوا اوسنے بہت اچھی

طرح عدل اور انصاف رعایا کا کیا پھر اسی سال مین سلطنت چھوڑ کر

سنہ ۱۲۹۹ع

بیٹھ رہا بعد ازان سنہ ۱۲۹۹ع ۶۹۸ھ مین پھر اوسکو لوگون نے بادشاہ بنایا

سنہ ۱۳۰۹ع

دس برس سلطنت کرکے درمیان سنہ ۱۳۰۹ع ۷۰۸ھ کی ملک کرک کیطرف چلا گیا

بعد ازان پھر معاودت مصر کو کے اور بادشاہت اوسکی ہاتھ آئی

پھر اس ملک کی بادشاہت ۳۲ برس تک اوسنی کے ۱۰ تاریخ

ماہ ذوالحجہ کو سنہ ۱۳۴۱ع ۷۴۱ھ مین اوسنی انتقال کیا اوسکا زمانہ آخر ایام

خلافت الحاکم بامر اللہ اور جمیع ایام خلافت المستکفی باللہ کو شامل ہے

جسے ملک ناصر نے اس خلیفہ کو قوص کی جانب جلاوطن کرکے

نکالدیا تھا کسی شاعر نے کیا نفیس شعر اوسکی مرثیہ مین لکھی ہین وہ یہہ ہین

قُلْتُ لَہُ الاُفُقِ لَمَّا بَدَا ۔۔۔ وَوَجْہُہُ مُنْکَسِرٌ بَاسِرٌ

مَالَکَ لَا تُسْفِرُ عَنْ بَہْجَۃٍ ۔۔۔ فَقَالَ مَاتَ الْمَلِکُ النَّاصِرُ

اوسنے ۴۴ برس ۲۵ یوم مصر کی سلطنت کی

ملک العادل کتبغا المنصوری

بعض مورخون نے اوسکو بھی بادشاہونکی سلسلے مین شمار کیا ہے ہر چند کہ اوسنے سلطنت صرف دو ہی برس کی ہی اور وہ اوسوقت بادشاہ ہوا تھا جب ملک الناصر کی سلطنت سے درمیان سنہ ۱۲۹۴ع (۶۹۴ھ) کی خلع کیا تھا — سنہ ۱۲۹۴ع — سنہ ۶۹۳ھ

بعد دو برس کے ماہ محرم سنہ ۱۲۹۶ع (۶۹۶ھ) مین اوسنے خود ہی بادشاہت چھوڑ دیکے — سنہ ۱۲۹۶ع — سنہ ۶۹۶ھ

ملک المنصور حسام الدین لاجین المنصوری

بعد عادل کتبغا کی ملک منصور لاجین بادشاہ ہوا دو برس چند ماہ اوسنے سلطنت کی ۱۱ تاریخ ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۲۹۹ع (۶۹۸ھ) مین قتل کیا گیا — سنہ ۱۲۹۹ع — سنہ ۶۹۸ھ

ملک المظفر رکن الدین بیبرس الجاشنکیر المنصوری

بعد ازان مظفر بیبرس بادشاہ ہوا ایک سال اوسنے سلطنت کی پھر معزول کیا گیا بعد ازان درمیان سنہ ۱۳۱۰ع مین قتل کیا گیا — پہر تینون

بادشاہ ملک الناصر کے وقت اوسکی جگہہ پر بادشاہ ہو گذری ہین

ملک المنصور ابوبکر ولد الناصر

منصور ابوبکر بعد وفات اپنے والد کے بادشاہ ہوا اور دو مہینے کی بعد اوسکو قوص کی طرف جلاوطن لوگون نے کر دیا اور ویسے جگہہ اوسنے وفات پائے اور اوسنے خلع سلطنت کی درمیان خلافت واثق بامر اللہ کے سنہ ۷۴۲ ہجری مین کیا تھا

ملک الاشرف کجک ولد الناصر محمد

بعد اپنے بہائی کے منصور کے اشرف کجک بادشاہ ہوا اوسنی صرف آٹھ مہینے سلطنت کی کے بسبب سازش قضا الفقیر کے قوص کی جانب نکالا گیا اور ویسے جگہہ سنہ ۷۴۳ ہجری مین اوسنے وفات پائی

ملک الناصر احمد ولد الناصر محمد

ناصر احمد ملک کرک سے آکر بجائے اپنی بہائی کے بادشاہ ہوا لیکن بسبب اوسکی ظلم اور جور کی رعایا پہر گئی سنہ ۷۴۳ ہجری مین وہ مقتول

ہوا وہ درمیان زمانہ خلافت الحاکم بامر اللہ بن المستکفی کے تہا

ملک الصالح اسمعیل ابن

الغد بن الناصر محمد

اسکے بعد صالح اسمعیل بادشاہ ہوا سنی برس رہے بیچ سلطنت کی

بعد ازان ۴ تاریخ ماہ ربیع الاخر سنہ ۷۴۶ ہجری بیچ درمیان خلافت
الحاکم بامر اللہ کے فوت ہوا اسکے مرثیہ بیچ صلاح صفدی لکھتا ہی

سنہ ۱۳۴۴ع

بیت

مضی الصالح المرجو للناس والندی

ومن لم یزل یلقی المنی بالمنایح

فیا ملک مصر کیف حالک بعدہ

اذا نحن اثنینا علیک بصالح

ملک الکامل شعبان ولد الناصر محمد

اسکے بعد کامل شعبان بادشاہ ہوا وہ ماہ ربیع الآخر بیچ تخت پر
بیٹھا تہا سیوطی ابن ایاس مصری اسکے جلوس کی بات ... [illegible]

جبین سلطاننا المرجی — مبارک الطالع البدیع

یا بہجة الدہر اذ تبدی — ہلال شعبان فی ربیع

جب اسکی اخلاق مین فرق آگیا تب ارکین سلطنت نے اسکو تخت سے اتار کر جلا وطن کر دیا اسنے صرف ایکسال ایک ماہ اور ۱۵ روز بادشاہت کی درمیان ۷۴۷ھ کے فوت ہوا اسوقت خلفای عباسیہ سے الحاکم بامر اللہ مصر مین خلیفہ تہا *

(۱۳۴۶ع — ۷۴۷ھ)

ملک المظفر حاجی ولد الناصر محمد

المظفر حاجی بعد اپنے بہائی کے بادشاہ ہوا جب وہ تخت پر بیٹھا اسوقت اچھا تہا پہر بڑا مغرور اور ظالم ہوگیا رعایا کے ساتھ بہت بدسلوکی سے پیش آیا اور انتظام ملک مین بہت بڑی خرابی برپا ہوگئی تھی علما اور فضلا کی عہدون پر ذلیل اوباش بدچلن آدمی مقرر کر دیے اسلیے بعد ایک برس آٹھ مہینہ سلطنت کی بکری کی مانند ذبح کیا گیا یہہ واقعہ ۱۲ رمضان ۷۴۸ھ مین ہوا اسکا زمانہ مین خلیفت الحاکم عباسی کے تہا *

(۱۳۴۷ع — ۷۴۸ھ)

ملک الناصر حسن ولد الناصر محمد

ناصر حسن بعد اپنے بھائی کے بادشاہ ہوا تین برس سلطنت کر کے
تخت سے اوتار اگیا پھر بعد ایک مدت کے بادشاہ ہوا اسی نے جامع مسجد
درمیان رمیلہ کے تعمیر کی ہے اور بہت روپیہ اسپر صرف کیا
سنہ ۷۶۲ھ اسنے دس برس چار مہینے بادشاہت کی ماہ جمادی الاولی سنہ ۷۶۲ھ سنہ ۱۳۶۱ء
درمیان اواخر ایام خلافت معتضد باللہ ابن المستکفی عباسی کے قتل کیا گیا

ملک الصالح صالح ولد الناصر محمد

بعد ناصر حسن کے جو اسکا بھائی تھا ملک الصالح بادشاہ ہوا اسکو نام
ہی میں صلاحیت پائی گئی واقع میں وہ غیر صالح تھا اسکے وقت میں
وزراء کو اختیار تھا جو چاہتے تھے سو کرتے تھے بادشاہ برائے نام تھا
جن لوگوں نے اسکو تخت پہ بٹھلایا تھا انہوں ہی نے اسکو تخت
سنہ ۷۶۳ھ سے اتار دیا یہہ حال درمیان سنہ ۷۶۳ھ ایام خلافت المعتضد سنہ ۱۳۶۲ء
میں گذرا ۔

ملک المنصور محمد بن حاجی ولد الناصر محمد

منصور محمد اسکے بعد بادشاہ ہوا اسنے دو برس تین مہینے سلطنت کی اسکو مولی یلبغا نے تخت سے اُتار کر قلعۃ الجبل مین محبوس کیا یہانتک کہ اسی جگہ درمیان سنہ ۸۰۱ھ ۱۳۹۸ء کے فوت ہوا +

سنہ ۱۳۹۸ء

ملک الاشرف شعبان بن حسین بن الناصر محمد

اشرف شعبان بہت بڑا سخی اور کریم بادشاہ ہوا ہے اسکی شجاعت اور شہامت ضرب المثل ہے وہ علمار کی مجلس بہت پسند کرتا تہا اور حدود شرعیہ سے کبہی اسنے تجاوز نہین کیا اُسنے یلبغا غلام کو جسنے منصور محمد بن حاجی کو قتل کیا تھا مروا ڈالا اور چودہ برس دو ماہ مصر کی بادشاہت کی ۵ تاریخ ماہ ذوالقعدہ کو درمیان سنہ ۷۷۸ھ ۱۳۷۶ء کے مقتول ہوا اُسوقت متوکل معتضد عباسیہ مصر خلیفہ تہا +

سنہ ۱۳۷۶ء

ملک المنصور علی ابن الاشرف شعبان

المنصور علی بیٹا اشرف شعبان کا بجای اپنے والد کے تخت

کر دیا تھا کہ جو وہ چاہتا تھا وہی ہوتا تھا اسلئے سب امرا اور ارکان
سلطنت اوس بادشاہ سے ناراض ہوگئے اور سبنے سازش اوسکے قتل
ہوکرنے پہر کی چنانچہ ۵ برس سلطنت کرنے کے بعد درمیان ۵۵۹ ہجری ۱۱۶۴ عیسوی کے
اوسکو مار ڈالا یہہ واقعہ ایام خلافت المستنجد باللہ العباسی کے
گذرا ✦

سنہ ۱۱۶۴ء

۱۰ الفائز بنصر اللہ عیسی ولد الظافر

بعد مقتول ہونے ظافر کے اوسکا بیٹا الفائز عیسی تخت مصر
پر بیٹھا اور اوسنے خطاب بادشاہ کا حاصل کیا اوسکا وزیر صالح بن
رزیک تھا جسنے مشہد حسینی کی تعمیر مصر میں کی سوا اسکے اور مدرسے
اور خانقاہ اوسنے تعمیر کین چھ برس ۵ دن بڑے عیش وعشرت
میں اوسنے بادشاہت کی ۷ ماہ رجب ۵۵۵ ہجری میں درمیان ایام
خلافت المستنجد باللہ عباسی کے فوت ہوا ✦

سنہ ۱۱۶۰ء

العاضد لدین اللہ بن یوسف بن الحافظ

عاضد عبد اللہ اوسکے بعد بادشاہ مصر کا ہوا اوسکا وزیر ناصر
ابن ایوب تہا اسنے بادشاہی سات یا پانچ برس تک بادشاہت کی
اوسکے مرنے کے بعد یہہ خاندان فاطمیہ ختم ہوگیا خدا تعالی نے اپنے
بندون پر نظر رحمت کی فرما کر اونکے ظلمون اور بدعتون سے نجات
بخشی اور مجالس اسمعیلیہ بے چراغ ہوگئین اور حامی دین اسلام
کا ایک اور ہی خاندان خدا تعالی نے قایم کیا وہ خاندان ایوبیہ
تہا جنہین صلاح الدین یوسف ابن ایوب نے اسمعیلیون کی خوب طرح پہ
خبر لی اور ڈہونڈہ ڈہونڈہ کر طعمہ تیغ بیدریغ کیا اب اوس خاندان کا
بیان شروع ہوتا ہے ٭

خاندان ایوبیہ کردیہ

ملک الناصر صلاح الدین یوسف ابن ایوب

صلاح الدین یوسف بن ایوب کردستانی نے ملک مصر پر اپنا
قبضہ کرکے پہلے تو اوس ملک کو دشمنون اور باغیون سے صاف
کیا پہر شام پر چڑہائی کی چنانچہ ملک شام اور بیت المقدس
اوس سوار اونکے اور سب شہر اوس نواح کے فتح کئے مسلمانون پر
بہت بڑا احسان کیا اور اوس نے بہت بہلائی اور سلوک سے پیش آیا
یہہ بادشاہ نیک خلق جمیل المناقب باعلم تہا اوسکا یہہ ارادہ تہا
کہ عیسائی لوگ ان شہرون مین نہ بسنے پاوین اور اونکی بیخ و بنیاد
ملک شام سے اکہیڑ دی جاوے اوسکے وقت مین عمارات نفیسہ
بہت تعمیر ہوئین مورخین کا قول ہے کہ بعد صحابہ کے ملک مصر
کا کوئی بادشاہ ایسا دیندار اور منصف جیسا کہ صلاح الدین تہا کوئی

نہین ہوا ہے اس بادشاہ کی مجلس مین ہزل اور مسخریہ کبھی نہین
ہوا ہر وقت اہل علم اور فضل اوسکی محفل مین رہتے تھے بہاءالدین
قراقوش پر امور سلطنت مین اوسکو بہت اعتماد تھا اور واقع
مین اوسکی انتظام امور مملکت اور سلطنت مین جیسا بندوبست شایستہ
ہونا چاہیے تھا وہ بہاءالدین نے کیا یہی صلاح الدین بادشاہ متنبی
کا ممدوح ہے ۲۳ برس اوسنے بڑی دہوم دہام سے سلطنت
کی ۲۷ تاریخ ماہ صفر ۵۸۹ھ ۱۱۹۳ع کو اوسنے انتقال کیا اوسکا زمانہ آخر
ایام خلافت مستضی باللہ مین تھا اور ناصر الدین اللہ ولد مستضی
کے ایام خلافت کا شروع تھا *

ملک العزیز عثمان بن صلاح الدین

اسکے بعد ملک عزیز عثمان بیٹا صلاح الدین کا بادشاہ مصر کا ہوا
اوسنے اپنے باپ کے طور پر عدل اور احسان رعایا پر کیا اسکو چھ
برس سے زیادہ سلطنت کا کرنا نصیب نہ ہوا ماہ محرم ۵۹۵ھ ۱۱۹۸ع
مین درمیان خلافت الناصر لدین اللہ العباسی کے اوسنے وفات

المعتضد باللہ عباسیے مصر مین وفات پائی +

ملک الاشرف ابو النصر برسبای دقماقی

اشرف ابو النصر نے اچھی سلطنت کی یہہ شخص بڑے بادشاہون کی
شمار مین ہے اُسکو قرآن شریف کے سننے کا بہت شوق تہا ماہ رمضان
اور غیر رمضان اکثر روزہ رکہتا جزیرہ قبرص اُسنے فتح کیا ۱۶
برس چند یوم اُسنے سلطنت کی پہر اپنی موت سے درمیان ۱۴۳۷ء ۸۴۱ھ سنہ ۸۴۱ سنہ ۱۴۳۷ء
کے درمیان خلافت معتضد کے فوت ہوا +

ملک عبد العزیز ابو المحاسن یوسف

ابن الاشرف

اُسکے بعد عبد العزیز ابو المحاسن کے اقبال کا ستارہ طالع ہوا پہر
اُسکے بخت نے مساعدت نہ کی اگرچہ بادشاہ ہوکر تخت مصر پر بیٹھا
مگر تہوڑے ہی دنون کے بعد خود ہی سلطنت سے دست بردار ہونا
پڑا بعد ازان وہ اسکندریہ کو بہیجا گیا اُسی جگہ فوت ہوا اُسنے
۱۰ ماہ ربیع الاول ۸۴۲ھ ۱۴۳۸ء مین تخت چہوڑا درمیان خلافت۔ سنہ ۸۴۲ سنہ ۱۴۳۸ء

معتضد باللہ خلیفہ مصر کے یہہ حال گذرا +

ملک الظاہر ابو سعید علی جقمن
العلائی ابن اینال

ظاہر ابو سعید اُسکے بعد بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ یتیموں اور مسکینوں پر بہت احسان کیا کرتا تھا چودہ برس چھہ مہینے اُسنے سلطنت کی ۳ ماہ صفر سنہ ۸۵۷ھ ۱۴۵۳ع میں اُسنے وفات پائی اُسکا زمانہ آخر ایام خلافت المعتضد اور جمیع ایام خلافت المستکفی بن المتوکل اور اکثر ایام خلافت القائم بامر اللہ ابن المتوکل کو شامل ہے +

ملک المنصور عثمان ابو السعادات
ولد ابو سعید

منصور عثمان نے چالیس یوم بادشاہت کی بعد ازاں تخت سے اتارا گیا اُسکے وقت میں باعث اس سلطنت کی بہت لڑائیاں اور فساد پیدا ہو رہے تھے اسی لئے اُسکو اسکندریہ رہنے کی اجازت ہوئی اُسی جگہہ اُسنے وفات پائی +

سنہ ۱۴۵۳

ملک الاشرف ابو النصر

اینال العلائی الناصری

یہہ بادشاہ اشرف ابو النصر اُسکی بعد تخت مصر کو رونق بخش ہوا اُسکے وقت مین آشوب فتنون کا نہو نے پایا اور اُسکی بدی کسی کے موہہ سے نہ سنی گئی یہہ بادشا کثیر العطا اور قلیل الخطا تہا صرف اتنا ہی قصور اُسمین تہا کہ وہ امی محض تہا لکہنا پڑہنا اُسکو آتا تہا آٹھ برس دو مہینے چہہ دن اُسنے پادشاہت کی بعد از ان داعی اجل کو لبیک کہہ کر ۱۵ جمادی الاولے سنہ ۸۶۵ ع ۱۴۶۱ کو راہی ملک بقا ہوا یہہ واقعہ خلافت مستنجد باللہ بن المتوکل مین گذرا

سنہ ۸۶۵ — سنہ ۱۴۶۱

ملک المؤید احمد ابو الفتح ولد

الاشرف ابو النصر

مؤید احمد اپنے باپ کی جگہ تخت نشین ہوا اس بادشاہ کی تعریف مورخ لوگ بہت کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ یہہ بادشاہ صاحب علم نیک تدبیر اور بڑا اچہا سیاست کنندہ تہا مگر اُسکا مددگار کوئی شخص منصف اور

نیک آدمی اُسکو نہ ملا اور نہ زمانہ نے اوسکی مساعدت کی ۵ ماہ ۴ یوم کے بعد اُسکو جبر اً تخت سے اُتار دیا یہہ حال ۱۰ رمضان ۸۶۵ھ ۱۴۶۱ع میں گذرا ۱۰

سلطنت ۱۴۶۱ع — سنہ ۸۶۵ھ

ملک الظاہر ابو سعید

خوش قدم الناصری المؤیدی

الظاہر ابو سعید نے تخت پر قدم رکہا اُسکو علم قرأت خوب آتا تہا قاریون کا حلقہ اُسکے پاس رہتا تہا امور سلطنت کا اچہا منتظم تہا پر کثیر الطمع تہا سوا اسکے اور سب خصایل اُسکے محمود تہے اُسنے ۶ برس دو مہینے سلطنت کی ۱۰ تاریخ ربیع الاول ۸۷۲ھ ۱۴۶۷ع مین درمیان خلافت المستنجد باللہ مصری کے اُسنے وفات پائی ❊

سلطنت ۱۴۶۷ع — سنہ ۸۷۲ھ

ملک الظاہر ابو سعید بلبائ العلائی

الظاہر ابو سعید العلائی بروز وفات الظاہر کے تخت سلطنت پر متمکن ہوا اُسکو سلطنت سے سوا نام کے اور کچہہ حصہ نہ ملا ۵۰ یوم اُسنے بادشاہت کی پہر اسکندریہ کو جلا وطن کیا گیا اُسی جگہہ اُسنے وفات

پانچ‌ی

ملک الظاہر ابو سعید قمر بغا

الظاہر ابو سعید قمر بغا اُسکے بعد بادشاہ ہوا اُسنے رعایا کے ساتھ بہت نرمی کی اور مقدمات عدالت مین بخوبی انصاف کیا اور اپنی خود رت رکھی اور تخت اور سلطنت کی اچھی طرح پر آرائش کی مگر اراکین سلطنت اسکو بڑی عزت اور توقیر سے دمیاط کی گھاٹی لنگھا کر اسکندریہ مین لائے اور اسجگہہ تا اپنے وفات کے وہ رہا اُسنے صرف دو مہینے بھر مین سلطنت کی نام بادشاہت کا اُسکو ملکیا اور کچھہ نصیب نہ ہوا

ملک الاشرف ابو النصر قایتبای الظاہری

۸۶ الاشرف ابو النصر قایتبائی نے تخت پر بیٹھ کر بڑی عقلمندی اور دیانتداری سے کام کیا رعیت اُسسے نہایت راضی رہی اور اُسنے بھی رعیت سے بڑا سلوک کیا اور سب سے خوش خلقی اور نیکی سے پیش آیا بڑا بادشاہ لایق تعریف مصر مین گذرا ہی اُسکو اگر نسبت کرکے بادشاہان سابق سے دیکھین تو وہ زر خالص ہے اور دوسرے بادشاہ گ

دھان کی مانند ہوے گئے ہین اُسکے زمانہ کو عہد الذہب کہنا چاہیے
اور اُسکو بادشاہان سابق کا امام قرار دین تو بجا ہے اُسنے بہت عمارتین
خانقاہین اور مسجدین مشہور تعمیر کی ہین اُسنے ۲۹ سال چھہ ماہ بادشاہت
کی اور اس عرصہ مین کسیطرحکا ظلم یا تعدی اُس سے ظہور مین
نہین آئی اسیواسطے اتنی مدت تک وہ بادشاہ و ہانکا رہا بعد ازان
اپنی اجل سے اتوار کے روز ماہ ذو القعدہ مین درمیان ۱۴۹۵ع ۹۰۱ھ
کے فوت ہوا اُسکی سلطنت کا زمانہ مدت خلافت المستنجد باللہ
اور اکثر ایام خلافت المتوکل عبد العزیز کو شامل ہے ٭

ملک الناصر محمد ابو السعادات ولد قایتبائی

الناصر محمد بعد وفات اپنے والد کے تخت نشین ہوا پر حوادث اور
فتنون نے اُسکی مدت دراز نہونے دی اُسکا یہہ حال کبھی اُسکو
تخت پر بٹھلاکر بادشاہ بناتا تھا کبھی اوتار دیتا تھا آخر کار وہ
لذائذ دنیاوی مین ایسا مصروف ہوا کہ بالکل خلاف اخلاق کے
کرنے لگا کیونکہ اراذیل لوگون کو شرفا پر ترجیح دیتا تھا اور نالایق

خوشامدی بدمعاشون کی صحبت مین رہتا تھا اسکو اگر سؤالخلف بائس البدال کہین تو بجا ہے باپ کیسا اور بیٹا کیسا ان دونون مین زمین و آسمان کا فرق تھا اسلئے صرف دو برس چھ مہینے اسکو سلطنت کرنی نصیب ہوئی ۱۵ تاریخ ربیع الاول کو درمیان سنہ ۹۰۴ھ ۱۴۹۸ع کے شروع خلافت المستمسک باللہ یعقوب مین مقتول ہوا ٭

۹ھ

سنہ ۱۴۹۸ع

ملک الاشرف قانصوہ مولی قایتبائی

الاشرف قانصوہ ایک شخص رئیس عساکر تھا بعد الناصر کے لوگون نے اسکو بادشاہ بنایا پر اسکا حال پردہ خفا مین رہا نہ اسکے مرنے کی خبر ہوئی نہ زندگی کی ٭

ملک الظاہر ابو سعید قانصوہ

ماموں الناصر کا

بعد اسکے الظاہر ابو سعید قانصوہ بادشاہ ہوا اسنے ایک سال آٹھ مہینے سلطنت کی بعد ازان فوج پھر گئی اسلئے وہ بھاگ کر کہین جا چھپا اسکا زمانہ ایام خلافت مستمسک باللہ سابق کو شامل ہے

ملک الاشرف جنبلاط

اسکے بعد شرف جنبلاط سریر سلطنت مصر پر قابض ہوا مگر صرف ایک ہی سال اسنے بادشاہت کی بعد ازان جلاوطن کیا گیا یہہ حال خلافت المستمسک باللہ مصری مین گذرا ٭

ملک العادل سیف الدین طومان بائی

ملک العادل سیف الدین طومان بائی اسکے بعد بادشاہ ہوا اور اسنے بڑا کر و فر دکھلایا مگر افسوس چار ہی مہینے اسکو بادشاہت نصیب ہوئی پہر قتل کیا گیا یہہ واقعہ خلافت المستمسک باللہ مین گذرا ٭

ملک الاشرف ابو النصر قانصوہ الغوری

اشرف ابو النصر بڑا صاحب مروة اور فتوة تہا یہہ بادشاہ بڑا حملہ آور سخت دل ظالم اور خونریز لوٹ مار کا شائق گذرا ہے اسکے خادمون نے درمیان شہرون کے فساد مچا دیا تہا اور بندگان خدا کو بہت ایذا دیتے تھے ۱۵ برس ۹ مہینے چند روز اسکی سلطنت کو گذرے تھے کہ سلیم اول بادشاہ خاندان عثمانیہ نے اسپر حملہ کیا اور اسکو

سنہ ۹۲۳ھ سنہ ۱۵۱۶ع

سزا سخت دی اُسوقت سے اِن لوگون کی سلطنت کو زوال آیا سنہ ۱۵۱۶ع ۹۲۲ھ

مین وہ قتل کیا گیا یہہ واقعہ بھی المستمسک باللہ کی خلافت مین گذرا

ملک الاشرف طومان بای بن اخی الغوری

اشرف طومان بای اپنے چچا کے قایم مقام ہوا سلیم عثمانی نے

اُسکو بھی اُسکے بزرگون سے ملا دیا اور خود متولی مصر ہوا اور پھر

اس خاندان کا کوئی فرزند نہ چھوڑا یہہ طومان بای کے آخر

بادشاہ اس دولت چرکسیہ کا تھا اُسوقت سے ملک مصر خاندان

عثمانی کی نیابت مین آگیا اب بیان اس خاندان کا کہا جاتا ہے ۞

خاندان عثمانیہ کا بیان

اس خاندان کے بادشاہ اتبک استنبول یا اسلامبول

مین بادشاہ ہین یہہ اس خاندان کی اصل کی بابت عربی اور ترکی مؤرخ

بہت اختلاف کرتے ہین البتہ اس بات پر سب متفق ہین کہ ایک شخص

مسمی سلیمان ارمینیہ کے صحرا مین آکر بسا اور اس جگہ [illegible]

سنہ ۱۲۲۴ء | سنہ ۶۲۱ھ

رئیس ہوگیا بعد وفات چنگیز خان کے درمیان سنہ ۱۲۲۴ء ۶۲۱ھ کے
علاؤالدین سلجوقی شاہ قونیہ اور خوارزم شاہون مین جنگ عظیم واقع
ہوے سلیمان مذکور علاؤالدین کی طرف ہوکر لڑا اور داد
مردانگی کی دیگر دشمنون کو مغلوب کیا اسواسطے اُسکی عزت و
حشمت کی ترقی روز بروز ہوتی جاتی تھی یہانتک کہ سپہ سالار مقرر ہوا

سنہ ۱۲۳۱ء | سنہ ۶۲۸ھ

پھر درمیان سنہ ۱۲۳۱ء ۶۲۸ھ کے اُس نے عرب پر لشکرکشی کی مشیت الٰہی سے
فرات مین ڈوب گیا اُسی کے کنارہ پر مدفون ہوا۔ اُسکے چار بیٹے تھے
سنقور تگین گون طوغدی یہ دونون بیٹے سرکار سلجوقی سے کنارہ کش
ہوگئے ارطغرل اور دوندر یہ دونون علاؤالدین سلجوقی کی

سنہ ۱۲۵۸ء | سنہ ۶۵۵ھ

خدمت مین رہے بعد وفات ارطغرل کے اُسکا بیٹا عثمان جو سنہ ۱۲۵۸ء ۶۵۵ھ مین
پیدا ہوا تھا منظور نظر علاؤالدین کیقباد کا ہوا یہہ بادشاہ ایشیاے کوچک
کا تھا اول ہی اول عثمان امیر لشکر مقرر ہوا طبل اور علم بادشاہ
سے اُسکو ملا بعد ازان خدمت انفصال مقدمات اور معاملات کی
اُسکو سپرد ہوئی انجام کار اتنا مقرب ہوا کہ بجاے بادشاہ کے وہ اسلئے

نماز جمعہ کی جامع مین جاتا اور اختیار جزی اور کل مملکت کا اُسکو سپرد

ہوا عثمان ایسا وفادار ملازم تہا کہ کبہی جادہ اطاعت سے منحرف

نہوا اور فرمانبرداری مین راسخ القدم رہا اور ہمیشہ داد شجاعت

و جوانمردی کی دیتا رہا بہت ملک بضرب شمشیر اُسنے فتح کیے اسواسطے

سنہ ۶۹۸ ہ — اُسکو خطاب عثمان غازی بادشاہ کا دیا سنہ ۱۲۹۹ ع / ۶۹۹ ہ مین علاؤالدین — سنہ ۱۲۹۹ ع

سلجوقی تاتاریون سے شکست کہا کر اروام مین پہنچ کر فوت ہوا

چونکہ وہ لاولد تہا اور سب شہری اور لشکری عثمان غازی پر راضی

تہے اور وہ علاؤالدین کا داماد بہی تہا اسلیے اُسکو تخت پر بٹہلایا

اسطرح پر اس خاندان مین بادشاہت آئی •

عثمان خان غازی

سنہ ۶۹۸ ہ — یہہ بادشاہ اروام مین درمیان سنہ ۱۲۹۹ ع / ۶۹۸ ہ کے تخت سلطنت پر جلوس — سنہ ۱۲۹۹ ع

فرمایا سب سے اول اُسنے قرا حصار فتح کیا اور اُسکو دار الخلافت

بنایا پہر اپنے چچا دوندار کو جو نوے برس کا بوڑہا تہا قتل کیا اور

سنہ ۷۰۷ ہ — درمیان سنہ ۱۳۰۷ ع کے حاکم قرہ حصار سے لڑائی کرکے اُسکو اکثر — سنہ ۱۳۰۷ ع

اقطاع پر قابض ہوگیا عثمان غازی جب اس جنگ مین مصروف تہا تاتاریون
نے موقع پاکر اُسکی ملک پر حملہ کیا اُسکا بیٹا اورخان اُنکی مقابلہ پر آیا
اور اُنکو سخت شکست دی عثمان خان شہر فروصہ فتح نکرسکا پر
اُسکی متصل دو قلعی تعمیر کئے ایک مین اپنے برادر زادہ اختموری کو اور
دوسرے قلعہ مین ایکہ شخص مسمی بلبان کو معہ فوج کثیر متعین کیا تاکہ رسد
فروصہ مین باہر سے نجانی پاوے اسواسطی بعد مدت دراز حاکم
فروصہ تنگ ہوکر بصلاح قیصر روم مسمی انڈرونیکوس کے قلعہ
فروصہ چہوڑکر بہاگ گیا +

۱۳۲۶ع — اورخان نے درمیان ۱۳۲۶ع کی شہر فروصہ فتح کیا اور قلعہ فتح — ۷۲۶ھ
ہوکر جتنی سپاہی لوگ وہان رہتے تھی سبکو جلا وطن کردیا اس
قلعہ کے فتح کی وقت عثمان غازی سخت بیمار تہا اور قریب تہا
کہ داعی اجل کو لبیک کہے کہ خبر فتح ہونے قلعہ فروصہ کے اُسکو
۱۳۲۶ع — پہونچی نہایت خوشنود ہوا اٹہتر برس کی عمر مین درمیان ۱۳۲۶ع — ۷۲۶ھ
کے انتقال کیا +

پادشاہت کی اور اُسکے نام کا سکہ جاری ہوا اُسکی شرافت [illegible]

کہ جب کوئی پادشاہ استنبول کا تخت پہ بیٹھتا ہے اُسکو وہاں پہ [illegible]

ہے - اُسکی عمر اور پادشاہت دراز ہو اور عثمان خان غازی کے

اسلاف آپ پہ نازل ہوں اُسنے بوقت وفات کے ایک کتابچہ [illegible]

کو دی جس میں بندوبست ملکی کی ہدایتیں مندرج ہیں اُنکو اس کتابچہ کو

بہت عمدہ اور نادر سمجھتی ہیں ⁘

مورخون نے لکھا ہے کہ یہ پادشاہ اُتنا کم [illegible]

اپنے پاس ترکہ تھا جو اُسکو ملتا تھا سپاہ پہ خرچ کر دیتا تھا چنانچہ سبب

اُسکے مرنے کے سوا ایک خفتان اور کمربند اور شمشیر

کے کچھ نئے قسم جواہر طلا و نقرا وغیرہ قماش نفیس کے اُسکے پاس

سے برآمد ہوئے ارخان نے اُسکی نعش قراحصار سے لیجا کے

قلعہ فروصہ میں دفن کی اور ایک بڑا بلند گنبد اُسپر بنایا عثمان خان

نے لقب سلطان کا اپنے واسطے اختیار نہ کیا تھا ⁘

ارخان ولد عثمان خان غازی

بعد وفات اپنے والد کے ارخان درمیان ۱۳۲۶ء کے تخت سلطنت پر
جلوس فرما ہوا اور قلعہ بروصہ کو اپنی دار السلطنت مقرر کیا تھوڑی مدت
کے بعد نصارٰی سے لڑا کچھ اور قلعے فتح کئے چنانچہ قلعہ عنکولہ
کندش - ابدس - سمنا دہ وغیرہ بعد وفات اسکے بھائی -
علاؤالدین جو کہ اسکا وزیر تھا سلطان پاشا جس نے قلعہ نکملک فتح کیا تھا
وزیر اسکا ہوا اور تمام قلمرو میں مسجدیں اور مدرسے تعمیر کئے بعد ازاں
قلعہ ازنیک فتح ہوا اور درمیان ۱۳۵۵ء کے بلوزن طبا
فتح ہوا اور شہر کالی پولی جو کہ سرحد قسطنطنیہ پر واقع ہے مفتوح
ہوا پھر درمیان ۱۳۵۹ء کے سلطان پاشا اسکا وزیر گھوڑے پر سے
گر کر مر گیا ارخان کو بہت صدمہ اسکی وفات کا ہوا چنانچہ بعد ایک سال کے
۱۳۶۰ء میں اسی غم کے صدمہ میں پچھتر برس کی عمر میں اس جہان فانی
سے اسنے بھی انتقال کیا ۳۵ برس اسنے بادشاہت کی یہ بادشاہ بڑا سمجھدار
اور سخی اور بہت بردبار عادل علم دوست گذرا ہے ۔

سلطان مراد خان

بعد وفات ارخان کی اُسکا بیٹا سلطان مراد خان سریر سلطنت پہ
سنہ ۷۶۳ھ ۱۳۶۱ء مین بیٹھا اُسنے ارادہ کیا کہ ملک کو بڑھاوے اس نیت پر —
لالا شاہین سپہ سالار کو بسر کردگی فوج جرار ترکان خونخوار کے واسطے
تسخیر اطراف و اقطار کے روانہ کیا شاہین نے تھوڑے سے ہی عرصہ مین
بہت شہر کو بلغان تک فتح کیے شاہ یونان نے ڈر کر صلح کر لی
قیصر روم جان پالالوغ جو اُس وقت مین قسطنطنیہ کا بادشاہ تھا
پوپ سے مدد مانگنے کو گیا پوپ نے اپنا لشکر اُسکو دیا اور اسوا
اسکے اور حکّام نصاریٰ شریک رنج و راحت قیصر روم کے ہوا اسیطرح
فوج کثیر لیکر سلطان مراد سے مقابلہ پر آیا اور بڑی بھاری لڑائی
ہوئی لشکر اسلام کے منتصر ہوئے قیصر روم نے صلح کی اور ناچار
قسطنطنیہ کو لوٹ گیا اس طرح پر لشکر اسلام نے پانچ سال کے عرصہ
مین اکثر بلاد نصاریٰ کے فتح کیے والی قرمان نے اپنے ملک کے بچاؤ
کے واسطے اپنی بیٹی بایزید ولد سلطان مراد کی زوجیت میں

سنہ ۷۶۳ھ
سنہ ۱۳۶۱ء

دیدی بعد ازان تیمور تاشں اُسکا سپہ سالار بارادہ تسخیر بلاد نصارا
کے نکلا شہر مقدونیہ فتح کیا اور سرحد دار ینوط تک جو شہر ہا اُسکو فتح
کیا اور مفسلنؤ بھی بڑی جانفشانی سے مفتوح ہوا ۔

۱۳۸۹ء ۷۹۱ھ
اُسکے انتقال کی بابت مورخ لکھتے ہین کہ درمیان ۱۳۸۹ء ۷۹۱ سنہ کے مسمے
قزال نصرانی حاکم سرب نے اقوام نصاری سے متفق ہوکر کئی لاکھہ آدمی
لیکر سلطان مرادخان پر حملہ کیا تھا سلطان بھی اُسکے مقابلہ پر آیا باوجودیکہ
لشکر اسلام مقابل مین فوج نصاری کے چہارم حصہ کے برابر تھا مگر
بایزید ولد سلطان مراد نے تمام فوج لیکر ایکہی دفعہ عیسائیون پر حملہ کیا
اسلئے بہت آدمی جانب مخالف کے مارے گئے اور قزال زندہ
گرفتار ہوا باقی جو بچے سامان تباہ تتر بتر ہو کر بھاگ گئی اس فتح کے نصیب
ہونے سے سلطان مراد کو ایسی خوشی ہوئی کہ مقتولونکی لاشین خود
دیکھتا ہوا پھرتا تھا کہ یکایک ایک عیسائی جو زخم سخت کھاکر مردون
مین پڑا تھا جنگلاڑی کی مانند اوٹھکر بادشاہ کے پیٹ مین اُسنے
ایسا خنجر مارا کہ اُسکا کام تمام کر دیا اگرچہ فوج سپاہیان شاہی نے اُسکا بھی

قیمہ وہان پر کر دیا اور قوال کو بھی اُسی جگہہ پر لاکر قتل کر ڈالا مگر بیفائدہ
کیونکہ سلطان مراد جان بحق ہوا بایزید اُسکے بیٹے نے اُس کی نعش
فروصہ مین لاکر دفن کی اس بادشاہ کی عمر ترسیٹھ ۶۳ برس کی ہوئی
۲۸ سال اُسنے بادشاہت کی یہہ بادشاہ صاحب عزم صوفی مشرب
صوف پوش درویش سیرت عابد پرہیزگار تھا اُسنے بنیاد دار الخلافہ
فروصہ سے بدلکر شہر آدرنہ ٹھہرایا تھا ٭

سلطان بایزید یلدرم

بعد مقتول ہونے سلطان مراد کے بایزید کے سر پہ تاج شاہی رکھا گیا
اول بار تو اُسنے منازعت خانگی کا فیصلہ کیا اور تخت وتاج کے خواہان
سے اپنی سلطنت کی صفائی کی بعد ازان سلطان لازار بادشاہ
سرب عیسائی پر چڑھائی کی شہر ڈیلان اور سکوپ فتح کیئے جب
والی سرب عاجز آگیا تب اُسنے اطاعت اختیار کی اور اپنی بہن
بایزید کی زوجیت مین دی اور جزیہ دینا منظور کر لیا اُنہین ایام

مین قیصر روم کے گھر مین نزاع خانگی پیدا ہوئی وجہ اسکی یہہ تھی کہ
اندرونیکوس اور اُسکا بیٹا خواہان تخت کے ہوے اور اُنہونے
سازش کرکے یہہ تجویز کی کہ جان پالالوغ قیصر روم کو تخت سے اُتار دین
قیصر روم کو جب یہہ بات کھل گئی اُسنے اپنی بیٹی اور پوتے دونوںکو
محبوس کیا اسواسطے اندرونیکوس اور اُسکے بیٹے نے بایزید
کو لکھا کہ ہماری مدد کر بایزید کے اچھا موقع ہاتھ آیا وہ شہر قسطنطنیہ
پہ جا پہنچا چونکہ فوج قیصر کی دل سے طرفدار اندرونیکوس کی تھی
اسلئے اندرونیکوس غالب آیا اُسنے جان پالالوغ اور اُس کے
ولد مانویل کو گرفتار کرکے قید کیا اور بایزید نے اندرونیکوس
سے باج شاہی مقرر کرکے اُسکو تخت قسطنطنیہ پر بٹھا دیا جان
اور اُسکا بیٹا موقع پاکر قید سے نکل بھاگے اور بایزید کے پاس
جاکر سوا اُس جزیہ کے جو اندرونیکوس نے بایزید کو دینا منظور
کیا تھا یہہ اقرار زاید کیا کہ ہم بارہ ہزار فوج بادشاہ بایزید کی خدمت
مین اپنی طرف سے متعین کرین گے اسواسطے بایزید نے

اندرونیکوس اور اُسکے بیٹے کو پکڑکر درمیان ایک جزیرہ کے
جو دریاے سفید مین ہے محبوس کر دیا اور حنا ن کو پھر تخت بخشدیا
اسی اثناء مین والی سرب نے حسب خواہش بایزید کے اجازت
بنانے مساجد اور مدارس کی اور سکونت اہل اسلام کی اپنے ملک مین
دیدی تھی پہ بایزید روپیہ بیت المال کا سواء مصارف فوج کے
دوسرے کام مین خرچ کرنا مناسب نہ جانتا تھا اُسکی یہہ خواہش ہوئی
کہ اسشہر کے باشندے جو نصاری ہین چندہ کرکے روپیہ واسطے
بنانے مسجدون کے دین جب اُن لوگون کو یہہ بات معلوم ہوئی
وہ مستعد جنگ کرنے پہ ہوگئے بایزید نے غصہ مین اکرحان کو
لکھا کہ شہر اسشہر کی فصیل اور برج مسمار کرادو قیصر نے خوف کے مارے
وہ شہر ہی بایزید کے سپرد کردیا بایزید لی لاکھ دینار اُس شہر سے
وصول کرکے ملک سرب مین بڑی بڑی مسجدین تعمیر کین اور
ایک جامع مسجد بہت بڑی بنائی والی ایڈن نے جو کہ متصل شہر
اسشہر کے تہا بایزید سے ڈرکر اپنی دار الخلافت ہی حوالہ بایزید کے

کردی اور سکہ اور خطبہ بایزید کے نام کا اپنی قلمرو مین جاری کردیا
اور آپ شہر ناکیہ مین رہنے لگا - ان سب کامون سے بایزید
فارغ ہوکر پھر متوجہ تسخیر ممالک نصاری کا ہوا اور بسبب وعدہ قیصر روم
سے بارہ ہزار سپاہ لیکر جزیرہ رودس اور کئی اور جزیرے
فتح کئے اس عرصہ مین جان قیصر روم نے شہر قسطنطنیہ کی فصیل سامان
جنگ سے آراستہ کی اور اُسکو بہت مستحکم بنایا بایزید کو جب یہ خبر
پہنچی اُسنے جان کو لکھا کہ قلعہ شہر جو اب بنا تعمیر کیا ہے اُسکو بہت جلد
منہدم کردے ورنہ تیرا بیٹا جو میرے ہمراہ ہے اُسکی آنکھین
نکال ڈالونگا جان نے مجبور ہوکر وہ قلعہ نو تعمیر گرا دیا اُسنے غم
اور غصہ مین قیصر روم مبتلا ہوکر مرگیا مانوئیل نے جب سنا کہ اُسکا
باپ مرگیا وہ بے اجازت بایزید کے قسطنطنیہ کو بھاگ گیا اسلئے
بایزید نے پھر تسخیر قسطنطنیہ کا ارادہ کیا مگر بسبب نزاع خانگی کے
بپا نہ سکا مگر اکثر قلاع اور بقاع اُسکی گردنواح کے فتح کئے وہان
کے نصاری نے خوف کھاکر سمرقند مین جاکر امیر تیمور سے امداد کی

سنہ ۱۳۹۳ء شہر خواہان ہوئی بایزید نے درمیان سنہ ۱۳۹۳ء کے بہر ارادہ قسطنطنیہ
بہی فتح کا کیا قیصر روم نے بہی پوپ اور قرب وجوار کے حکام نصاری
سے مدد مانگی چنانچہ اسّی ہزار فوج اوسکی مدد کو حاضر ہوئی شہر نیکوبولی
پہ ایک بہاری لڑائی ہوئی دس ہزار نصرانی زندہ اسیر ہوئے اونکا
سر روبرو بایزید کے کاٹا گیا پہر قیصر روم نے امیر تیمور کو مدد کے
واسطے لکہا امیر مذکور متوجہ نہوا اسلئے قیصر نے ناچار ہوکر
بایزید سے صلح کر لی بادشاہ جنگ سے مراجعت کرکے شہر فروصہ
پہ آیا امیر تیمور گورگان کا ایک ایلچی بایزید کے پاس آیا اور نامہ دیا
اوسمین لکہا تہا احمد جلیار والی عراق جو میرے پاس سے بہاگ کر تمہارے
پاس چلا آیا ہے میرے حوالہ کردو اور تمکو چاہیئے کہ قوم نصاریٰ سے
جو تمہاری جان اور دین کے دشمن ہو رہے ہین بہت ہوشیار ر
ہو فقط بایزید نے یہہ بات سن لی تہی کہ قیصر روم نے امیر تیمور
سے مدد مانگی تہی اس لئے وہ نامہ پڑہ کر بہت خفا ہوا اور وکیل
کو ذلیل کرکے نکالدیا امیر تیمور یہہ حال سنکر بہت ہی آگ بگولا

ہوا اور بایزید پر چڑھ آیا شہر سیواس پر بڑی بہاری لڑائی
ہوئی ایک بیٹا بایزید کا اور کئی نامی سردار مارے گئے فتح امیر تیمور
کی ہوئی یہہ سانحہ بایزید سنکر بڑا متوحش ہوا قسطنطینہ کا محاصرہ
چہوڑکر خود مقابلہ پر گیا قصبہ انگورہ پر ۱۹ تاریخ ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۴۰۲ع ۸۰۴ھ
مین میدان جنگ آراستہ ہوا صبح سے شام تک لڑائی رہی بایزید
نے شکست پائی گہوڑے پر چڑھ کر بہاگا گہوڑے نے ٹہوکر کہائی بایزید
نیچے گرا ایک شخص نے اسکو پکڑ کر امیر تیمور کی خدمت مین حاضر کیا
اسکے ساتہہ ایک اوسکا بیٹا مسمے موسی بہی دشمنون کے ہاتہہ
آگیا وہ بہی حاضر کیا گیا دوسرا بیٹا مصطفے گم ہوگیا شاید مارا گیا ہو تین
بیٹے بحال تباہ اپنے ملک کو بہاگ گئے جب بایزید امیر تیمور کے روبرو حاضر
ہوا امیر نے اسکی تعظیم کی اور اپنے برابر بہٹلایا اور حسن بیگ براس کو حکم
ہوا کہ بایزید کو بآرام تمام نظر بند رکہے اب مورخون کا اختلاف
ہے بعضے لکہتے ہین کہ امیر تیمور نے بایزید کو لوہے کے پنجرے مین
قید کردیا تہا اسو اسطے اوسنے اپنے تئین آپ ہلاک کردیا بعضے

سنہ ۱۴۰۲ع

سنہ ۸۰۴ھ

کہتے ہین کہ چونکہ وہ بڑا غیور تہا اوسکو گرفتار ہونے کا نہایت رنج و
الم پیدا ہوا اس لئے اوسکو بخار عارض ہوا ہرچند دوا کرتے تہے
اچہا ہوتا تہا اس لئے ۱۴ تاریخ ماہ شعبان سنہ ۸۰۵ھ مین انتقال کیا — سنہ ۱۴۰۳ع
امیر تیمور نے اوسکی نعش اوسکے بیٹے کو حوالہ کی جو کہ باپ
کے ساتہہ نظر بند تہا اوسنے فروصہ مین لیجا کر اوسکو دفن کیا

سُلیمان اوّل

جب کہ بایزید امیر تیمور کی قید مین پہنس گیا تو اوسکے تین بیٹے بہاگ
اپنے ملک مین آئے اونکے نام یہہ ہین سلیمان محمد عیسے
اونمین سے سلیمان اول بادشاہ ہوا اور سنہ ۸۰۵ھ مین تخت شاہی پر — سنہ ۱۴۰۳ع
بیٹہا اور اپنے بہائیون کے جدال وقتال مین مصروف ہوا گیارہ برس
تک آل عثمان مین قتل وغارت کا دروازہ کہلا رہا آخر کار یہہ ہوا
کہ سلیمان اول ایک رئیس کی سپاہ کے ہاتہہ سے جسکی ڈاڑہی اوسنے
منڈوا ڈالی تہی گرفتار ہو کر مارا گیا موسی جو نعش اپنے باپ بایزید

کی امیر تیمود کے لشکر سے لیکر آیا تھا اوس نے اپنے بھائی کا انتقام لینے کا
ارادہ کیا چنانچہ بہت آدمی اوس قوم کے زندہ گرفتار کر کے آگ میں
جلوا دئے اور آپ خود مختار و مالک تخت و تاج کا ہوگیا

محمد خان

سنہ ۱۴۱۳ع — سنہ ۸۱۶ ہجری

محمد خان نے اپنے بھائی موسی کو درمیان سنہ ۸۱۶ ہجری (سنہ ۱۴۱۳ع) کی قتل کیا
اور آپ تخت سلطنت پہ بیٹھا اور ضبط و ربط مہمات ملکی اور مالی
کی طرف متوجہ ہوا اور سلاطین فرنگ اور یونان سے دوستانہ راہ و
رسم نامہ و پیغام کی جاری کی حاکم قرمان جو بایزید کا دشمن تھا
فرصت پاکر قرصلیہ پر چڑھ آیا اور بایزید کی قبر کہود واکر اوسکی ہڈیان
آگ میں جلائین محمد خان نے اس فساد کے دفع کرنے کیطرف عنان
توجہ کی معطوف کی مصطفی بیک حاکم قرمان کا بیٹا گرفتار ہو کر
محمد خان کے سامنے آیا ایک کپڑا جبہ کے نیچے محاذی سینہ کے
چھپا کر لایا اور کلمات معذرت زبان پر لا کر محمد خان کے روبرو

سینہ پر ہاتہہ رکہہ کر خدا تعالے کی قسم کہائی کہ جب تک یہہ
روح میرے تن مین ہے سلطان سے خیانت نکرونگا
محمد خان نے بہی قسم شرعی کہائی اور اوسکی تقصیر معاف کی اور
رخصت کیا جب مصطفے بیگ باہر نکلا کبوتر کو جبہ سے باہر نکالکر
ذبح کردیا اور گلہ بکریون کا جو بادشاہی تہا لوٹ لیا بادشاہ کو خبر
پہنچی سوار دوڑا کر پہر گرفتار کیا جب بادشاہ کے روبرو حاضر ہوا
سلطان نے فرمایا کہ تجہ کمبخت عہد شکن کو اگر سزا دون تو میری
شرافت اور نجابت کے لایق نہین مینے تجہکو امان دی ہے اگر
تو قسم سے پہر گیا تو میری شان کے لایق نہین ہے کہ مین بہی پہر جاؤن
جاؤ مینے تیری جان بخشی کی ایسی حکمت عملی سے فساد کا ناہرہ
فرد ہوگیا۔

اسی اثنا مین ایک اور شخص مدعی سلطنت ہوکر مقابلہ پہ آیا اور
ظاہر کیا کہ مین مصطفے خان ابن بایزید ہون جو امیر تیمور کی لڑائی مین
گم ہوگیا تہا سلطان محمد خان نے اوس سے مقابلہ کیا اور شکست دی وہ

بہاگ کر کسی عامل قیصر روم کے پاس گیا اور اوسنے پناہ لی عامل قیصر
روم نے اوسکو نہ دیا اور لکہا کہ بدون حکم قیصر کے نہ دونگا
ماذون بل قیصر روم نے سلطان کی نامہ کا جواب یہہ لکہا کہ جو شخص
بارگاہ سلاطین میں پناہ خواہ ہوکر آتا ہے اوسکو دشمن کے حوالہ نہیں
کیا کرتے البتہ میں اس شخص کو تا بزیست قید رکہونگا رہائی نہ دونگا
سلطان نے قبول کیا اور اُسکے واسطے کچہہ تنخواہ مقرر کردی اِس
بادشاہ کے وقت بہت لڑائیان اور فساد ہوئے ہین جو بخوف طوالت
چہوڑے جاتے ہین

دار السلطنت اِسکے وقت مین شہر آدرنۃ تہا یہی بادشاہ
خاندان عثمانیہ سے موجد جہازات جنگی اور دریائی لشکر کا ہوا ہے
اور توپ خانہ بہی اسی نے اِس خاندان کے بادشاہون کے واسطے
[illegible] مہیا کیا سنہ [illegible] ہجری مین اوسنے مرض اسہال سے انتقال کیا۔ [illegible]
اِس بادشاہ کی یادگار بہت سی مسجدین ہین وہ عادل مزاج کریم
الصفت صادق الوقت بے کینہ بادشاہ تہا صوفی سے اوسکو [illegible]

محبت تہی اُسنے شریف مکہ کے واسطے پہلے ہی بہت روپیہ سالانہ
محتاج اور مساکین کے خرچ کے واسطے اپنے خزانہ سے مقرر کیا تہا

مُرَاد خَان ثانی

سنہ ۱۴۲۱ء | ۸۲۴ | بعد وفات محمد خان کے مراد ثانی درمیان سنہ ۱۴۲۱ء (۸۲۴ ہجری) کے تخت
سلطنت پر بیٹھا اوسکی ولادت درمیان سنہ ۱۴۰۳ء (۸۰۶) کے ہوئی تہی قیصر روم
نے جو ہمیشہ سے دشمن دلی اِس خاندان کا تہا موقع پاکر مراد خان کو
نامہ اس مضمون کا لکہا کہ سلطان کو چاہیئے اپنا بیٹا میرے پاس
بطور اوُل کے بہجوادے ورنہ بین مصطفی ولد بایزید کو جو میرے پاس
مقید ہے اور مدعی سلطنت کا ہے رہا کر دونگا سلطان نے
منظور نہ کیا قیصر روس نے ویسا ہی کیا اُسنے مصطفی کو قید سے رہا کر دیا اور دو
جہاز جنگی ہمراہ فوج جرار کے مراد ثانی سے مقابلہ کرنے کو بہیجدیا مصطفی
نے آتے ہی سست ہرکالی پولی فتح کیا لشکر سلطان بسرکردگی بایزید پاشا
تیس ہزار سپاہی لیکر اوسکے مقابل ہوا مصطفی نے فوج کو شکست

دی اور بایزید بادشاہ کو مار ڈالا اُسوقت مراد ثانی خود فوج لیکر مقابلہ
پر آیا اکثر لوگ مصطفیٰ کے لشکر کے سلطان سے آملے وہ شکست کہا کر
بہاگا اس غصہ کے سبب سلطان ایک لاکہہ آدمی کی فوج جمع کر کے
قسطنطینیہ پر چڑہائی کی اور مال لوٹ کا فوج کو معاف کر دیا قیصر روم
سخت عاجز ہوگیا آخر کار جزیہ دینا منظور کیا اور صلح کر لی سلطان مراد
واپس چلا آیا۔ بعد ازان مراد ثانی نے پہر جہاد پر کمر باندہی اور بہت
سے شہر بحر اسود کے کنارہ کے فتح کئے پہر بلغاد پر چڑہائی کی بڑی اور
سخت لڑائی ہوئی مگر فتح نہ کر سکا اور بہت نقصان فوج کا ہوا غرضکہ
دس برس تک کا صلحنامہ لکہا گیا یہان سے واپس آکر مراد ثانی نے
اپنے بیٹے کو بجاے اپنے بادشاہ بنایا اور خود عزلت نشین ہوگیا
والی بلغاد نے یہہ خبر سُنکر عہد شکنی کے دو سو چالیس جہاز جنگی مراد
ثانی کے سمندر مین توپون کی مار سے برباد کر دیئے اور لڑائی پہر از سر
نو برپا کر دی اُسوقت مراد ثانی پہر چالیس ہزار سپاہی لیکر دشمن کے
مقابلہ پر گیا شاہ بلغاد نے سلطان کے لشکر کو شکست دی اور لڑتا

پہنچا سلطان مراد کے خیمہ تک پہونچا مراد ثانی گہبرا کر گہوڑی پر سوار ہو گیا اور ارادہ تہا
کہ بہاگ جاوے سرداروں نے بادشاہ کے گہوڑے کی باگ پکڑ لی جسوقت شاہ
بلغادہ دبرو ہوا مراد ثانی نے ایسا تیر مارا کہ اوسکے پیٹہہ سے باہر نکل گیا گہوڑے سے
نیچے گرا فوج چیون نے اوسکا سر کاٹ ڈالا یہہ حال اوسکا لشکر دیکہہ کر بہاگ نکلا
سنہ ۱۴۵۱ع | مراد ثانی فتحیاب ہو کر اپنی دار السلطنت کو مراجعت کر آیا درمیان سنہ ۱۴۵۱ع ۸۵۵ھ | سنہ ۸۵۵ھ
اپنی ملک بقا ہوا ❊

سلطان محمد خان ثانی

سنہ ۱۴۵۱ع | بعد وفات اپنی والد کے محمد خان ثانی تخت نشین ہوا اوسکی پیدائش سنہ ۱۴۲۹ع ۸۳۲ھ | سنہ ۸۳۲
میں ہوئی تہی قیصر قسطنطنیہ نے حسب عادت قدیم اس بادشاہ سے بہی چہیڑ
نکالی ایک نامہ اس مضمون کا لکہا کہ تمہارا بہائی ارخان جو میرے پاس محفوظ ہے اسکا
خرچ جلد تر روانہ کرو ورنہ میں اوسکو رہا کر دونگا یہہ نامہ سلطان پڑہکر نہایت
غضبناک ہوا اور مصمم ارادہ کر لیا کہ اب قسطنطنیہ کو فتح ضرور ہی کرونگا چنانچہ
اسی واسطے شہر ادرنہ میں جو دار السلطنت تہا نہایت بہاری لشکر اور آلات

حرب جمع کئے اوسطرف قیصر روم نے بھی جسکا نام ایم براطوس تھا سامان جنگ کا
مہیا کیا اور پوپ اور نصاریٰ سے مدد طلب کی غرضکہ ۸۵۲ھ مطابق ۱۴۵۶ء مین قسطنطنیہ
کے متصل پہونچکر جانبین کے توپ چلنے لگی پچاس دن لڑائی رہی بیسوین تاریخ
ماہ جمادی الاول ۸۵۲ھ مطابق ۱۴۵۷ء لشکر اسلام نے یورش کی اوس روز جشن عظیم برپا تہا
جملہ ساکنین نصاریٰ مرنے پر کمر باندہ کر اپنے رشتہ دارون سے وداع ہوکر
مسلمانون سے خوب دل کہولکر لڑے قیصر بہی بڑی گرجا[1] مین جاکر بہت رویا
اور شہر برج مقفل کر کے اونکی کنجیان دریا مین ڈالدین لشکر اسلام کمال بہادری سے
اون رخنون کی راہ سے جو توپون سے درمیان فصیل کے پڑگئے تہے شہر مین داخل
ہوگئے اور قتل عام ہونے لگا قیصر ایم براطوس اپنا لباس بدل کر اپنا
تلوار ہاتہہ مین لیکر بڑی بہادری سے لڑا سلطان کے کسی لشکری نے اوسکو
قتل کر ڈالا پہر بموجب حکم سلطان کے قیصر کا سر کاٹ کر نیزہ پر رکہہ کر تمام شہر
مین تشہیر کیا اور جو کوئی خاندان قیصر سے پایا اسکو بیدریغ قتل کر ڈالا تین روز
تک تمام شہر مین قتل اور غارت کا بازار گرم رہا جو تہے روز رعایا کو امن ملا اور

---

[1] اب اس گرجا کا مسجد جامع بنا ہوا ہے

(حاشیہ: ۸۵۲ھ — ۱۴۵۶ء ؛ ۸۵۲ھ — ۱۴۵۷ء)

اور حکم ہوا کہ قلعہ کی مرمت از سر نو کیجاوے اور جو بڑے بڑے گرجا ہین اونکی
مسجدین بنائے جاوین چھوٹے گرجا نصاریٰ کو دئی جاوین چنانچہ ایساہی
ہوا یہہ شہر قسطنطنیہ جسوقت سے کہ اسکے بانی قسطنطین نے آباد کیا ہے اس واقعہ
تک ۲۹ مرتبہ محصور اور سات دفعہ مفتوح ہوچکا تہا۔
پہر سلطان محمد خان نے قسطنطنیہ مین جامع مسجد تعمیر کی اسکو مسجد ایوب کہتے ہین
جبکہ یہہ مسجد طیار ہوگئی تو سلطان اسمین نماز پڑہنے گیا شیخ الاسلام قاضی القضات
شیخ شمس الدین نے بادشاہ کے کمر مین تلوار باندہی اوسی دن سے
یہہ رسم جاری ہوگئی کہ جو بادشاہ تخت پر بیٹھتا ہے اوسی مسجد مین جمعہ کے دن نماز کو

وجہ تسمیہ اسکی یہہ ہے کہ معاویہ والی شام نے اپنے بیٹے یزید کو درمیان سنہ ۴۸ و ۶۹ ہجری کے ہمراہ ابو ایوب
انصاری کے واسطے محاربہ قیصر روم کے بہیجا تہا اتفاق سے یزید اور قیصی بن
مسلم ہوئی ابو ایوب انصاری نے اوسی جگہہ انتقال کیا یزید اور اوسکو قسطنطنیہ مین دفن کیا قیصر روم
نے ایک روز اپنی مجلس مین ذکر کیا کہ یزید سخت نادان ہے یہہ نہین جانتا کہ عیسائی لوگ ایوب کی قبر
کہود کر اوسکی لاش پہانسی لٹکا کر پہینک دینگے یہہ تذکرہ یزید سنکر بولا کہ قیصر روم سخت احمق ہے اسکو یہہ نہین
معلوم کہ ملک شام مین عیسائیون کے بزرگون کے بہت قبرین ہین اگر ایوب کی قبر استنبول مین کہودی
گئی تو مین جسقدر قبرین نصاریٰ کی ملک شام سے اوکہڑ پہینک دونگا یہہ بات قیصر روم سنکر
پہر اوس ارادہ سے باز آیا اوسی جگہہ پر محمد خان ثانی نے یہہ جامع مسجد تعمیر کی اور اسکا نام مسجد
ایوب رکہا گیا یہہ وجہ اس نام رکہنے کی ہے

جاتا ہے اور جو شیخ الاسلام اوسوقت کا ہوتا ہے وہ بادشاہ کو کمر مین تلوار باندہتا ہے

سنہ ۱۴۸۱ع ۸۸۶ھ — چنانچہ اتبک یہہ رسم آل عثمان مین جاری ہے سنہ ۱۴۸۱ع مین درمیان ماہ

جمادی الاولی کے شہر اذن کمید مین سلطان مذکور بیمار ہو کر فوت

ہوا اس بادشاہ کی عمر ۵۳ برس کی ہوئی ۱۲ ملک دشمن فتح کئے اور دوسو

سے زیادہ قلعے اور شہر اوسنے مفتوح کئے تہے یہہ بادشاہ قوی اندام

دراز قد تیر اندازی مین بے نظیر گذرا ہے آپ بہی با علم تہا اور علما کی بڑی

قدر کرتا تہا اوسکے بعد دو بیٹے اوسکے رہے ایک بایزید دوسرا جمشید

بایزید ثانی

بعد وفات محمد خان کے محمد پاشلو کا یہہ ارادہ ہوا کہ جمشید کو جو چہوٹا بیٹا محمد خان

کا تہا تخت پر بٹہاوے پر سپاہ ینیگ چری نے وزیر کو قتل کر ڈالا اور اسحاق پاشا

ینیگ چری لفظ ترکی ہے ینیگ بمعنی نو چنانچہ نو مسلم کو ینیگ مسلمان کہتے ہین اور چری بمعنی سپاہ

ہے ایک شخص نے لکہا ہے کہ اس سپاہ مین جوان آدمی ۱۵ سالہ سے ۴۰ سالہ تک بہرتی ہوا کرتا

تہا اسواسطے اس سپاہ خاصہ کو نیگ چری کہتے تہے — اور نظام سے وہ سپاہ مراد ہے جو

قواعد جنگ کے خوب جانتے ہون چنانچہ اب قیصر روم کے پاس نظام کی سپاہ ہے ۱۰

کو وزیر بنا لیا بایزید اُسوقت اماسیا مین تہا اُسکو جب سلطان کی
وفات کی خبر پہونچی فوراً یلغار کرکے چار ہزار سوار کے ہمراہ استنبول مین
داخل ہوا اور تخت پر آکر بیٹھ گیا جمشید اوسکا بہائی جو درمیان
سنہ ۱۴۸۱ء کے پیدا ہوا تھا اور اُسوقت ۲۲ برس کا تھا فرصہ کی طرف
بہاگ گیا وہان جاکر اُسنے جھنڈا فساد کا قایم کیا بایزید نے اُسکی تنبیہ اور
تادیب کے واسطے فوج روانہ کی پر کچھہ نہوا فوج شاہی کو شکست ہوئی
اُسوقت بایزید خود گیا اور جمشید کی فوج کو شکست دی مگر ہاتھہ نہ آیا
وہ بہاگ کر قوم ترکمان کی طرف چلا گیا ترکمانون نے اُسکا سب اسباب
بلکہ کپڑے بہی لوٹ لئے جمشید بحال تباہ مصر مین پہنچا قائد بیگ
شاہ قوم چرکس نے اُسکی عزت کی اور اپنے پاس اُسکو رکھا ترکمان
لوگ مارے لالچ کے اسباب اور لباس جمشید کا لیکر بایزید کے پاس
بامید انعام حاضر ہوئے اُنکو حکم ہوا کہ استنبول مین حاضر ہون اُس جگہہ
تمکو انعام دیا جائیگا جب وہ لوگ استنبول مین حاضر ہوئے سبکو قتل
کر ڈالا اور فرمایا کہ جو شخص اپنے آقا سے ایسا سلوک کرے اُسکو یہی انعام

سنہ ۱۴۸۱ء

ملنا چاہتے تھے جمشید چاہتے تھے مصر مین رہکر واسطے حج کے مکہ معظمہ کے
گیا وہان سے آکر پھر سامان جنگ کا مہیا کیا بایزید نے اسکو بہت سمجھایا
کہ اس بے فائدہ بغاوت سے تجھکو کیا حاصل ہوگا بہتر ہے کہ باز آوے
مگر وہ نہ مانا غرضکہ پھر لڑائی ہوئی آخرکار شکست کہا کے جزیرہ رہوڈس
مین چلا گیا وہان کے حاکم کو بایزید نے لکھا کہ جمشید کو گرفتار کرکے میرے
پاس روانہ کرے اور اس جزیرہ کا باج شاہی ہر سال ادا کیا کرے
اسنے نہ مانا پر بایزید کا خوف اسکو بڑا تہا اسلئے جمشید کو وہان سے
نکالدیا وہ تب اس علاقہ اٹلی مین آیا پھرا اور کسی شہر مین گیا غرضکہ بہت مدت
اسکو سیاحت مین گذری شاہ فرانس کے علاقہ مین جب پہونچا اسنے اسکو قید کر لیا
جبکہ شاہ فرانس سو پیس ایم پراطور مین مر گیا اسوقت شاہ فرانس نے
جمشید کو پوپ کے پاس بھیجا جمشید نے پوپ کو سب حال تباہ اپنا دکھلایا
پوپ کو رحم آیا اسکو بعزت تمام اپنے پاس رکھا جب وہ پوپ مر گیا
اور اسکی جگہ الیگزینڈر پوپ ششم اسکا جانشین ہوا اسکے پاس
بایزید نے بہت سا روپیہ روانہ کیا اور کہا کہ جمشید کو قتل کر ڈالے مگر وہ

قاصد جو روپیہ اور خط لیکر گیا تھا جب شہر افکوشا ملا قوانیلے میں پہونچا
وہان کے حاکم جولیانو نے جو کہ پوپ کا دشمن تھا ایلچی کو پکڑ لیا اور
جو روپیہ اُسکی ہمراہ تہا سب لوٹ لیا بہر حال پوپ نے بایزید کو لکہا کہ تم
پہر اُسے بند روپیہ دینا منظور کیا اُسوقت پوپ نے جمشید کو زہر کہلا کر
مار ڈالا

سلطان بایزید نے اپنے وقت میں بہت لڑائیان کی ہین اور
بہت شہر فتح کئے ہین - ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ملک انہوط کو [illegible]
جنگ کے جاتا تھا اُس راہ میں ایک فقیر بادشاہ کے برابر بار [illegible]
چاہتا تہا کہ خنجر مارے سپاہ نے ہجوم کرکے اُس فقیر کے ٹکڑے کر ڈالے
اُس دن سے یہہ رسم مقرر ہوئی کہ کوئی شخص ہتہیار لیکر بادشاہ کے قریب
نہ جانے پاوے ۔

سنہ ۹۰۲ھ | پلاڈولونیا پر درمیان سنہ ۱۴۹۶ء کے بڑی بہاری لڑائی ہوئی | سنہ ۱۴۹۶ء
دس ہزار عیسائی مقید ہوئے اور وہ ملک لوٹا گیا بعد اُسکے [illegible]
سنہ ۹۱۴ھ | سنہ ۱۵۰۹ء کے قسطنطنیہ میں ایک ایسا سخت زلزلہ آیا کہ ایکہزار [illegible] | سنہ ۱۵۰۹ء

اور ایکسو نو[۱۰۹] مسجدین اور ایک حصہ محل قیصر کا گر پڑا یہہ زلزلہ ۴۵ دن تک

ہر روز آتا رہا تھا بعد جانے اس زلزلہ کے سلطان نے پندرہ ہزار معمار

اور مزدور مقرر کرکے سب گہر اور مسجدین منہدمہ کی مرمت کروادی

سنہ ۱۵۱۲ع — سنہ ۱۵۱۲ع (۹۱۸ھ) مین یہہ بادشاہ مرض نقرس مین مبتلا ہوکر جان بحق ہوا اُسکی عمر — سنہ ۹۱۸ھ

۶۷ سال کی ہوئی ۳۲ برس اُسنے بادشاہت کی یہہ قیصر جسیم قوی

ہیکل سیاہ گیسو لطیف و ظریف ادیب و لبیب عابد و پرہیزگار بڑا تیرانداز

اور ناظم و ناثر گذرا ہے اُسکے اشعار بہت مشہور ہین ہر سال زر خطیر

مکہ معظمہ کو روانہ کرتا تھا ؛

سلطان سلیم خان اوّل

بعد انتقال بایزید کے اُسکا بیٹا سلیم خان بادشاہ ہوا اُسکی ولادت

سنہ ۱۴۶۷ع — درمیان سنہ ۱۴۶۷ع (۸۷۲ھ) کے ہوئی تھی اس بادشاہ کی وقت مین اُسکی بہائیون اور رشتہ دارون — سنہ ۸۷۲ھ

نے بڑی بغاوت اور شورش کی تھی چنانچہ اُسکے بہتیجے علاء الدین

نے شہر قرہ حصہ مین بغاوت کی سلیم نے اپنے بیٹے سلیمان کو اپنا ولیعہد

مقرر کرکے ستر ہزار سپاہ کے ہمراہ اُسکی تنبیہ کے واسطے روانہ کیا اور
ایکسو تیس جہاز جنگی سمندر کی راہ اُسکی مدد کو بہیجا احمد جو باپ علاؤالدین
کا تھا وہ شہر اماسیا مین باغی ہوگیا مصطفی جو دوسرا بہائی سلیم کا تھا
وہ بھی شریک بغاوت ہوکر احمد کا وزیر بن بیٹھا جب سلیم نے دیکھا کہ
انتظام بگڑا چلا اُسنے حکمت عملی سے مصطفی کو تسلی دیکر اپنے پاس بلا لیا
اور فوراً پہانسی دیکر مار دیا بعد ازان بہت سے امراء اور وزراء اور تمام
بہائیون اور اُنکی اولاد کو نہایت بے رحمی اور قساوت قلبی سے طرح طرح
کے ظلم اور عذاب سے قتل کیا تب سلطنت اُسکی رہی جسوقت سلیم اول
تخت سلطنت پر بیٹھا تو تمام اطراف کی بادشاہون نے تہنیت نامے شاہ سلیم کو
لکہے مگر شاہ اسمعیل صفوی شاہ ایران نے نامہ نہ لکہا وجہ اُسکی یہہ تھی
کہ شاہ سلیم نہایت متعصب سُنّی حنفی المذہب تھا فرقۂ شیعہ سے عداوت
قلبی رکھتا تھا جب کبھی سنتا کہ فلانا شخص شیعہ ہے فوراً اُسکو قتل کر دیتا
تھا اور چالیس ہزار سے زیادہ آدمی شیعہ مذہب کے اُسکے پاس قید تھے
اُنکو طرح طرح کا عذاب کرتا رہتا تھا چنانچہ اسی واسطے شاہ اسمعیل صفوی

شاہ سلیم پر خروج کیا اور برادرزادہ شاہ سلیم کا بھی شاہ اسمعیل کے ہمراہ
ہوگیا اور کئی دفعہ باہم نوک جھوک مراسلون مین بھی رہی چنانچہ ایکروز شاہ
سلیم نے اسمعیل صفوی کے واسطے ایک عصا اور ایک مسواک
اور ایک چادر بطور ہدیہ بھیجی اسمعیل نے اُسکی عوض ایک حقہ طلائی
بھرا ہوا افیون سے اُسکے پاس بطور تحفہ روانہ کیا شاہ سلیم یہہ دیکھکر
نہایت غضبناک ہوا ایلچی کو گردن مارا اور ایک لاکھ چالیس ہزار سپاہی معہ
ساٹھ ہزار شتر محمولہ اسباب و آلات جنگ کے ایران پر چڑھائی کی اسمعیل
صفوی تاب مقابلہ کی نہ لاکر بھاگ گیا مگر بھاگتے وقت کئی منزل تک جنگل
مین آگ لگوا دی تاکہ دشمنون کے گھوڑونکو گھاس اور رسد نہ ملی چنانچہ
لشکر سلیم کو بہت تکلیف ہوئی پر ایسا پختہ اپنے ارادہ پر تھا کہ کسی سپہ سالار
یا امیر کا عذر نہ سنتا تھا جو کوئی شکایت نہ ملتی رسد کی کرتا اُسیکو مروا
ڈالتا تھا چنانچہ حمدان پاشا نے شکایت کی کہ اس جنگل مین گھاس تک
نہین ملتا اور رسد دستیاب نہین ہوتی اور سپاہ کثیر کا نقصان ہوچکا ہے
سلطان نے خفا ہوکر اُسکو فوراً قتل کروا دیا بعد ازان شاہ اسمعیل

صفوی کے پاس زنانہ لباس بھیجا اور لکھا کہ اُسکو پہن کر بیٹھ رہ اسمعیل
مین طاقت مقابلہ سلیم کی نہ تھی ناچار غرہ ماہ رجب سنہ ۹۲۰ھ کو مقابلہ
ہوا جنگ عظیم ہوئی اسمعیل عین معرکہ مین زخم کھا کر گھوڑے سے
گرا سواران سلیم نے نرغہ کر لیا ایک سوار ایرانی کمال دلاوری کر کے
اُس میدان مین گھس آیا بادشاہ اسمعیل کو اپنا گھوڑا دیدیا اگرچہ آپ
مارا گیا پر اسمعیل کو بچا دیا وہ سوار ہو کر بھاگا تبریز مین پہنچا شاہ سلیم نے
اسمعیل صفوی کے خیمون کو جا کر لوٹا ایک عورت اسمعیل کے خیمہ مین
رہ گئی تھی اُسکو پکڑ لایا اور جو شخص ایرانی دستیاب ہوا طعمہ تیغ بیدریغ
کیا اسی جگہہ پر مرزا بدیع الزمان اولاد امیر تیمور گورگان سے
ملاقات ہوئی اُسکی بڑی عزت سلیم نے کی - بعد ازان تبریز پر چڑھائی
ہوئی اس شہر مین جسقدر مال و اسباب اسمعیل کا ملا سب ضبط کیا اسمعیل نے
ناچار ہو کر ہدیہ بھیجا اور اپنی بیوی مانگی سلیم نے نہایت تعصب کے جواب دیا اور
اوس ایلچی کو قید کر لیا اور وہ عورت ایک سپاہی مسمی جعفر چلپی کو بخشدی
جب یہہ خبر اسمعیل کو پہنچی نہایت غصہ ہوا اسی رنج مین مبتلا ہو کر مر گیا

بعد ازان شاہ سلیم نے کوچ کیا شہر اماسیا سے ہوکر کوماخ مین آیا
اور علاؤالدولہ سردار ترکمان پر بسرکردگی سینان پاشا کی فوج بھیجی
علاؤالدولہ قتل کیا گیا اُسکا سر کاٹکر سلطان سلیم کے پاس روانہ کیا
سلطان نے وہ سر واسطے عزت کے عزیز مصر کو پاس بھیجا اسی اثنا مین
خبر آئی کہ قسطنطنیہ مین سپاہ ینگ چری نے فساد برپا کر رکھا ہے صدر اعظم
کا گھر لوٹ لیا سلیم بہت جلد اسلام بول مین آیا مجرمون کو قتل کیا ابتدا
ماہ ربیع ۹۲۲ھ سنجار موصل وغیرہ شہرون کو فتح کرتا ہوا دیار بکر
کے بادشاہ مصر قانصوہ پر ناخوش ہوکر بارادہ استیصال لشکرکشی کی
مغل بیگ وکیل عزیز مصر کا حاضر ہوا شاہ سلیم نے اُسکی بات بھی
نہ سنی اُسکو قتل کرنے کا حکم دیا یونس پاشا نے شفاعت کی اُسکی جان بچائی
مگر حکم ہوا کہ تشہیر کرکے نکالدو چنانچہ ایک خارشتی گدھے پر اُسکی ڈاڑھی
منڈواکر سوار کیا اور تشہیر کراکے شہر بدر کردیا عزیز مصر یہہ حال
سنکر مقابلہ کو نکلا چونکہ وہ پیر ہشتاد سالہ تھا عین معرکہ مین گھوڑے سے
گرکے مقتول ہوا شاہ سلیم کی فتح ہوئی بعد ازان حلب حمص

اور دمشق اور سب شام فتح کر کے چار مہینے تک وہ رہ کر امراء
عرب سے ملاقات کی پھر کوہ لبنان کو جا کر زیارت مقامات متبرکہ کر کے جامع
مسجد جو بنام جامع امویہ[۱] مشہور ہے ملاحظہ کی خطیب کو پچاس ہزار
قرش[۲] عطا کئے بعد ازان عزیز مصر طومان کے نام جو بعد قتل ہونے قانصو
کے تخت مصر پر بیٹھا تھا نامہ لکھا گیا کہ اطاعت سلطان روم کی منظور
کرے اور ہمیشہ مطیع و فرمانبردار رہے ورنہ لڑائی ہوگی یہہ نامہ طومان
نے پڑھ کر ایلچی کو قتل کروا دیا اور میدان جنگ نواحی شہر غزہ مین
آراستہ کیا فوج رومی غالب آئی شہر غزہ فتح ہوا بعد ازان براہ
دشت سے سلطان سلیم مصر کو روانہ ہوا ۲۹ تاریخ ماہ ذی الحجہ
سنہ ۹۲۲ھ ۱۵۱۶ع مین شاہ طومان شاہ مصر اور قیصر روم شاہ سلیم کی جنگ عظیم واقع
ہوئی اول حملہ مین سینان پاشا افسر سپاہ رومی کا مارا گیا پھر کئی جنگ
ہوئے فتح رومیون کی ہوئی مصر فتح ہوا باشندے وہان کے سب

---

[۱] یہہ مسجد بنائی ہوئی ولید بن عبد الملک کی ہے اسیواسطے اسکو جامع
امویہ کہتے ہین [۲] قرش ایک سکہ رومی ہے +

بہاگ گئے سلیم نے پہلے سب کو امان دہی اور حکم دیا کہ اپنے اپنے
گہرون مین آکر بسین جب سب لوگ پہر کر آبسے اسوقت عہد شکنی کرکے اسی ہزار
مصری قتل کئے طومان نے عرب مین جاکر پہر سلیم کے مقابلہ کے واسطے
لشکر آراستہ کیا اور پہر آکر مصر لے لیا سلطان سلیم نے مصطفی پاشا کو طومان
کے پاس پہر بہیجا اور طالب صلح کا ہوا طومان نے مصطفی پاشا کو قتل کروادیا
اور لڑائی پہر شروع کی آخر کو شکست کہاکر بہاگا اور ایک سردار جو
اسکے قریب رہتا تہا اسکی ریاست مین جاکر خواہان پناہ کا ہوا اسنے
طومان کو گرفتار کرکے سلیم پادشاہ کے حوالہ کردیا سلطان نے فوراً اسکو
قتل کردیا اور امیر الامراء خیر بک کو نائب السلطنت بناکر مصر کا حاکم مقرر
(سنہ ۲۰ع) کیا اور خود قسطنطنیہ کو مراجعت کی۔ آٹہوین تاریخ ماہ شوال سنہ ۹۲۶ھ (سنہ ۹۲۶ھ)
مین نو برس سلطنت کرکے ۵۴ برس کی عمر مین انتقال پایا۔ یہہ پادشاہ
دراز قد کوتاہ پا۔ بزرگ جثہ۔ سرخ رنگ بزرگ چشم
پر غضب تہا ڈاڑہی منڈواتا تہا شکار کا شوق اسکو بہت تہا
شاعر بہی تہا اسکے شعر فارسی اور عربی اور ترکی زبان کے دیوان

دوم مین بہت مشہور ہین ایام خلافت المستمسک باللہ العباسی المصری مین رہ تھا ؁

سلطان سلیمان خان ثانی

بعد انتقال پانے سلطان سلیم کے اُسکا بیٹا سلیمان خان ثانی درمیان سنہ ۱۵۲۰ء (۹۲۶ھ) کے بادشاہ مرحوم کا ہوا اس بادشاہ کے وقت مین شوکت و حشمت آل عثمان کی بہت زیادہ ہوگئی تھی ۱۳ دفعہ بذات خود یہہ بادشاہ لڑا اور بہت مکانات اپنی قلمرو مین تعمیر کئے اور اُسنے اڑتالیس برس سلطنت کی اس عرصہ مین اُسنے بڑے بڑے کار نمایان انجام ہوئے ہین اول ہی اول اُسنے قلعہ بلغراد فتح کیا اُسکے بادشاہ فرانس اور کئی اور عیسائی بادشاہون سے لڑا اکثر بار کامیاب ہوا ابراہیم پاشا بہنوئی سلطان حسب اجازت نصاری پر جہاد کرنے گیا اُسنے دو لاکھ سے زیادہ عیسائی قتل کئے اور ایک لاکھ قیدی اپنی ہمراہ لایا اور خزانہ شاہی کو زر و جواہر اور امتعہ گرانبہا

سنہ ۱۵۲۰ء

سے مالا مال کر دیا بار دوم پہر نصاریٰ پہ چڑہائی کی اس دفعہ
پچیس ہزار سر نصاریٰ کے کاٹ کر لایا اور سلطان کے خیمہ
کے سامنے اُن سرون کا برج چن دیا یہہ مہم سات مہینے مین انجام
سنہ ۱۵۲۴ء پائی تہی پہر درمیان سنہ ۱۵۳۴ء ۹۴۱ھ کے عجم مین آیا بغداد فتح کیا مقبرہ سنہ ۹۳۱ھ
امام اعظم ابو حنیفہ کا از سر نو تعمیر کیا خیرالدین پاشا وزیر سلطان نے
سنہ ۱۵۳۴ء درمیان سنہ ۱۵۳۴ء ۹۴۰ھ کے شہر ٹونس افریقہ مین فتح کیا مگر پہر شاہ ٹونس نے سنہ ۹۴۰ھ
سنہ ۱۵۳۷ء بادشاہ اسپین سے مدد لیکر اپنا ملک پہر لے لیا پہر درمیان سنہ ۱۵۳۷ء ۹۴۴ھ سنہ ۹۴۴ھ
سلیمان خان نے ملک گیری پر کمر قصد کی چست باندہ کر بسر گروگی
خیرالدین پاشا فوج کثیر واسطے تسخیر ملک نصاریٰ کے روانہ
کی اُسنے ۵۲ جزیرے جزائر بنیاد قائم سے فتح کئے اور سلیمان خان
نے بذات خود بہت شہر اور قصبے اور دیہات اپنی قلمرو مین ملائی اور
سنہ ۱۵۴۶ء سنہ ۱۵۴۶ء ۹۵۳ھ مین سلیمان ثانی عجم مین آیا اثنائے راہ مین علاؤالدین سنہ ۹۵۳ھ
شاہ ہندوستان کا ایلچی حاضر ہوا چند روز ٹہر کر جواب نامہ
کا لیکر لوٹ گیا بعد ازان ایرانیون سے مقابلہ ہوا عثمان پاشا نے

یہہ چالاکی کی کہ چند شتر یہ گہوڑون کے دُم مین کوئی زندہ باندہکر
فوج ایران مین رات کے وقت چہوڑ دئی گہوڑون نے کان کان
کرکے جو شور مچایا اور تڑ ہی گہوڑے بہاگے اور صدما گہوڑون کی آوازمین
جو ہوئین ایرانیون نے خیال کیا کہ دشمن کی فوج ہمارے لشکر پر آپڑی
اب شب خون ہوگا اسلئے باہم تلوار چلنے لگی بہت سے سپاہی ایران
کے آپس مین لڑکر مرگئے یہہ بات سلطان سلیمان خان کو بہت پسند آئی
بہت خوش ہوا اسی خدمت کے سبب اُسکو حاکم حلب کا مقرر کیا اور
۱۵۵۵ء ۹۶۲ھ شاہ ایران سے صلح ہوگئی ۹۶۱ھ ۱۵۵۳ء عہد اُسکے بیٹے مصطفی ابن سلیمان
۱۵۵۶ء ۹۶۳ھ نے بغاوت اختیار کی اُسکو قتل کیا پہر ۹۶۳ھ ۱۵۵۶ء مین مسجد سلیمانیہ
کی تعمیر ہوئی اسی سال مین اُسکا دوسرا بیٹا بایزید اُسسے پہر گیا باپ سے
لڑکر شکست کہاکر بہاگا ۹۶۶ھ ۱۵۶۱ء مین وہ شاہزادہ شاہ طہماسپ صفوی شاہ
ایران کے پاس پہنچا شاہ ایران نے اُسکی عزت کی اور بآرام تمام اپنے پاس رکہا۔
سلطان سلیمان خان ثانی نے اُسکو خفیہ لکہا کہ اس ولد نامسعود کو بہیر
ان چند معتمدون کے حوالہ کردو چنانچہ اُسنے ایسا ہی کیا اُن آدمیون نے

اُسکو قتل کر ڈالا اسباب سے شاہ سلیمان نہایت خوش ہوا

اور ایک نامہ بہت بڑے القاب اور عزت سے شاہ ایران کو لکھا

اور چار لاکھ دینار بطور تحفہ اور ہدیہ کے بہیجے

سنہ ۱۵۶۳ء | پہر درمیان سنہ ۱۵۶۴ء / ۹۷۱ھ کے بحر اعظم افریقا پر فوج شاہی نے حملہ کیا اور | سنہ ۹۷۰ھ

بہت فتحین حاصل کین شاہ ہسپانیہ اُس پر حملہ کرکے اپنا لشکر مالطہ

کو روانہ کیا مصطفےٰ پاشا سپہ سالار سلطان کا فتح یاب ہوا اور کئی

ہزار نصاریٰ اسیر کرکے سلطان کے روبرو حاضر کئے ۔

بعد ازان خود سلطان نے ارادہ جہاد کا کیا بلغراد پر پہنچ کر کئی

سنہ ۱۵۶۶ء | شہر عیسائیون کے فتح کئے ۱۳ تاریخ صفر مطابق ۳۰ اگست سنہ ۱۵۶۶ء / ۹۷۴ھ | سنہ ۹۷۴ھ

مین وجع المفاصل کی بیماری مین مبتلا ہوکر فوت ہوا

محمد سقلی سپہ سالار نے بادشاہ کی موت ظاہر نہونے دی

اور اُسی عرصہ مین قلعہ فتح کیا ۱۲ دن کے بعد جب سلیم خان

ولد سلیمان کو اُسکے والد کے انتقال کرنے کی خبر پہنچی بلغراد سے

بسرعت تمام لشکر شاہی مین آیا اُسوقت وزیر نے خبر وفات

سلیمان کی مشہور کی +

یہہ بادشاہ گندم گون کشادہ پیشانی ترش رو عالی ہمت تہا اُسنے ۴۸ سال بادشاہت کی عمر اُسکی چوہتر برس کی ہوئی اُسکی وفات کے مرثیے بہت شاعرون نے فارسی اور عربی اور ترکی مین لکہے ہین ازانجملہ ایک مرثیہ مفتی ابو السعود مفسر قران کا ہی جسکا شروع یہہ ہے +

اصوت صاعقة ام نفخة صور

فالارض قد ملئت من نقر ناقور

گریز کے مقام پر کہتا ہے

ام ذاك نعي سليمان الزمان ومن

قضت اوامره في كل مامور

ومن ومن ملأ الدنيا مهابته

وسخرت كل جبار وتيمور

سلیم الثانی

ولد سلیمان

سنہ ۱۵۶۶ع — سنہ ۹۷۴ھ

یہہ بادشاہ درمیان سنہ ۱۵۲۴ع ۹۳۱ھ کے پیدا ہوا اور درمیان سنہ ۱۵۶۶ع ۹۷۴ھ کے بادشاہ ہوا نعش باپکی قسطنطنیہ مین لاکر دفن کی ایلچی شاہ ایران کا نامہ تعزیت اور تہنیت کا لیکر حاضر ہوا دو دانہ مروارید کلان کے جنکا وزن چالیس درہم کا تہا اور ایک دانہ یاقوت رُمانی کا جو برابر شفتالو کے تہا پیشکش کئے جواب نامہ کا لیکر لوٹ گیا بعد ازان سلیم خان نے امام صنعا پر حملہ کیا اُسکو شکست دیکر فتح پائی٭ ذُوْسِقْنَا سے نام ایک یہودی اس بادشاہ کا ندیم تہا جبکہ وہ شہزادہ تہا اُسوقت سے ان دونون مین دوستی تھی اُس یہودی کے ساتھ شراب پیا کرتا تھا ایک روز حالت نشہ مین اُس یہودی نے اس شاہزادہ سے بیان کیا کہ جزیرہ قبرس مین بہت تحفہ شراب بنتی ہے اور نہایت عمدہ ہوتی ہے سلیم نے اُسکو کہا کہ جب مین بادشاہ ہو جاؤنگا تو اُسی جزیرہ کو فتح کرکے تجھکو وہان کا حاکم بناؤنگا لیس بادشاہ ہو کر دینے

موقع پاکر غرض کی کہ اب بادشاہ اپنا وعدہ پورا کرے اسلئے سلیم ثانی نے مصطفی
پاشا کو حکم دیا کہ جزیرہ قبرس کو فتح کرے چنانچہ تین سو ساٹھہ جہاز جنگی تیار
کرکے حکم دیا کہ اوس جزیرہ پر چڑھائی ہو بعد کئی لڑائیون کے وہ جزیرہ فتح ہوا
اور مال بیشمار معہ دختر اور پسر دو ہزار کے بادشاہ کے سامنے حاضر کئے
اگرچہ بادشاہ کی فوج سے بھی قریب پچاس ہزار آدمی کے مارے گئے
پر بادشاہ نے اپنا وعدہ پورا کیا شاہ ہسپانیہ اور پوپ یہہ حال دیکھہ سلطان
کے برخلاف فوج بحری لاکر صف آرا ہوئے اس لڑائی مین سلطان کا بہت نقصان
ہوا یعنی ۲۲۴ دو سو چوبیس جہاز جنگی بادشاہ کے تباہ ہوئے یہہ فتح شاہ ہسپانیہ
نے ایسی حاصل کی کہ اوسکی خوشی کا ایک دن اپنی قلمرو مین ہمیشہ کو بطور یادگار
ٹھہرا دیا بعد ازان سلیم ثانی بعارضہ بخار بیمار ہوکر ۲۸ - تاریخ ۸ شعبان سنہ ۹۸۲ھ
سنہ ۱۵۷۴ع
مین پچاس برس کی عمر پاکر فوت ہوا — یہہ بادشاہ شراب خوار نغمہ پرست
عیاش طبیعت تھا اوسکے وقت محمد سقلی اوسکا وزیر صاحب تدبیر تھا اوسنی
انتظام ملک کا اچھا رکھا ورنہ اوسکے وقت سلطنت کا بگڑ جانا کچھہ تعجب کی

مراد خان ثالث بن سلیم خان ثانی

سنہ ۹۸۲ھ | سنہ ۱۵۷۴ع

مراد سوم ولد سلیم ثانی بعد وفات اپنی والد کے درمیان سنہ ۹۸۲ھ ۱۵۷۴ع کے بادشاہ ہوا اوسنے تخت پر بیٹھتے ہی اپنے پانچ بہائیون کو جو بے گناہ تہے قتل کروادیا اور چار قید یا تی جو قید مین تہے اونکو رہا کردیا اور بہت

سنہ ۹۹۳ھ | سنہ ۱۵۸۵ع

امرا اکابر کو اونکی خدمات سے معزول کردیا درمیان سنہ ۹۹۳ھ ۱۵۸۵ع سنی مین آیا کہ شاہ ایران کو کسی نے زہر دیکر مارڈالا ہے اور اوسکا بیٹا سپاہ کے ہاتھ سی مقتول ہوا ہے مراد خان نے یہہ موقع پاکر شہر تفلیس پر فوج روانہ کی

سنہ ۱۰۰۳ھ | سنہ ۱۵۹۵ع

گرجستان فتح کیا ہے – تاریخ جمادی الاولی سنہ ۱۰۰۳ھ ۱۵۹۵ع اس بادشاہ نے انتقال کیا یہہ بادشاہ متوسط القامت کم ریش زرد رنگ کوتاہ جسم شہوت پرست بہت تہا اوسکی حرم سرا مین پانسو کنیز تہی ۞

محمد خان ثالث ولد مراد

جسوقت اوسکے والد مراد کا انتقال ہوا وہ شہر مانیزہ مین تہا اوسکی والدہ

صفیہ سلطان نے اوسکو خفیہ خط لکھہ کر اسکی باپ کے انتقال پانی کی

خبر اوسکو کی اور جلدی بولایا اور جبتک وہ نہ آیا مراد کی انتقال کی ذرا بہی

خبر ہونے نے دی یہانتک کے وزیرون کو بہی خبر نہ ہوی محمد خان ثالث نے بارہ روز

کے بعد اگرست ۱۵۹۵ء مین تخت پر جلوس کیا اوسوقت لوگون کو خبر ہوی کہ مراد

ثالث مرگیا ہے اسی احسان کے سبب محمد خان ثالث نے سب اختیار سلطنت کا

اپنی والدہ کے سپرد کر رکہا تہا۔ چند روز کے بعد اوسنے اپنے ۱۹ بہائی

خورد و کلان قتل کر کے اپنے باپ کے قبر کے برابر اونکی قبرین بنوادین

اور دس عورتین جو اوسکے باپ سے حاملہ تہین وہ دریا مین ڈبوا دین

اوسکے وقت مین شاہ تمسا نے لشکر شاہی کا مقابلہ بہت زور سے کیا تہا

یہانتک کہ ۲۴۔ شوال ۱۵۹۵ء مین خود بادشاہ چڑھ کر گیا اور شہر امرلو کو ساتہ روز

مین فتح کیا۔

درمیان ۱۶۰۳ء کے شاہ ایران سے لڑائی ہوئی پر عمر نے سلطان سے

وفا نہ کی بیمار ہو کر راہی ملک بقا ہوا اس بادشاہ کی عمر ۳۷ برس کی ہوئی ۹ برس

دو ماہ اوسنے سلطنت کی یہہ بادشاہ افیون بہت کہاتا تہا اور شراب سے

اوسکو ایسی نفرت تھی کہ اپنی قلمرو مین بہت سے شراب خانے ویران کردیے تھے

۱۹ - رجب مطابق ۲۲ - دسمبر ۱۶۰۳ع مین اوسنے انتقال کیا ✤

۱۶۰۳ع ۱۰۱۲ھ

احمد اول بن محمد خان

یہہ بادشاہ تیرہ برسکی عمر مین تخت پر درمیان ۱۶۰۳ع ۱۰۱۲ھ کے بیٹھا اوسکی وقت مین
شاہ عباس صفوی بادشاہ ایران نے قیصر روم کے ملک مین دست اندازی
کرکے شہر بغدان اور قلعہ قارص اور سوا اسکے اور کئی مقام فتح کرلیے تھے
اسلئے اوسکو خود چڑہنا پڑا اور شاہ عباس سے لڑائی ہوئے اس حملہ مین بہت
نقصان سپاہ کا بسبب ٹہنڈے برف اور امراض کے ہوا اسی اثنا مین باشندگان
مجر والی نمسا کے ہاتھ ظلم اوٹھا کر دادخواہ سلطان سے ہوئے سلطان نے
اونکی حمایت کی اور ایک شخص اوسی شہر کا باشندہ انتخاب کرکے تاج اور نشان
اور تیغ مرصع اور فوج دیکر اس ملک کا حاکم مقرر کردیا اسلئے جو بلاد کہ قیصر روم
کے والی نمسا نے دبالیے تھے پھر سلطنت روم مین شامل ہوگئے ۱۶۰۵ع ۱۰۱۴ھ
مین فرمان صلح مین آکر شاہ نمسا سے صلح کی اور خراج دینا اونکا لیکر دارالسلطنت کو لوٹ آیا

۱۶۰۵ع ۱۰۱۴ھ

بعد ازان مراد پاشا کے ہمراہ فوج کثیر کرکے واسطے سرکوبی جان بولاد حاکم
اکراد اور امیر فخرالدین حاکم لبنان کے بہیجا بعد مقابلہ اور جنگ سخت کے
جان بولاد بہاگ گیا مگر اطراف حلب مین مارا گیا امیر فخرالدین بہی تاب مقابلہ
سنہ ۱۰۲۱ھ | کی نہ لایا وہ بہی بہاگ گیا مراد پاشا قسطنطنیہ کو لوٹا سنہ ۱۶۱۲ع (سنہ ۱۰۲۱ھ) مین پہر شاہ | سنہ ۱۶۱۲ع
ایران سے لڑائی ہوئی شہر تبریز فتح ہوا شاہ عباس سے صلح ہوگئی۔
اسی اثنا مین سلطان کو خبر ملی کہ عیسائی لوگ بارادہ جنگ اپنے گہرونمین
آلات جنگ کے مہیا کرنے مین مصروف ہین سلطان نے خانہ تلاشی کی بعد
سردار علیہ بہی قتل کئے گئے۔ بعد ازان پہر ایران پر لشکرکشی ہوئی پر اونہون نے
شکست فاحش دی یہہ حال سنکر بادشاہ نے پہر خود جانے کا ارادہ کیا مگر داعی اجل نے
سنہ ۱۰۲۶ھ | آواز دی اور موت نے آکر سلطان کو درمیان سنہ ۱۶۱۷ع (۱۰۲۶ھ) کے گرفتار کرلیا | سنہ ۱۶۱۷ع
۱۶ تاریخ ماہ ذی القعدہ مطابق ۱۵ نومبر کو انتقال کیا یہہ بادشاہ نہایت عیاش
تہا عورتون سے بہت صحبت رکہتا تہا اور مکہ اور مدینہ مین ہر سال بہت تحفے
بہیجا کرتا تہا اور ایک مسجد کلان اسلامبول مین بنام مسجد احمدیہ
اوسکی بنائی ہوئی ہے اور ایک توپخانہ کا حوض بہی اوسکا بنایا ہوا ہے اوسکی

زمانہ مین اہل ہالنڈ نے تماکو پینے کا رواج درمیان ۱۶۰۵ع سنہ ۱۰۱۴ھ اسکی ملک مین
ڈلوایا تہا *

سلطان مصطفیٰ اوّل بہائی احمد کا

وقت وفات سلطان احمد اول نے ارکین سلطنت کو یہہ وصیت کی تہی کہ
میرے بعد مصطفیٰ خان میرے بہائی کو تخت پر بٹہلانا کیونکہ میرا بیٹا عثمان ابہی
۱۲ برس کا ہے اسلئے مطابق اوسکے وصیت کے اوسکا بہائی بادشاہ ہوا
چونکہ یہہ بادشاہ ۱۴ برس سے عورتون مین مقید رہتا تہا اوسمین زنانہ پن نے
ایسا اثر پیدا کر دیا تہا کہ حوصلہ بادشاہت کا اور ہمت مردانہ سب زایل ہو گئی تہی
اسلئے باتفاق امرا پہر مقید کیا گیا اور عثمان ولد سلطان احمد کو تخت پر بٹہلایا

عثمان ثانی بن احمد اوّل

سنہ ۱۶۱۸ع ۱۰۲۶ھ — سنہ ۱۶۱۸ع ۱۰۲۶ھ مین عثمان ثانی ابن احمد اول تخت پر بیٹہا اُسنے بہی واسطے
تسخیر ایران کے بسرکردگی خلیل پاشا ایران پر فوج روانہ کی یہہ سپہسالار رومی

اردبیل تک پہنچا اوس جگہہ شاہ عباس سے صلح کرکے درمیان
سنہ ١٦١٨ع ١٠٢٦ھ کے قسطنطنیہ کو مراجعت کرا یا سلطان بہت ناراض ہوا اوسکو
معزول کیا اور بجاے اوسکے چلبی پاشا مقرر کیا یہہ پاشا سپاہگری کے
فن سے خوب ماہر تہا - سکندر پاشاکو واسطے مقابلہ والی پولونیا
کے روانہ کیا ان دونوین جنگ عظیم ہوئی بیس ہزار آدمی پولونیا کے
مارے گئے اور دس ہزار اسلامبول مین اسیر ہوکر آئے اونکو سلطان
کے سامنے قتل کیا یہہ معرکہ عجیب ہوا تہا کہ روس - فرانس - پوپ یہہ سب
مددگار والی پولونیا کے تہے پر فوج قیصری ان سب پر غالب آئی
عیسائیون نے خبر بیجا مشہور کیا یہہ بادشاہ عورتون پر بہت مائل رہتا تہا
رات و دن عیش و عشرت مین گذارتا تہا ایک روز شہر کے مفتی کی بیٹی سے
جو بہت خوبصورت تہی نکاح کرلیا امراء عسکر اور ارکان دولت اس حرکت
سے ناخوش ہوگئے کہ غیر کفو مین سلطان نے عقد کسواسطے کیا اتفاق
اونہی دنون مین درمیان سنہ ١٦٢٢ع ١٠٣١ھ کے سلطان نے ارادہ حج کعبہ کیا اور
خیمہ شہر کے باہر حسب دستور استادہ کیا گیا فوج مین یہہ افواہ ہوگئی تہی کہ سلطان

سنہ ١٦١٨ع

سنہ ١٦٢٢ع

یہہ ارادہ ہے کہ حج کے بہانہ اس ملک سے باہر جاکر نئی فوج بھرتی کرکے
پرانی سپاہ کو نکالدیگا اسلئے یہہ الٹا ہوا انجام کار عثمان کو بصد خواری اور
ذلت کے قتل کیا گیا اب سلطنت عثمانی مین بڑا خلل پڑ گیا شاہ ایران نے
یہہ ماجرا سنکر دست درازی قیصر کے ملک مین خوب کی۔ عمائد قسطنطنیہ نے تخت
کو خالی رکھنا مناسب جانکر پھر اوسی مصطفی کو عورتون مین سے لاکر بادشاہ بنایا
پر وہ سواے زنانون کے اور کچھہ نہ سیکھا تھا سلطنت کی ہرگز لیاقت نہ رکھتا
تھا پھر تخت سے اوتارا گیا یہہ مصطفی اٹھہ تاریخ ماہ رجب ۱۰۳۲ھ مین شہید ہوا
لوگون نے متفق الراے ہو کر مرادخان رابع کو بادشاہ روم کا مقرر کیا۔

سنہ ۱۰۳۲ھ — سنہ ۱۶۲۳ع

سلطان مرادخان الرابع بن احمد

سنہ ۱۰۳۲ھ — سنہ ۱۶۲۳ع

یہہ بادشاہ پندرہ برس کی عمر مین درمیان ۱۰۳۲ھ کے تخت روم پر بیٹھا دوسری روز
حسب دستور جامع ایوب مین گیا تلوار کمر سے باندھی گئی اور سب رسوم کی گئین اس
بادشاہ کے وقت مین بھی ایران سے کئی دفعہ لشکر کشی ہوئی اور بغداد فتح
ہوئی اور پھر چھن گئی اور بہت سے آدمی بغداد کے گلیون مین سپاہ ایران

کے ہاتھ سے ایسے مقتول ہوے کہ خون کی نہر بہ نکلی شاہ عباس نے
ابوبکر پاشا کو زندہ گرفتار کر کے لوہے کے پنجری مین بٹھلا کر ایک کشتی پر
سوار کر کے دریای دجلہ مین لیجاکر آگ لگا کر جلا دیا اور دفوجی افندی اور عمر
افندی سرداران لشکر ہر دو کو پھانسی دی اور محمد پاشا ولد ابوبکر پاشا کو
خراسان کے طرف روانہ کر کے قتل کر دیا اور مدت تک شاہ عباس
بغداد مین رہا پہر حافظ پاشا کے مقابلہ کو موصل پر گیا وہ شہر بہی فتح کیا اگرچہ
کئی دفعہ حافظ پاشا اوس سے لڑا اور کئی دفعہ قسطنطینیہ کو گیا اور فوج کثیر
لایا مگر شاہ عباس کا کچھہ نکر سکا ایک دفعہ بڑی بہاری لڑائی ہوئی حافظ پاشا
بہاگ گیا مال غنیمت ایرانیون کے ہاتھہ آیا ایک بہاری توپ جسکو نہ
لیجا سکا زمین مین داب گیا تہا اوسکو شاہ ایران نے نکلوا کر اصفہان
مین رکھوا دیا بعد ازان جب شاہ عباس اصفہان مین فوت ہوا
اور روم مین اوسکے وفات کی خبر پہنچی تب خسرو پاشا
ایک لاکھہ پچاس ہزار سپاہ لیکر روانہ ملک عجم کو ہوا اور ایرانیون
پر غالب آ کر شہر موصل کو لوٹ لیا مگر اوسوقت مین سرداران اور پاشایان

دوم مین بڑا فساد ہورہا تھا ہزاروں آدمی مارے گئے تھے اور
امیر فخرالدین حاکم لبنان نے شاہ فرانس لوییز سوم سے دوستی پیدا
کر لی تھی اسلئے یہہ مہم ملتوی رہی بلکہ سرکوبی حاکم لبنان کی مقدم سمجھکر
احمد پاشا کو فوج دیکر اوسکے مقابلہ کے واسطے روانہ کیا پر لشکر
شاہی کو شکست ہوئی فیر حفظ اُغلے کو حکم ہوا اوسنے امیر مذکور کو شکست
دی اور بھگا دیا مگر احمد پاشا نے اسکا پیچھا نہ چھوڑا اوسکو زندہ گرفتار
کیا اور سلطان روم کی خدمت مین لاکر حاضر کر دیا سلطان نے اوسکا جرم
معاف کر دیا اور اوس کو اپنے پاس نظر بند رکھا اتفاق سے ایک
روز یہہ خبر آئی کہ اس امیر کے پوتے نے شہر بیروت لوٹ لیا ہے
اور احمد پاشا کو اوس نے دمشق کے نواح مین شکست دی ہے
اس سے لئے خفا ہو کر اوس امیر کو قتل کیا اور امیر مسعود اور امیر حسین جو
اوس کے دو بیٹے بہی اوس کے ساتھہ نظر بند تھے اون کی گردن
مارنے کا بہی حکم دے دیا تھا مگر بسبب شفاعت امرا کے
اون کی جان بخشی ہوئی۔

سنہ ۱۶۳۸ء

بعد ازان درمیان سنہ ۱۰۴۸ھ مین سلطان خود لباس عربی سپاہانہ
پہنکر ایک لاکہہ سپاہ لیکر بغداد پر آیا متصل مقبرہ امام ابو حنیفہ
کے خیمہ کیا اور لشکر ایران جو بغداد میں تہا اوس سے سخت مقابلہ ہوا
پچاس ہزار آدمی ایرانی مقتول ہوے بغداد فتح کیا اور ایک ہزار
ایرانی اسیر آئے اون کو اپنے سامنے تلوار سے قتل کروا دیا
پہر نقارہ فتح کا بجاتا ہوا قسطنطنیہ کو مراجعت کی وہان آکر عارضہ بخار میں
مبتلا ہوا اور اپنے چہوٹے بہائی ابراھیم کے قتل کرنے کا حکم دیا لیکن
مان نے ابراھیم کو چہپا دیا اور مشہور کر دیا کہ ابراھیم مار گیا حکم ہوا کہ
اوسکی نعش دکہلائی جاوے حکیم جو معالج بادشاہ کا تہا اوس نے
عرض کی کہ حضور بیمار ہین اس حالت مین نعش مردہ کے دیکہنے سے
زیادہ بیماری بڑہ جاوے گی بعد سمت پانے کے کچہہ مضایقہ نہین ہے
اسطرح پر اوس کی جان بچی بعد چند روز کے سلطان مذکور ماہ شوال
مطابق ۹ ماہ فروری کو سنہ ۱۶۴۰ء مین راہی ملک بقا ہوا ـ
کہتے ہین کہ یہہ بادشاہ شراب بہت پیتا تہا اوسکی زیادتی سے وہ بیمار ہوکر

ابراہیم ابن احمد

سنہ ۱۰۴۹ھ | سنہ ۱۶۴۰ء

یہہ بادشاہ درمیان سنہ ۱۰۴۹ھ کے تخت نشین ہوا جب اوس کی تخت نشینی کا وقت آیا تو ارکان دولت محلسرا کے دروازہ پر گئے اور اطلاع کی کہ مراد رابع تمہارے بہائی کا انتقال ہوگیا ہے تم رخت شاہانہ پہن کر رونق بخش تخت قیصری کے ہوجاؤ یہہ سنکر ابراہیم کے تمام بدن پر لرزہ پڑگیا وہ سمجہا کہ سلطان مراد نے اوس کی آزمایش کے واسطے یہہ حیلہ کیا ہے اسلئے اوسنے کہا کہ مین فقیر ہون دنیا سے مینے ترک کر دی ہے مجکو بادشاہت درکار نہین ہے جب لوگون نے مراد کی نعش لاکر اوسکو دکہلائی تب اوس کو یقین اونکا ہوا حکم دیا کہ اس کو بعزت تمام گورستان مین دفن کرو پھر سردارون نے اوس کو محلسرا سے باہر نکالا چونکہ وہ روز ولادت سے اب تک کبہی گہوڑے پر سوار نہوا تہا عورتون مین قید رہتا تہا اسلئے اوس کو تخت روان پر سوار کرکے مسجد مین لائے اور حسب رسم عثمانی تلوار بندہائی گئی تو پہین سلامی کی چلین یہہ بادشاہ چیچک وضعیف العقل

نہت بسالہ ڈرپوک بہت تھا سوا سے گفتگو اور عادات زنانہ کے اور
کچھہ سلیقہ اوس مین نہ تہا اسلئے اوسنے یہہ انتظام کیا کہ پانسو پچاس عورتین
خوبصورت جمع کین اور اون کے ساتھہ عیش و عشرت مین مصروف ہوا
زمام سلطنت وزیرون کے ہاتہہ مین دیدی وزیر اعظم نے بہی انتظام
ملکی مین بہت کوشش نمک حلالی سے کی درمیان ۸۵۵ھ/۱۴۵۱ء کے نصاری
نے قیصر روم کے جہازون کو سمندر مین کچھہ مزاحمت پہنچائی تھی اسواسطے
چار سو جہاز جنگی واسطے تادیب نصاری کے جزیرہ مالطہ کو روانہ ہوئے
اور فتح پاکر لوٹ آئے اور ۸۶۰ھ/۱۴۵۶ء مین کئی لڑائیان عیسائیون سے
ہوئین پر حسن تدبیر ارکان دولت سے کسی طرح کی خرابی نہو نے پائی
مگر سرداران سپاہ نے جب دیکھا کہ سلطان اور اوس کا وزیر اعظم
پاشا رات و دن لذات جسمانی مین مصروف رہتے ہین اور انکا
چرچا جابجا ہو رہا ہے اور سلطان کو انتظام ملکی سے کچھہ تعلق نہین ہے
اسلئے ارادہ کیا کہ اوسکو قتل کر ڈالین سلطان یہہ خبر سازش کی سنکر
گھبرایا وزیر اعظم و امرا نے کوئی تدبیر دیکر جان بچائی مگر سردارون نے اوسکی بیٹی

۸۵۵ھ — ۱۴۵۱ء

۸۶۰ھ — ۱۴۵۶ء

ہفت ماہہ کو برائے نام سلطان روم مقرر کیا اور ابراہیم پہر زنانخانہ
مین قید کر دیا چند افسران شاہی نے پہر چاہا کہ بادشاہ کو قید سے باہر
نکالین پر چند افسرون کے رای سے وہ محبوس ہوا تہا اونہون نے
اوسکا کام تمام کر دیا زنانخانہ ہی مین قتل کر ڈالا یہہ واقعہ بتاریخ جیسا
سنہ ۱۶۴۹ع مطابق ۱۸ جولائی سنہ ۱۶۴۹ع ۱۰۵۹ھ مین واقع ہوا اس بادشاہ نے ۲۹ برس کی عمر پائی ۹ برس سنہ ۱۰۵۹ھ
اوسنے بادشاہت کی۔

محمد الرابع بن
ابراہیم المقتول

سنہ ۱۶۴۹ع محمد خان چہارم سات مہینے کی عمر کا بچہ شیرخوار ۱۶۴۹ع ۱۰۵۹ھ مین بادشاہ سنہ ۱۰۵۹ھ
مقرر ہوا اوس کی والدہ کوسم سلطان ملک کی حاکمہ ہوئی سردارون نے
عورت کی حکومت منظور نکر کے شور اور بلوا برپا کیا آخر کار سلیمان خواجہ سرا نے
سنہ ۱۶۵۱ع کوسم سلطانہ کو قتل کیا ۱۶۵۱ع ۱۰۶۲ھ تک فساد اور خانہ جنگی کی آتش سنہ ۱۰۶۲ھ
فرو نہوئی اور ۱۶۵۲ع ۱۰۶۲ھ مین چالیس بار زلزلہ روم مین ہوتا رہا
سنہ ۱۶۵۳ع بہت نقصان جان اور مال کا ہوا اور ۱۶۵۳ع ۱۰۶۳ھ سے لے کر سنہ ۱۰۶۳ھ

سنہ ۱۰۶۳ھ | سنہ ۱۰۶۳ھ تک درمیان بادشاہون اور امراء کے قتل کا بازار | سنہ ۱۶۵۳ع

گرم رہا کئی بادشاہ مارے گئے سلطان محمد کم سن نابالغ تھا کوئی شخص

اوس کے باپ کو خاطر مین نہ لاتا تھا انجام کار کو مولی محمد نام ایک شخص

وزیر ہوا یہہ شخص بڑا عاقل اور مدبر تھا اوس نے بہت اچھا انتظام

کیا اکثر جگہہ نصاریٰ پر غالب آیا اور جزیرہ تنیدوس وغیرہ فتح کیے۔

سنہ ۱۰۶۸ھ | سنہ ۱۰۶۸ھ بلاد سرب پر لشکر کشی کی ایک لاکھ پچاس ہزار عیسائی | سنہ ۱۶۵۷ع

مقتول ہوئے اور وہ مظفر و منصور ہو کر قسطنطنیہ کو پھرا اوس وزیر

با تدبیر کی راے صائب سے سلطنت روم ادھر نو بارہ رونق ہوئی

پر افسوس ہے کہ اوس کی زندگی نے وفا نہ کی پانچ برس تین مہینے

سنہ ۱۰۷۲ھ | اوس نے اچھی طرح پر وزارت کی ۱۰ تاریخ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۰۷۲ھ | سنہ ۱۶۶۱ع

مین وہ فوت ہوا۔

وقت نزع کے سلطان محمد خان اوس کے پاس گیا اور بہت حسرت اور

افسوس کیا اور پوچھا کہ مجھکو کچھہ وصیت کرو وزیر نے جواب دیا کہ امور سلطنت

مین عورتون کی راے پر نہ چلنا اور ادن کو اس کام مین دخل نہ کرنا اور عورتون

صحبت مین غافل نہونا سپاہ کو خوش رکہنا ایک آدمی بہی سپاہ سے کم نکرنا
اور عیسائیون سے برابر جہاد کرنا اونکو کبہی مہلت نہ دینا القصہ بعد اوس کی وفات
کے سلطان نے اوس کے بیٹے احمد پاشا کو خلعت وزارت کا
دیا یہہ اپنے باپ ہی کی مانند نمک حلال بیدار مغز نکلا اوس سے بہی بہت
کارنمایان ظہور مین آئے چنانچہ قلعہ کنڈیا پر ۲۲ برس سے یورش ہو رہی
تہی وہ قلعہ فتح ہوتا تہا سنہ ۱۰۷۵ھ مین احمد پاشا اوس مہم پر گیا اور
سنہ ۱۰۷۹ھ وہ قلعہ فتح کرکے مظفر اور منصور ہوکر لوٹا پہر درمیان سنہ ۱۰۷۹ھ
کے ملک روم مین سوا جنگ وجدل کے زلزلے پے در پے ایسی
سخت آئی کہ اکثر شہر تباہ ہوگئے پہاڑ تک پہٹ گئے مرض طاعون سے ہزارہا
مرد و زن جان بحق ہوئے اور کثرت برف اور شدت سرما سے بہتیرے
مویشی اور پرندے مرگئے - اسی بادشاہ کے وقت مین درمیان اورشلیم
کے ایک یہودی نے دعوی کیا کہ مین مسیح ابن مریم ہون چونکہ
وہ شخص فصیح و زبان دراز و خوبصورت آدمی تہا بہت سے یہودی
اور نصاری اوس پر ایمان لے آئے اس شخص کو شعبدہ بازی مین

سنہ ۱۰۷۵ھ
سنہ ۱۶۶۵ء
سنہ ۱۰۷۹ھ
سنہ ۱۶۶۹ء

بھی کمال مہارت تھی اسلئے لوگ اُسکے فریب مین پھنستی تھی حاکم بیت المقدس
نے چاہا کہ اُسکو گرفتار کرے وہ بھاگ کر اسلامبول مین آگیا احمد پاشا نے
اُسکو گرفتار کیا عیسائی لوگ روپیہ نذرانہ کا سلطان کو دیکر قید خانہ مین اُسکی
زیارت کرنے کو آتے تھے اور اُس کے پیر پکڑتے اور چومتے
تھے سلطان محمد خان بھی اُسکی ملاقات کو گیا اور کہا کہ مین تیرا امتحان
کرتا ہون تو میدان مین کھڑا ہو جا مین لشکریون کو حکم دیتا ہون وہ تجھپر
تیرباران کرین گے دیکھون تجھپر تیر کا اثر ہوتا ہے یا نہین یہہ سنکر
مسیح کذاب بادشاہ کے قدمون پر گر پڑا اور کہا کہ مین طاقت امتحان کی
نہین رکھتا ہون سلطان نے حکم دیا کہ اسکو قتل کرو وہ فوراً مسلمان ہو گیا
اور اس بیہودہ دعوے سے اُسنے توبہ کی۔ اسی طور پر اسی بادشاہ کے
وقت مین ایک اور شخص نے دعوے کیا تھا کہ مین مہدی موعود
ہون وہ بھی قتل کیا گیا +

سنہ ۱۰۸۴ھ مین درمیان ماہ رمضان کے سلطان کے بیٹا پیدا ہوا اُسکا | سنہ ۱۶۷۳ء
نام سلطان احمد رکھا گیا اسی خوشی مین کئی روز تک عیش و عشرت

سنہ ۱۶۸۱ع — سنہ ۱۰۹۲ھ

کی محفل آراستہ رہی سنہ ۱۶۸۱ع / ۱۰۹۲ھ مین احمد پاشا وزیر سلطان کابینش برس
چھہ ماہ وزارت کر کے فوت ہوا پھر کئی وزیر معزول اور منصوب ہوئے
احمد پاشا کی لیاقت کا کوئی آدمی نہ نکلا آخرکار سپاہ ینی چری سلطان
سے ناراض ہوگئی اور چاہا کہ فتنہ برپا کرے سلطان نے خود ہی تخت سے
دست بردار ہوکر اپنے بھائی سلطان سلیمان خان ثالث کو تخت پر بٹھا
دیا اور آپ گوشہ عافیت مین جا بیٹھا یہہ بادشاہ شکار کرنا بہت پسند کرتا

سنہ ۱۶۸۷ع — سنہ ۱۰۹۷ھ

تھا اسنے ماہ جمادی الاولی مطابق ماہ جنوری سنہ ۱۶۸۷ع / ۱۰۹۷ھ مین درمیان
ایام سلطنت لوئی چہاردہم شاہ فرانس کی سلطنت سے دست برداری کی تھی

سلیمان خان ثالث

بن ابراہیم

یہہ بادشاہ درمیان سنہ ۱۶۴۲ع / ۱۰۵۲ھ کی پیدا ہوا تھا اور درمیان سنہ ۱۶۸۷ع / ۱۰۹۷ھ کے
تخت نشین ہوا اسوقت ۴۵ برس کی عمر اسکی تھی اس کی تخت نشینی
کے بعد سپاہ ینی چری نے سیاؤش پاشا وزیر کو قتل اسکی حویلی کو
تباہ کر دیا اور تین سو آدمی اس ہنگامہ مین مارے گئی سپاہ اور اسکے سردار

فوج کی بگڑ گئی اون مین باہمی جنگ وجدل ہونے لگی اس سبب غنیم بہی
ہر طرف سے غالب ہوگئے اور کوئی متوجہ دشمن کے دفع کرنے کیطرف
نہوا اُسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ والی غسانی سنہ ۹۹۶ھ مین شہر بغداد پر اپنا قبضہ سنہ ۱۵۸۸ع
کر لیا سلطان نے ذوالفقار آفندی کو بطور وکالت شاہ غسا کے پاس
بہیجا والی غسا نے ایلچی سے کہا کہ جب میرے سامنے آوے
تو سجدہ کرے اگر یہہ منظور ہے تو آوے وکیل نے قبول نکیا
اسی جواب وسوال مین دس مہینے گذر گئے سلطان سلیمان کو غصہ آگیا
اور بہت ناراض ہوکر والی غسا پر چڑہائی کی بڑی بہاری لڑائی ہوئی
آخر کو غالب آیا اور اپنا ملک اُسکے قبضہ سے چہڑا لیا اور لشکر کی
کو بدلی مصطفے پاشا کی غسا پر فوج روانہ کی چونکہ اُسوقت مین
خزانہ خالی تھا تمام آلات طلا اور ظروف چاندی کے گلا کر سکے بنوا کر
لشکر کو خرچ دیدیا اور بذات خود ایک لاکہ آدمیون کی جمعیت سے شہر
بغداد پر آیا وہ بہی چہڑا لیا وہان سے مظفر اور منصور ہوکر سلطان
نے قسطنطنیہ کو مراجعت کی ۲۴ تاریخ ماہ رمضان مطابق ۲۳

سنہ ۱۱۰۲ھ

سنہ ۱۶۹۱ء

جنوری سنہ ۱۶۹۱ء ۱۱۰۲ھ مین تین برس نو مہینے سلطنت کرکے مرض استسقا مین
مبتلا ہوکر انتقال کیا اس بادشاہ کو تعمیر مکانات اور باغون کے لگانے
کا بہت شوق تہا ٭

احمد ثانی
بن ابراہیم

بعد رحلت پانے سلیمان ثالث کے احمد خان ثانی بن سلطان ابراہیم
مسند سلطنت مرحوم پر بیٹھا ارکان دولت نے حیاتی زادہ حکیم باشی
کو قید کروادیا اوسپر یہہ الزام لگایا گیا کہ اُسنے آب و نان سلیمان کا بند کرکے
اُسکو مار دیا ہے اور احمد خان کوپرلو اوغلی مصطفی پاشا کو واسطے
جنگ شاہ نمسا کے روانہ کیا مصطفی پاشا اور نصاری کا پہر مقابلہ
ہوا چونکہ مصطفی دلیر آدمی تہا بے خوف فوج کے آگے آگے چلا جاتا
تہا دشمن کی سپاہ سے کسی نے گولی ماری گہوڑے سے گر کر
شہید ہوا فوج مرحوم بعد مرنے سپہ سالار کے تتر بتر ہوگئی پر لشکر عربی
اہل اسلام کا نصاری پہ غالب آیا اُسکے بعد علی پاشا منصب

وزارت پر منصوب ہوا چونکہ وہ بدمزاج تھا اسواسطے اُسکے لوگ متنفر
ہوگئے سلطان نے اُسکو معزول کرکے جزیرۂ قبرس میں بھیجدیا
اور حاجی علی کو عہدہ وزارت کا دیا شاہ نمسا نے فرصت پاکر شہر
بلغراد کا پھر محاصرہ کرلیا اسواسطے ۱۵ تاریخ ماہ ذی القعدہ سنہ ۱۶۹۲ع ۱۱۰۴ھ کو
فوج کثیر اسلام بول سے اُسکی تنبیہ کے لیئے روانہ ہوئی اسی سال میں
ایک ربع شہر قسطنطنیہ کا آگ سے جل کر خاک سیاہ ہوگیا تھا حاجی علی
عہدہ وزارت سے برطرف ہوا ایک اور شخص مصطفیٰ نام وزیر ہوا
تب شاہ نمسا نے فوج اسلام کے آنے کا حال سنا محاصرہ چھوڑ
کر بھاگا شاہ لنڈن اور شاہ ہالنڈ نے درمیان قیصر روم اور والی
نمسا کی صلح کروادی پھر ماہ محرم سنہ ۱۶۹۳ع ۱۱۰۵ھ میں قسطنطنیہ میں آگ لگی ایک حصہ
شہر کا جل گیا مصطفیٰ وزارت سے برطرف ہوا احمد پاشا وزیر ہوا
اس وزیر نے نصاریٰ کو ممانعت کلی کردی کہ کوئی عیسائی لباس رنگین
اور زرد جوتی اور سمور کی ٹوپی نہ پہننے پاوے اور گھوڑے پر سوار
نہ ہونے پاوے ... انکو چاہئے کہ سیاہ لباس اپنا پہنیں اور گدھے ہی

سنہ ۱۱۰۵ھ

سنہ ۱۶۹۳ع ۱۱۰۴ھ

سوار ہوا کرین تاکہ درمیان مسلمانان اور عیسائی کے فرق رہے چند روز

کے بعد پاشاہی برطرف ہوا سو مہلی علی حاکم شہر طرابلس

ملک شام کا خدمت وزارت پر ممتاز ہوا اس بادشاہ نے چار

سنہ ۱۶۹۴ء برس سلطنت کی ۱۱ تاریخ جمادی الآخرہ مطابق ۶ جنوری سنہ ۱۶۹۴ء ۱۱۰۶ھ مین سنہ ۱۱۰۶ھ

مرض استسقا مین مبتلا ہوکر داعی اجل کو لبیک کہکر چلدیا ۞

مُصطفےٰ خان ثانی

ولد محمد خان رابع

سنہ ۱۶۹۴ء یہہ بادشاہ اُسی سال مین یعنی سنہ ۱۶۹۴ء ۱۱۰۶ھ مین تخت پر بیٹھا اُسنے تخت پر سنہ ۱۱۰۶ھ

بیٹھتے ہی ایک فرمان اس مضمون کا لکھوایا کہ اعدا دین چارطرف سے ہجوم

کر رہے ہین مومنون کو درست نہین ہے کہ آسایش سے گھر مین بیٹھے رہین

میرے اجداد و آبا ہمیشہ نصاری سے جہاد کرتے رہے ہین اسلیئے

مین بھی چاہتا ہون کہ نصاری کے ساتھ لڑون پس اے مسلمانو میری

اطاعت کرو کیونکہ مین خلیفہ وقت ہون یہہ اشتہار عام کرکے جنگی

جہاز واسطے جہاد کے طیار کئے اور میرگی حسین پاشا کی نصاری کے

مقابلہ کو روانہ کئے حسین پاشا نے بہیجا بیض مین جاکر جو جزیرہ سائفن
فتح کیا اور سلطان نے بذات خود لشکر مرقوم کے ہمراہ آکر والی نمسا کو شکست
فاحش دیکر اُسکا توپخانہ چہین لیا اور اکثر قلعے منہدم کر ڈالے پہر تمام
موسم سرما درمیان شہر اُلردن کے مقیم رہنا شروع کیا مین ایک فوج
شاہی واسطے مدافعت والی نمسا کی اُس جگہہ چہوڑکر معہ اسیران
نصارے اور توپخانہ کے جو نصارے سے چہین لیا تہا بتمام شوکت وحشمت
داخل قسطنطنیہ ہوا ٭

اُنہین دنون مین خبر پہنچی کہ مرہس نے قلعہ اذف کا محاصرہ کر لیا ہے
سلطان نے واسطے مدافعت مرہس کے لشکر جرار روانہ کیا فوج
شاہی نے اُس سے لڑائی کر کے تیس ہزار روسی میدان جنگ مین
قتل کئے اور مظفر ومنصور ہوکر بازگشت کی سلطان نے ایک
لاکہ سپاہی اپنے ہمراہ لیکر والی نمسا سے پہر جنگ کرنے کے واسطے
کوچ کیا چنانچہ فتح پاکر مراجعت کی۔ پہر خبر آئی کہ شاہ نمسا لڑنیکے ارادہ سے
اور فوج کو بہرتی کر رہا ہے یہہ سنتے ہی سلطان بذات خود پہر روان

ہوا اور الماس پاشا کو اپنے آگے بھیجا الماس پاشا مارا گیا شاہ لنڈن اور
شاہ ہالنڈ نے بیچ بچاؤ کرکے والی غسلہ سے صلح کروادی یہہ صلح
۱۷۹۹ء درمیان سنہ ۱۱۹۹ھ کے ہوئی تھی سلطان شہزادہ ہفتہ کو لوٹ آیا چند روز
وہان کا سیر و شکار کرکے قسطنطنیہ مین آیا سرداران سپاہ اس صلح سے
ناراض ہوئے اور بادشاہ سے پھر گئے جب بادشاہ نے دیکھا کہ سپاہ
کی آنکھین بدلی ہوئی ہین اپنے بھائی کو تخت و تاج دیکر خود سلطنت سے
علیحدہ ہوگیا اس فساد مین مفتی کبیر شہر کا مارا گیا وہ برس اُسنے بادشاہت
کی ایکسال بعد درمیان سنہ ۱۱۱۲ھ کے انتقال کیا ۔

احمد ثالث بن محمد

یہہ بادشاہ اپنے بھائی کی وفات سے ایک برس پیشتر تخت پر بیٹھا
وقت جلوس کے وہ بیس برس کا تھا سپاہ خود سر نے آفندی شیخ الاسلام
مارڈالا سلطان اُسکے وقت نامراجب صاحب اختیار ہوگیا
اور امور سلطنت پر قابو پایا اُس وقت

بعض مفسدین کو قتل کیا اور بعض کو معزول کر دیا اور
تھوڑے سے ہی عرصہ مین کئی وزیر مقرر کئے اور بسبب نالیاقتی کے برخاست
کئے آخر شہید علی پاشا کو وزیر مستقل کیا اوسی سال یعنی سنہ ۱۱۲۲ھ
سنہ ۱۷۱۰ع
مین درمیان بادشاہان یورپ کے سخت لڑائیان ہوئین چنانچہ
پطرس شاہ روس نے ملک سویڈن پر چڑہائی کی اور شاہ سویڈن
کارلوس پر غالب آگیا کارلوس بہاگ کر قیصر روم کے پاس پناہ
لینے کو آیا قیصر نے اوس کو پناہ دی اسی واسطے شاہ روس
نے قیصر کے قلمرو مین مزاحمت کرنی شروع کر دی اوسکی تادیب
کے واسطے محمد پاشا کو حکم ہوا آخر محمد پاشا اوس پر غالب آیا اور صلح
کر کے واپس چلا آیا سلطان کو یہہ صلح نامنظور ہوئی اس جرم مین محمد
پاشا کو خدمت وزارت سے موقوف کر دیا اور یوسف پاشا کو
اوس کی جگہہ منصوب کیا آخر کار درمیان سنہ ۱۱۲۸ھ کے ایک صلح نامہ
شاہ روم اور شاہ روس بیچ بیس برس کی میعاد کا لکہا گیا بعد ازان قیصر
نے یوسف کو بہی معزول کیا سلیمان پاشا کو اوسکی جگہہ مقرر کیا اور حکم دیا

کہ کارلوس کو اوس کے ملک مین پہنچا دیوے اور اوس کے خرچ
کے واسطے روپیہ خزانہ شاہی سے دیا جاوے کارلوس نے دو لاکھ
روپیہ طلب کیا حکم ہوا دیدو اوس کے بعد دس لاکھ اور مانگا سلیمان
پاشا اس بات سے ناراض ہوگیا اور حکم دیا کہ کارلوس کو جبرًا ایک
قیصر سے نکالدو اوس وقت کارلوس کے پاس صرف تین سو
پیادے تھے اون کو لیکر ۲۶ ہزار سپاہ قیصر سے مقابلہ کیا خود گرفتار
ہوا سلیمان پاشا نے اوس کو قلعہ تمرطاش مین قید کر دیا بعد چندروز کے
دیموتیکا مین اوس کو بھیج دیا سلطان نے واسطے خرچ کارلوس کے
کچھ درماہہ مقرر کر دیا اور سلیمان کو اس قصور مین کہ بے حکم سلطان کے
اوس نے زیادتی کیون کی موقوف کر دیا اوس کی جگہ ابراہیم پاشا مقرر ہوا
۱۲ روز کے بعد اوسکو بھی معزول کیا علی پاشا کو بجاے اوس کے
مقرر کیا کارلوس حسب الطلب اپنی ہمشیرہ کے سویڈن کو گیا قیصر نے بعزت تمام
اوس کو رخصت کیا چنانچہ چھہ سو سوار اوس کے ہمراہ کر دیئے اور آٹھ
اسپ پانچ زین مرصع اور ایک قبا اور شمشیر جواہرنگار اوس کو عطا کی اور سنہ ۱۷۱۴ء ۱۱۲۶ھ

سنہ ۱۷۱۴ء

سنہ ۱۱۲۶ھ

پھر وہ رخصت ہوا کارلوس ٹر ا احسان مند قیصر روم کا ہو کر باعزاز تمام اپنے ملک کو گیا ❊

پھر درمیان ۱۱۲۷ھ ؁ فوج روم نے اکثر بلاد اور جزائر بنادقہ جمہوریا یا والی نمسا نے عہد شکنی کر کے قیصر کی لشکر سے پھر لڑائی شروع کر دی علی پاشا مارا گیا فوج کو شکست ہوئی خلیل پاشا حاکم بغداد اوسکی جگہ مقرر ہوا وہ خلعت وزارت کا قسطنطنیہ سے پہنکر شہزادہ رنہتہ کی راہ بلغاد مین پہنچا اوس نے بھی شکست پائی اس سبب وہ بھی معزول ہوا اوس کی جگہ محمد پاشا وزیر ہوا آٹھ مہینے کے بعد وہ بھی برخاست ہوا بعد ازان داماد ابراہیم پاشا کا تقرر ہوا ۱۱۲۹ھ ؁ مین والی نمسا سے صلح ہوگئی اس بادشاہ کے عہد مین ایکسو چالیس دفعہ شہر قسطنطنیہ مین آگ لگی اور بہت مکان جلکر خاک سیاہ ہوگئے اور شاہ روس اور والی پولنیا سے صلح ہوگئی۔ لشکر روم نے ایران پر چڑہائی کی نہاوند اور تبریز تک فوج آئی شاہ ایران نے پیام صلح کا کیا سلطان نے اس شرط پر منظور کیا کہ شاہ ایران نے جو جو شہر سلطنت روم کے دبائے ہین

وہ جو ارسلطان کے کر رہے ابھی یہہ گفتگو طے نہ ہونی پائی تہی کہ شاہ ایران مرگیا اور اوس کی جگہہ اوسکا بیٹا شاہ طہماسپ ثانی تخت ایران پر بیٹہا اوس کے وقت مین نادر شاہ سپہسالار ایران کا تبریز پر آیا اور فوج روم سے صف آرا ہوکر شکست دی سلطان نے اور لشکر واسطے مہم ایران کے طیار کیا تہا کہ ناگاہ فوج قیصی مین فساد برپا ہوگیا ابراہیم پاشا مقتول ہوا اور ماہ محرم سنہ ۱۷۲۱ع ۱۱۴۳ھ مین سپاہ خودسر نے سلطان احمد خان ثالث کو تخت سے اوتار دیا اور محمود اول کو تخت پر بیٹہلایا اس خلع کے بعد یہہ بادشاہ چہہ برس زندہ رہا درمیان سنہ [illegible]ع کے فوت ہوا

محمد خامس بن مصطفی ثانی

جسکو محمود اول کہتے ہین

محمود اول

بروقت تخت نشینی اس بادشاہ کے سپاہ خودسر نے بڑا فساد برپا کیا تہا قریب چہہ ہزار سپاہ کے مارے گئے اور کئی پاشا مقتول ہوے آخر کو ابراہیم پاشا ولی

حلب وزیر ہوا اوس نے بعض سرکشون کو قتل کیا اور بعضون کو معزول
کیا چند روز کے بعد وہ بہی برطرف ہوا اوس کی جگہہ عثمان پاشا وزیر
ہوکر براہ دریا مصر کو روانہ ہوا اثناء راہ مین شلاہ ہسپانیہ نے اوس کے
کئی جہاز درہم برہم کر دیئے اور چند جہاز پکڑ کر شہر مالطہ اوس کی فوج
لیگئے جبکہ لنگرگاہ مالطہ پر یہہ جہاز پہنچے اوس وقت شہری لوگ قیدیونکا
تماشا دیکہنے کو آئے ایک شخص قوم فرانسیس سے مسمی ارنود ہنو
مالطہ کا قیصر قوم کے جہازون کی سیر کرتا ہوا پہرتا تہا اوس نے
ایک گوشہ مین عثمان پاشا کو بے توشہ مجروح پایا اوس نے حکام
ہسپانیہ کو کچہہ روپیہ دیکر عثمان کو اپنے گہر مین لاکر علاج کیا جب اونے
صحت پائی مصر لیگیا وہان سے قسطنطنیہ کو گیا عثمان اوسکا نہایت
ممنون احسان ہوا اوس کو بہت روپیہ اس خدمت کے عوض دیا۔
۱۱۴۵ھ ۱۷۳۳ء مین طوپال عثمان پاشا کو ایران پر چڑہائی کرنے کا حکم ۱۷۳۳م
ہوا اوس نے نواح بغداد پر طہماسپ ثانی بادشاہ عجم کو شکست دی اور
کردستان تک پہنچا مراجعت کے بعد ازان سلطان محمود اول نے چار شخص یعنی

عارف پاشا - ابراهیم پاشا - رستم پاشا - احمد پاشا
کو فوج کثیر دیکر ایران بھیجا ان پاشایون نے کرمان - شاہ دستا
اردلان همدان فتح کئے طهماسپ ثانی چالیس ہزار سپاہ لیکر مقابلہ مین آیا
شکست کہا کر چلا گیا رومی فوج نے آگے بڑہ کر کاشان لوٹ لیا اوس وقت
طهماسپ ثانی نے ایلچی واسطے صلح احمد پاشا کے پاس بھیجا نادر شاہ
اوس وقت مین حاکم سلیسان تھا اوسکو یہہ بات خوش نہ آئی اوس نے
آکر طهماسپ ثانی کو تخت سے اوتار دیا اور اوس کے بیٹے عباس ثالث
کو برائے نام تخت پر بٹھلایا اور قیصر روم کو لکھا کہ جسقدر شہر ملک ایران
کے تمہارے قبضہ مین آئی ہین یا تو اوس سے دست بردار ہو جاؤ
نہین تو لڑائی کرو ابھی تک اس نامہ کا جواب بھی نہ آنے پایا تھا کہ لشکر
ایران کا ہمراہ لیکر بغداد کے پاس پہنچکر رومیون کو شکست دی اور دریای
دجلہ سے پار ہو کر بغداد کا محاصرہ کر لیا قیصر روم نے یہہ خبر پاکر توپال
عثمان پاشا کو اسی ہزار لشکری دیکر نادر شاہ کے مقابلہ پر روانہ
کیا چنانچہ ۶ ماہ صفر ۱۱۴۶ھ سنہ ۱۷۳۴ع کو دریا دجلہ پر بڑی بہاری لڑائی ہوئی

۱۷۳۴ع

اس جنگ میں روم بھی غالب آئی نادرشاہ بھاگ گیا اس فتح کی خبر
ہونے سے تین دن تک قسطنطنیہ میں چراغوں کی روشنی ہوئی
اور بڑی خوشی قیصر کے محل میں ہوئی نادرشاہ نے پھر جاکر فوج جمع کی
اور بعد تین مہینے کے رومیوں سے پھر مقابلہ کیا دو لڑائیوں تک
تو روم بھی غالب رہے تیسری لڑائی میں قیصر کی لشکر کو شکست ہوئی
طوپال پاشا میدان جنگ میں مارا گیا سلطان یہہ خبر وحشت اثر سنکر بہت
حیران ہوا آخرکار بعد کئی باد شاہوں کے محمد پاشا کو نادرشاہ
کے مقابلہ کے واسطے پسند کیا اس تردد ہی میں سب لوگ تھے
۱۱۴۹ کہ چھٹی تاریخ ماہ صفر ۱۱۴۹ھ ۱۷۳۶ء میں روس سے لڑائی ہوئی نادرشاہ سنہ ۱۷۳۶ء
نے موقع پاکر پے درپے حملے کرکے سپاہ روم کی ہوش بھلا دی
اور اپنی بہادری اور مردانگی کا خوف اون کے دل میں بٹھلا دیا اور شہر
کرکوک تک بہت شہر فتح کر لئے اوس وقت سلطان روم نے بجز صلح
آشتی کے کچھ چارہ نہ دیکھا آخر کو اس بات پر صلح ہوئی کہ سلطان مراد
چھارم کے وقت میں جو سرحد روم اور ایران کی تھی وہ ہی قایم

بھیجا وی اور شاہ روس سے اس شرط پر کہ بحر اسود مین جہاز رومی نہ آیا کرین اور جتنے شہر
قیصر روم کو شاہ روس نی دبا لیے تھے وہ واپس کر دیوی اور قلعہ ازوف خود منہدم کر دیوے
اور باشندہ اور عیسائیون کی روس کے بھی تجارت کرنی کو ملک روم مین آیا کرین اسطرح کے
اقرار درمیان دونون جانبین کے شہر بلغراد پر لکہی گئی اور شاہ نمسا سے بھی صلح ہو گئی
اور فرانسیس سے ۲۴ برس تک کا صلحنامہ لکہا گیا اور سنہ ۱۷۴۰ع ۱۱۵۳ھ مین شاہ سویدن سے بھی آشتی ہو گئی
اور سنہ ۱۷۴۶ع ۱۱۵۸ھ مین محمد بن عبد الوہاب اور امیر سعود نی ملک عرب مین تفرقے اور فساد قائم کیے
حرمین شریفین مین جا کر جو کچھ اونسی کیا اوسکی بیان کی واسطی ایک کتاب جداگانہ لکہی جاوے
تو مناسب ہے ابہی اثنا سے مین سلطان محمود اول بیمار ہو کر ماہ صفر مطابق
۱۳ دسمبر سنہ ۱۷۵۴ع ۱۱۶۷ھ مین فوت ہوا یہہ بادشاہ ۵۸ برس کا تہا ۲۴ برس دیکر
سلطنت کی —

عثمان ثالث بن مصطفی ثانی

عثمان ثالث بیٹا مصطفی خان ثانی کا بہائی محمود اول کا درمیان سنہ ۱۶۹۹ع ۱۱۱۰ھ
کے پیدا ہوا تہا قید خانہ ہی مین اوس نے پرورش پائی سنہ ۱۷۵۴ع ۱۱۶۷ھ مین

بادشاہ روم کا ہوا چونکہ قید مین ۴۵ برس کے عمر تک رہا تھا اسواسطے
عزلت پسند زیادہ تھا اوسنے سعید افندی کو اپنا وزیر مقرر کیا اور بجال
اسکے کہ خود سر فوج کسی اور کو اولاد سلطان احمد خان ثالث سے بادشاہ
مقرر نہ کرے اس لئے محمد بایزید ابراہیم خان ان سبکو اوسنے
(margin: ۱۷۵۵ع / ۱۱۶۹ھ) قتل کروا ڈالا اوسی کے وقت مین درمیان ۱۱۶۹ھ ۱۷۵۵ع کے دو ثلث
شہر قسطنطنیہ کے مکانات اور صدر اعظم کا گھر آتش زدگی سے جلکر خاک سیاہ
(margin: ۱۷۵۶ع / ۱۱۷۰ھ) ہو گئے اور درمیان ۱۱۷۰ھ ۱۷۵۶ع کے سعید افندی کو برخاست کرکے
محمد راغب پاشا کو وزیر اپنا مقرر کیا اس بادشاہ نے
شراب نوشی کی رسم یک قلم اپنے قلمرو سے بند کر دی اور
مسجد جامع عثمانیہ جسکی بنا محمود اول نے رکھی تھی تمام و کمال
تعمیر کروا دی ۴ برس اوس نے بادشاہت کی ۵ تاریخ
(margin: ۱۷۵۸ع / ۱۱۷۱ھ) ماہ صفر مطابق ۲۹ اکتوبر ۱۷۵۸ع مین اوس نے انتقال کیا۔

مصطفی خان ثالث بن احمد

بعد انتقال پانے عثمان ثالث کے مصطفی خان پادشاہ ہوا اور راغب پاشا وزیر سے اوس نے اپنی بہن صالحہ سلطان کا نکاح کر دیا یہہ وزیر صاحب شعور اور ہمت والا تہا وہ ارادہ جہاد کا رکہتا تہا پر اوس کی عمر نے اوس کا ارادہ پورا نہو نے دیا اوس کے بعد کئی وزیر مقرر ہوئے اور برطرف ہوئے آخر کو علی پاشا وزیر ہوا اس مدت عزل و نصب وزرا مین سنہ ۱۱۸۳ھ سنہ ۱۷۶۹ع تک کئی دفعہ شاہ روس سے لڑائیان ہوئین انجام کار سلطان کا لشکر غالب آیا روس کا توپ خانہ لیکر سپاہ قسطنطنیہ مین مظفر و منصور ہو کر آئے ۵ ماہ ذی القعدہ کو درمیان سنہ ۱۱۸۷ھ سنہ ۱۷۷۳ع کے اپنی موت سے اوس نے وفات پائی۔

سنہ ۱۱۸۳ھ — سنہ ۱۷۶۹ع

سنہ ۱۱۸۷ھ — سنہ ۱۷۷۳ع

سلطان عبد الحمید خان بن احمد ثالث

یہہ پاشا سلطان مصطفے خان ثالث کا بہائی اور سلطان احمد سوم کا
بیٹا ہے ۱۱۳۷ھ میں اوس نے ولادت پائی ۱۱۸۷ھ مین
وہ پادشاہ ہوا اوس کے زمانہ مین درمیان مصر کے علی بیگ
نائب سلطنت اوس نے رعایا پر بہت ظلم کیا تہا یہہ پادشاہ چونکہ
نرم مزاج صلح پسند بہت تہا اس واسطے سیاست کا کرنا اور جنگ
جدل مین مصروف ہونا کم پسند کرتا تہا مگر اوس نے فوج کو
قواعد سپاہ کی سکھلائی اور جہازون کے کارخانون کی ترقی کی اور
بسبب اس کے کہ ہمیشہ کی خانہ جنگی اور خودسری سپاہ نے سلطنت کو
ضعف پیدا کردیا تہا سلطان نے بادشاہان نصاری اطراف سے
صلح کرلی تہی ۔ اسی بادشاہ کے وقت مین حسین پاشا واسطے
تادیب سرکشون اور باغیون عرب کے گیا وہان کا فتنہ بند ہوا ۔ مگر روس
اور والی نمسا نے متفق ہوکر پہر چاہا کہ بازار جنگ و قتل کا گرم کرین

یوسف پاشا اور علی پاشا اون کے مقابلہ کے واسطے روانہ
ہوئے یوسف نے لشکر نمسا کو شکست دیکر قلعہ شیش وغیرہ
فتح کیے اور شاہین پاشا نے روس جنرلی سلطان مذکور ۴۶ برس کی
(۱۷۸۹ع) (۱۲۰۳ھ) عمر مین سولہ برس سلطنت کرکے درمیان ۱۷۸۹ع و ۱۲۰۳ھ کے راہی ملک بقا ہوا

سلیم ثالث بن سلطان مصطفی ثالث

(۱۷۶۱ع) (۱۱۷۵ھ) یہہ پادشاہ درمیان ۱۷۶۱ع و ۱۱۷۵ھ کے پیدا ہوا اور ۱۷۸۹ع و ۱۲۰۳ھ مین تخت نشین ہوا
اوس نے تخت پر بیٹھتے ہی آراستگی فوج کا دہیان کیا اور تہوڑے ہی
عرصہ مین ایک لاکہہ پچاس ہزار سپاہ آراستہ کرلی شاہ نمسا اور روس
سے دو برس تک بڑی بہاری لڑائی ہوتی رہی انجام کار درمیان
(۱۷۹۱ع) (۱۲۰۵ھ) ۱۷۹۱ع و ۱۲۰۵ھ کے سپہ سالار روس سے صلح ہوگئی پر ملکہ کیتہرائن جسنے
اپنے خاوند پطرس سوم کو زہر دیکر خود تخت نشین ہوگئی تھی یہہ
صلح منظور نہ کی اور بہت بڑا لشکر قلعہ اسمعیل پر روانہ کیا
اس قلعہ مین تیس ہزار سپاہی جنگی تہے جب فوج روس نے اوس

قلعہ پر یورش کی اسقدر روسی لوگ توپ اور تفنگ سے مارے
گئے کہ خندق قلعہ کے مُردون کے لاشون سے بہر گئے پر سپاہ
روس کی بیشمار تہی قلعہ کے فصیل پر چڑہ گئے تین دن اور تین رات
قلعہ کے اندر کُشت وخون ایسا رہا کہ مقتولین کے خون سے قلعہ
کی مٹی ملکر گارا بن گیا پر قلعہ کے باشندون نے بہی معہ زن اور
بچہ کے بڑی داد مردانگی کی دیگر سب مقتول ہوئے صرف
ایک آدمی بچا تہا جو یہہ خبر لیکر قسطنطنیہ مین آیا قسطنطنیہ کی فوج یہہ
خبر وحشت اثر سنکر کمال غضب مین آکر دریا کی مانند اونڈہ آئے
اور بادشاہ سے اجازت چاہی کہ اس کشت وخون کا بدلا لینے کا
حکم ہو مگر اونہین دنون مین شاہ لنڈن اور پروشیہ نے بیچ بچاو
کر کے صلح کروا دی یوسف پاشا عہدہ وزارت سے برخاست
ہوا محمد پاشا جو اٹھاسی برس کا بوڑہا تہا وزیر ہوا اور ملکہ کیتہرائن نے
دار السلطنت کو لوٹ گئی بعد ازان بونا پارٹ شاہ فرانسیس جسنے
انگریزون سے لڑکر اونکو بہت تنگ کر رکہا تہا شاہ روم سے اوس نے

سلسلہ محبت کا استوار کیا سلطان سلیم نے قواعد جنگ مختر عہ نصاریٰ کو پسند

فرما کر چاہا کہ اپنی لشکر کو بھی یہہ قواعد جنگ کے سکھلا وے اسلیٔے چند شخص

منتخب کرکے بونا پارٹ کے پاس باب امید روانہ کیٔے کہ فوج کے قواعد

اور آئین کا طور سیکھ آوین یہہ بات سپاہ خاصہ یعنی ینگ چری نے پسند نکی

اور سب فوج باغی ہوگئی اور آپسمین مشورتین فساد کی کرنے لگے۔

سنہ ۱۷۹۳ء

اورخان نے درمیان ۱۷۹۳ء ۱۲۰۷ھ کے فوج قواعد دان قسطنطنیہ مین

سنہ ۱۲۰۷ھ

آراستہ کی اور بادشاہ اس فکر مین ہوا کہ سپاہ ینگ چری نے چونکہ حکم

عدولی کی ہے اونکا استیصال کرنا بہتر ہے سرداران فوج ینگ چری

نے جب دیکھا کہ فوج جدید فرنگیون کے طور پر آراستہ ہو رہی ہے

نہایت حیران اور آشفتہ خاطر ہوکر بڑا فساد برپا کرنے کے فکر مین ہوے

اور سلطان ہر روز جوانان بست و پنجسالہ کو بہرتی کرتا جاتا تہا اور فوج نظام

مین اونکا چہرہ لکہا جاتا تہا چنانچہ دو ہزار سپاہی قواعد دان زیر حکم

مسعود آغا قسطنطنیہ مین طیار ہوگئی اور اونہون نے جنگ عکہ مین

بڑی بہادری دکہلائی اور ۱۶ ہزار آدمی فوج نظام کے درمیان شہر قرمان

سے کہ قاضی پاشا کے زیر حکم مرتب ہو چکی تہی سلطان نے قاضی پاشا
کو معہ فوج نظام کے اسلامبول مین طلب کر لیا چنانچہ قاضی پاشا
حسب الطلب حاضر ہو گیا ایک روز رات کے وقت ایک دشمن قاضی
پاشا کو قتل کرنے کے ارادہ پر اوس کے خیمہ مین جا گہسا قاضی پاشا
مرد شجاع اور دلاور تہا جلد بیدار ہو کر اوسی دشمن کو قتل کیا جب قاضی
پاشا دار السلطنت کے پاس پہنچا نیک چری کی فوج بگڑ گئی تمام شہر
مین حشر برپا ہو گیا کئی مکان پہونک دئیے قہوہ خانون اور مسجدون مین
یہہ باغی سپاہی جمع ہو گئے ارکان سلطنت کو گالیان دینے اور اونکو
کافر اور ملحد کہنے لگے سلطان نے مجبور ہو کر سوا اسے تسلی اور دلاسا
دینے کے اور کوئی چارہ نہ دیکہا اور قاضی پاشا کو حکم دیا کہ اپنی جاو
کو مراجعت کر جاوے اسی اثناء مین ایک شخص قواعددان فن سپاہگری تمیز
کامل سلطان کے پاس بہیجا ہوا بوناپارٹ کا آیا اور نامہ دیا اوسمین لکہا تہا
کہ مین تمہارے دوست کا دوست ہون اور دشمن کا دشمن مین ہمیشہ کامل
معلمین فن سپاہگری کے واسطے تعلیم قواعد کارزار بری او بحری کے بہیجتا رہونگا

تاکہ انگریزون کو بوغاز استنبول سے اور روس کو بہر طونا سے مجال عبور
اور مرور کی نرہی یہہ بات بغاوت کی بارود مین چنگاری کا کام کر گئی یہہ حال
سنکر روس نے قیصر کے ملک پر چڑہائی کی اور انگریز لوگ جو دست و برد بونا
پارٹ سے عاجز آگئے تہے سلطان کو لکہا کہ بوناپارٹ سے دوستی چہوڑ
دی مگر سلطان نے اونکا کہا نہ مانا اسلامبول کو توپہائی کلان اور آلات و
سامان جنگ اور جہازات جنگی سے بہت مستحکم اور استوار کر لیا انگریزون کا
ایلچی واپس چلا گیا پہر انگریزون نے شہر اسکندریہ لے لیا محمد پاشا حاکم مصر نے اون پر لشکر کشی کی
اور اسکندریہ پہر چہڑا لیا بعد ازان انگریزون نے صلح چاہی اور اپنی محبت اور دوستی کے اظہار
کر کے سلطان کو فرانس سے بہی قیصر روم کی صلح کروا دی بعد ازان کئی شخص عہدہ وزارت پر
مامور ہوئی اور معزول ہوئی بعد ازان حلبی پاشا وزیر ہوا آگ فساد و بغاوت کی فرو ہو گئی

سنہ ۱۸۰۶ع | پہر سلطان درمیان سنہ ۱۸۲۲ع کے فوج نظام کی ترقی اور ترتیب کے فکر مین ہوا | سنہ ۱۲۲۱ھ

اور بہت کوشش اس بات مین کی قلاع بوغاز قسطنطنیہ مین بحر اسود
کی طرف ایک قبیلہ فوج نیک چری کا متعین تہا اوس فوج کو یمق کہتے تہے
اوس فوج کا افسر قبقجی اوغلی نام تہا جب اوس نے

دیکہا کہ توجہہ خاطر سلطان طرف فوج نظام کے بہت ہے اور نئی روش
کی فوج طیار کر رہا ہے وہ بہی باغی ہوگیا اور فوج ینق ہمراہ لیکر واسطے
استیصال اون پاشاؤن اور سرداروں کے جو پادشاہ کے ارادہ
کے ساتھہ ہین اور جنکی صلاح سے فوج قواعددان بہرتی ہو رہی ہے آ پہنچا
سپہسالاران نیلک چری نے جو قسطنطنیہ مین متعین تہی اوسکو لکہا کہ ہم لوگ دل و
جان سے تیرے ہمراہ ہین ہم صرف یہہ چاہتے ہین کہ آئین دین اسلام
کا قوی ہو اور فوج نو مسلم برطرف کیجاوے اور وزرا فجار اور امرا بدکار نا
فی النار ہوں یہہ لوگ ہمارا نفقہ لیکر فوج نظام کو دیا چاہتے ہین یہہ لکہا کہ فساد
عظیم برپا ہوگیا آٹھہ سو سپاہی نیلک چری کے ہمراہ فوج ینق کے جہازی بحری مین
آئے سپاہ بحری اونکو داخل ہونے سے مانع ہوئے باغیوں نے
باواز بلند یہہ کہا کہ اے سپاہ بحری خبردار ہو جاؤ چند روز مین تمہارے
سردار کافر ہو جاوینگے ہم اسلام کے طرفدار ہین ہم تمکو صلاح نیک دینے
آئے ہین تم ہمارے شامل ہو جاؤ تاکہ ہماری اور تمہاری روش قدیم
برقرار رہے اسطرح ایک گروہ ینق کا ہمراہ قبقچی کے توپخانہ پر چڑہ آیا توپ کا

دالون نے اون کورد کا قپیچی نے کہا کہ ای بہائیو تم ہمسی کیون علیحدہ ہوتے
باوجودیکہ تم برادر اپنے اور اولاد نبلٹ چریا کی ہوہین قسم رسول مقبول کی کہتا
ہون کہ ہم تم ایک ہی ہین اسوقت تم ہمارے ساتہہ ہوجاؤ اور دین نبی کی
حمایت کرو اگر تم ہمارے ساتہہ نہوگے تو جنت تم پر حرام ہوگی اور خدا تعالی
کی لعنت کے مورد ہوگے —

خلاصہ کلام کا یہہ ہے بعد گفتگو بسیار کے سپاہ بحری اور توپچانہ سب ہمراہ فوج
یمق کے ہوگیا اور سب متفق ہوکر شہر پر چڑہ آئے سپاہ کو لازم اپنی جان
بچاکر مکانون مین جا چہپے باغیون نے شہر قسطنطنیہ کے میدان مین آکر
طنبور لڑائی کا بجایا شہر مین تہلکہ عظیم برپا ہوگیا تمام دوکانین اور بازار
بند ہوگئے ہر ایک کو اپنی جان کا فکر ہوگیا بادشاہ حیران اور فکرمند
تہا کہ اب کیا کرون —

قپیچی نے آواز بلند سپاہ کو یہہ بات سنائی — ای یارو اب وہ وقت ہے کہ ہمارے
اور تمہارے دشمن مقہور ہون خدا ہماری مدد کرے اس ملک عثمانی سے
اون دشمنون کی بیخ کنی کرنی واجب ہے جو باعث خرابی نبلٹ چریا کی ہوئے ہین

ان حکام خدا فراموش نے اہل اسلام کو نصاریٰ کا لباس پہنا کر مشابہ کفار کے
کر دیا ہے اور بہت سے فتنے اور رخنے دین اسلام مین ڈالدئے ہین
سپاہ نظام کو ملازم ہے وہ لوگ بے قصور ہین اونسے مخاصمت کرنی
روا نہین ہے پاشایان خبث باطن اور امرا و نجس طبیعت جو باعث رونق
اور رواج اس بدعت کے ہوئے ہین اونہون نے اسلام کی پاکی کو نجاست سے
مبدل کر دیا ہے اور نیک چری کے روزینہ اور آذوقہ مین یہہ لوگ خلل انداز
ہوئے ہین انسے انتقام لینا واجب ہے فقط یہہ کہکر ایک فہرست جسمین
انکے نام باواز بلند پڑہی جنکو قتل کروانا منظور تہا اور
کہا کہ ان کو پکڑ لاؤ اور اس جگہہ لاکر قتل کر دیہہ سنتے ہی اون سرداروں کے
گہرون پر فوج چڑہ گئی گہرون کا محاصرہ کر لیا ہر ایک جگہہ دار و گیر کی آواز
بلند تہی اور حشر برپا ہو رہا تہا بعضی سردار مقتول ہوئے بعضی بہاگ کر نصاریٰ
اور یہود کے گہرون مین چہپ گئے بعضی زندہ باغیون کے ہاتہہ آ گئے
تین دن اور رات یہہ ہنگامہ برپا رہا شہر مین ایسا تمدہ ہوا کہ اوسکی تفصیل کیواسطے
کتاب جدا درکار ہے ستر نامی سرداروں کے نقش مثل ابراہیم نسیم افندی

ابوبکر افندي حاجي ابراهيم افندي صائي افندے احمد افندے

وغیرہ کے اوس میدان مین بے گور وکفن پڑی تہی اور ہر ایک بازار اور

محلہ مین سردار مرے ہوئے نظر آتے تہے جب قیصجي نے دیکہا کہ شہر

کے سب سردار مارے گئے اوسوقت بستانجي باشي ندیم بادشاہ کو طلب کیا

سلطان نے اوسکے دینے مین تامل فرمایا بستانجي نے دیکہا کہ اگر ذرا

توقف ہوتا ہے تو سپاہ خود سر قیصجي کے محل کو لوٹ لیگي از راہ خیر خواہي

بادشاہ کے قدمون پر گر پڑا اور کہا کہ مینے اپني جان بادشاہ پر فدا کي مجہکو باغیون کے

سپرد کر دو تاکہ فتنہ کي آگ فرو ہو سلطان نے بچشم نمناک جلاد کو حکم دیا جلاد نے

بستانجي کو قتل کرکے بام شاہي سے نیچے مجمع باغیون مین اوس کي لاش کو

ڈالدیا اون سنگدلون نے اوسکي نعش بہي اور سردارون مقتول کے برابر

ڈالدي اور بڑي خوشي کي —

بعدازان موسی پاشا - اور مفتي عطاء اللہ افندے شیخ الاسلام جو باغیون

کے ساتہ شامل تہے اونہون نے سرداران یمق اور سپاہ نیلٹ چری

سے کہا کہ یہہ بادشاہ اگر تخت پر رہا ہے ہمیشہ دلمین کینہ رکہیگا اور جب موقع

پاوے گا ہمیشہ بدلا لیگا اسکو تخت سے اوتارنا نہایت مناسب ہے
یہہ مشورہ کرکے قبقجی میدان مین گیا اور اون سردارون کے
نعش کے طرف اشارہ کرکے کہنے لگا۔ کہ ای گروہ مسلمانان اب
تمہارے دشمن مقتول ہو چکے پادشاہ نے وعدہ کیا ہے کہ فوج
جدید نظام کو برطرف کرونگا پس اب کچھہ خطرا اور اندیشہ نہین ہے اور بحیلے
سے کہا کہ یہہ پادشاہ ہمارا اور تمہارا دشمن ہو چکا ہے یہہ کبھی راضی
نہ ہوگا اسباب مین مفتی سے فتوی طلب کرو کہ جو بادشاہ
خلاف قرآن شریف کے عمل کرے اوس کی بابت شرع مین کیا حکم
ہے سپاہ مفتی کے طرف متوجہ ہوے اوسنے فتوی دیا کہ ایسا بادشاہ ہرگز
نہ رکہنا چاہئے قبقجی نے سپاہ کو فتوی سنایا سب سپاہ بولے کہ بادشاہ بے دین کو
تخت سے اوتار دینا واجب ہے مفتی خوش ہوا اگر بظاہر بہت افسوس کیا
کہ سلطان نے اپنے تئین فراموش کردیا کہ وہ امیرالمومنین تہا ہر سپاہ کو لباس
کفار کا پہنا کر ہمشکل نصارے کے کردیا آخر قہر الہی نازل ہوا بعد صلاح قبقجی مفتی
محل مین گیا اور کہا کہ ای سلطان ہمنے اگو بارہا سمجھایا کہ سپاہ اہل اسلام مین فساد

ہو نی دونگی کچھہ فایدہ نہوا اب فوج نیک چری نے مصطفی چہارم دبہائی تمہاری کو بادشاہ مقرر کیا تقدیر سے کچھہ چارہ نہین ہے بادشاہ سلیم تخت سی اوتر کہڑا ہوا اور اپنے قدیم مکان کی طرف جہان پر ۲۰ سال گوشہ گزین رہا تہا چلا گیا مصطفی ایوان شاہی مین آیا یہہ بادشاہ سلیم پہر سپاہ کی ہاتہہ سی درمیان سنہ ۱۸۰۸ع ۱۲۲۳ھ کے قتل ہوا اوسکا ذکر آگے آتا ہے۔

سنہ ۱۸۰۸ع

سنہ ۱۲۲۳ھ

مصطفی رابع بن عبد الحمید

جب مصطفی بارگاہ سلطانی مین پہنچا مفتی بہت دلشاد ہوا سرداران فوج نے نذرین دین اور دعائین کین سلامی کے توپون کی آواز بلند ہوئی شہر مین منادی پہرگئی کہ مصطفی قیصر دوم کا ہوا اب امن وامان ہے رعایا کی دل سے خوف گیا مفتی نے میدان سپاہ مین جاکر آواز بلند کہا سلطان مصطفی قیصر دوم کا ہوا ہی وعدہ پختہ کرتا ہے کہ فوج نظام کو جلد تر برطرف کر دونگا اور سپاہ قدیم کا روزینہ برابر جاری رہیگا سب سپاہی خوش وخرم اپنی اپنی گہرون کو گئے سپاہ نظام مایوس ہوکر اپنی اپنی شہرون کو چلے گئے۔

۱۲۰۳ھ | ۱۷۸۹ء

اس بادشاہ کی ولادت درمیان ۱۱۹۳ھ ۱۷۸۹ء کے ہوئی اور سلطنت درمیان

۱۲۲۲ھ | ۱۸۰۷ء

۱۸۰۷ء ۱۲۲۲ھ کے کی جب تخت پر بیٹھا ۱۲ برس کا تھا یہہ مفسدہ جو سپاہ نے کیا اس کی خبر
پاکر روس کی فوج قیصر کے ملک مین قدم بڑہا کر چلی آئی تھی اور کوئی اسیر مطلع
نہوا بونا پارٹ کو جب یہہ خبر پہنچی کہ سلطان سلیم خان تخت سے اوتار اگیا نہایت
افسوس کیا اور روس سے سلسلہ محبت کا قایم کیا شاہ لندن کا وکیل حاضر ہوا
اظہار دوستی اور خیر خواہی کا کیا ۔ اتفاق سے طیار پاشا وزیر اور مفتی مین
باہم عداوت ہوگئی طیار پاشا شہر دشچک کو چلا گیا وہان کے حاکم مصطفی بیرق
قدار سے جا ملا اور یہان پر مفتی بہ قبقچی مختار کل اور مدار المہام روم
کا ہوگیا بیرقدار فوج ینق سے بڑی عداوت رکھتا تھا جبکہ طیار پاشا
بھی وہان جا پہنچا اوس نے روس سے صلح کرلی اور اسلامبول کو آیا
اور چلبی پاشا کے پاس قاصد خفیہ بھیجکر اپنا راز اوسکو بتلا کر بڑے وعدے
اور مواثیق باہم کر کے اوسکو بھی اپنے ساتھہ کر لیا چلبی نے اوسکو
جواب خط کا حسب دلخواہ دیا اور واسطے معزول کرنے مفتی اور افسران ینق
کے سازش کرلی بیرقدار فوج لیکر ادرنہ سے آیا سپاہ ینیک چری سے خائف

ہوئی بیوقداد نے باہر سے پیغام بھیجا کہ مین صرف تمہاری مدد کو آیا ہون
مجھسے خوف نکرو چنانچہ وہ لوگ بیفکر ہوگئے بیوقداد نے شہر کے باہر خیمہ
استادہ کردیا اور سرداران نیک چریے کو بلاکر کہدیا کہ سیمیٹنے روس
سے صلح کرلی ہے اب تمہارا یہان پر رہنا بیفایدہ ہے قسطنطنیہ کو چلے جاؤ
بعدازان ایک فوج معقول بسرکردگی حاجی علی آغا قلعہ بوغاز ہیئ خلیج قسطنطنیہ
کے بندرگاہون پر بھیج دیئے تاکہ قبقچی اوس کے ہاتھ سے بہاگ کر
کسی طرف نہ جا سکے یہہ شخص ٹہرا مدبر تہا سب بندوبست کرکے اسلام
بول مین آیا اور وہان آکر قبقچی کے نوکرون سے سازش کی چنانچہ
ایک شب کو چار آدمی ہمراہ لیکر قبقچی کے گہر مین جا گہسا اور اوسکے
خوابگاہ مین جاکر آمادہ قتل ہوا قبقچی جاگ اوٹہا پوچہا کون ہے جو بیحکم
چلا آیا آغا علی نے کہا ای بدذات مین تجکو قتل کرنے کو آیا ہون تاکہ
تجسے انتقام تیری بدذاتی کا لون اسنے کہا کہ اتنی مہلت دے کہ مین نماز
پڑہ لون اوسنے کہا کہ اب وقت نماز پڑہنے کا نہین ہے یہہ کہتے ہی خنجر اوسکی پیٹ مین مارا اور سر اوسکا کاٹ
لیا اور بیوقداد کے پاس واپس آیا اور کہا حضرت آپ اپنی سپاہ مین چلا آیا وارثان قبقچی یہہ واقعہ دیکہکر سمتوق کی فوج

سلطان کو خبر کی سلطان کشتی پہ سوار ہوکر دریا کے راہ سی شہر
مین آیا اور آتے ہی سلیم خان کو قتل کرکے بیرقدار کی راہ مین
اوسکی نعش ڈلوادی اور پہر نوکرون کو محمود خان کی قتل کرنے کے
واسطے محل مین بہیجا بیرقدار دروازہ توڑکر شہر مین آیا اور سی
محل شاہی کیطرف چلا تا کہ سلیم کو پہر تخت پر بیٹہلادی ناگاہ نعش
اوسکی راہ مین پڑی ہوئی دیکہہ کر گہوڑے سے اوترکر نعش بغل مین
لیکر خوب رویا سبب علی نے آکر آواز دی کہ یہہ وقت رونیکا نہین
ہے محمود خان کی خبر لو ایسا نہو کہ وہ بہی مارا جاوی تو خاندان عثمانی بے چراغ
ہوجاویگا بیرقدار یہہ سنکر گہوڑے پر سوار ہوا بہت جلد
محل مین پہنچا وہان جاکر دیکہا کہ مصطفی خان کی قتل کے واسطے کئی
آدمی محل مین گہس گئے ہین اور محمود خان نے زخم خفیف کہاکر
دوڑکر زینہ کا دروازہ بند کرلیا ہی اور بالا سے بام ٹہڑی پاس اور
ہراس مین چار طرف نظر کررہا ہے تو پہچان بیرقدار نے ایک نردبان ہوجولی
برابہہ دیوار کے کہڑا کردیا اور محمود خان کو اوسی راہ سے اوتار کر بیرقدار

کے پاس لائے بیرقدار نے محمود خان کے ہاتھ چوب کر تخت پر بٹھلایا اور مصطفی خان کو فی الفور گرفتار کر کے قید خانہ میں بھیجدیا

سنہ ۱۲۲۳ ہجری اور پھر سنہ ۱۲۲۳ھ ۱۸۰۸ء میں مقتول ہوا سنہ ۱۸۰۸ء

محمود الثاني بن عبد الحميد

جب کہ محمود بادشاہ ہوا حسب دستور خاندان عثمانیہ کے مسجد ایوب میں گیا شمشیر اوسکی کمر میں باندہی گئی بیرقدار وزیر اعظم مقرر ہوا اور اکثر سرداران ینیچری اور قاتلین سلیم خان کو قتل کیا اور اپنے دشمنوں سے انتقام لیا اور فوج نظام کے واسطے بہت سعی اور کوشش کی اور اکثر مصطفی خان کی اپنے ہاتھ سے اس بادشاہ نے قتل کیں وجہ اوسکی یہہ تہی کہ ایک رات کو جب کہ یہہ بادشاہ خوابگاہ میں تہا انہوں نے اوسکی مار ڈالنے کی سازش کی تہی پیدائش اوسکی درمیان سنہ ۱۱۹۹ھ ۱۷۸۵ء ہوئی

سنہ ۱۱۹۹ ہجری سنہ ۱۷۸۵ء

سنہ ۱۲۲۳ ہجری ۲۳ برس کی عمر میں درمیان سنہ ۱۲۲۳ھ ۱۸۰۸ء کے تخت پر بیٹھا۔ سنہ ۱۸۰۸ء

بیرقدار وزیر اعظم نے سرداران نامی سے درباب ترتیب لشکر جدید قواعد دان کے مشورت کی افسران لشکر نے پھر ارادہ

فساد کا کیا اور ہم سکو کافر ٹھیرایا اور ایک کاغذ پر یہہ لکھا کہ صدر اعظم
کی موت قریب آئی ہے وہ کاغذ پیر قداد کے دروازہ پر لگا دیا دوسرے
دن سب لشکر جمع ہوکر بارادہ جدال مستعد ہوئے اور نظام کی چہاؤنی
پہونک دی پیر قداد کا گہر گہیر لیا بادشاہ یہہ سب افعال شنیعہ اس سپاہ
کے دیکہہ کر مجبور ہوگیا مرامس پاشا اور قاضی پاشا جو تابعدار پیر قداد
کے تہے اِس فساد کی دفع کرنے کے واسطے اُٹہے اُنہون نے نیک چری
سپاہ کے گہرون مین آگ لگادی اور غل مچایا کہ وزیر اعظم لشکر آراستہ
کرنے کو گیا ہے اب وہ آکر نیک چری کو قتل کریگا اِس خبر کے سننے سے
خودسر سپاہ کو زیادہ توحش پیدا ہوا اسلئے غرض امس پاشا کی یہہ
تہی کہ شعلہ فساد کا بجہہ جاوے مگر قاضی پاشا جو دشمن جانی نیک چری
کا تہا اُس نے بہت جلدی کی اور جنگ و قتل مین مصروف ہوگیا
بادشاہ کا پہلے سے یہہ ارادہ تہا کہ آب تدبیر سے اِس فتنہ کی آتش
کو بجہا دے پر جب کہ دیکہا کہ جوق جوق فوج قیصر روم کے محل کی
طرف چلی آتی ہے ناچار ہوکر اونکے دفع کرنے کا حکم دیا قاضی پاشا

چار ہزار سپاہ اور چار ضرب توپ لیکر نکلا اور اُن دشمنوں کو
جنہوں نے بیوقفادہ وزیر اعظم کے گہر کے چار طرف آگ لگا دی
تہی ہٹا دیا اور اپنی فوج کے تین حصّے کئے ایک حصہ میدان مین
متعین کیا دوسرے حصہ کو حکم دیا کہ راہوں اور کوچوں مین جہان
کہین ینی چری کے سپاہی پاؤ فوراً قتل کر ڈالو اور تیسرا حصہ اپنے
ساتہہ رکہا ینی چریون نے جابجا آگ لگا دی اور ہر جگہہ قتل اور خونریزی
اور لوٹ شروع کر دی اسلئے رعایا ناکردہ گناہ بہت ماری گئی سلطان
ایک بلند مکان پہ بیٹہا ہوا یہہ سب ظلم فوج کے دیکہہ رہا تہا صدر اعظم
کے مکان مین ہتیار بارود بہت جمع تہے اور وہ مکان بہی بڑا اور وسیع
تہا دشمنون نے کئی جگہہ اُس گہر پہ آگ لگا دی تہی اور صدر اعظم ایک
سنگین مکان مین ہمراہ اپنے چند رفیقوں کے بیٹہا ہوا کمال دلاوری
سے دیکہہ رہا تہا اور تنوروں مین چہرہ بہر کر ایسی چالاکی اور چستی
سے اعدا پر مارتا تہا کہ گویا آگ کا مینہہ برساتا تہا صدہا آدمی
مارے گئے مگر مفسد بہت کم تباہ ہوئے چونکہ یہہ فوج قریب

ایک لاکہہ کے تہی پہر اکہٹی ہوکر پورش کر کے اُس مکان کے صحن
مین جا پہنچی اُسوقت بیدقداسے نے اپنی جان سے ہاتہہ دہوکر بارود
کے صندوقون مین آگ لگادی بڑی ہولناک آواز ہوئی اونمین
سے ایک جماعت کثیر نیک چریے جو وہان پر موجود تہی معہ وزیر
اعظم بیرقدار اور اُسکے متبعین کے سب بینت و نابود ہوگئے سپاہ
نیک چریے غالب آئی مراس پاشا - قاضی پاشا - بہیچ پاشا جو صدر
اعظم کے خیرخواہ تہے وہ بہی شہید ہوئے اور اکثر آدمی فوج جدید کے
بہی مارے گئے جو بچے وہ بہاگ گئے

سلطان یہہ حال دیکہکر اپنے مآل کار مین متفکر ہوا اور حکمت عملی سے
اُن سبکا دلاسا اور دلبری کی اور ہزار لجاجت او رسماجت سے
اُس فوج کو قابو مین کیا یوسف پاشا کو خلعت وزارت کا بخشا اس
طرح غبار فتنہ او رفساد کا فرو ہوا یہہ واقعہ ہولناک درمیان سنہ ۱۸۰۹ع ۱۲۲۴ھ
کے وقوع مین آیا

بعدازان سلطان محمود نے درمیان سنہ ۱۸۱۰ع ۱۲۲۵ھ فوج کی بہرتی اور

سنہ ۱۸۰۹ع — سنہ ۱۲۲۴ھ

سنہ ۱۸۱۰ع — سنہ ۱۲۲۵ ہجری

اور اسباب سہلنگ مہیا کرنیکا حکم دیا مصطفے خان سلطان معزول کے جو قید
مین تہا خفیہ سرداران ینیک چریا کو لکہا کہ محمود کو قتل کرکے مجکو
تخت پر بٹہلاؤ یہہ خط کسی عالم کے ہاتہہ آگیا اسواسطے علما اور
فضلا اوسوقت شیخ الاسلام کے پاس جمع ہوئے اور باہم سب
نے مشورۃ کی حاجی منیب افندی قاضی اسلامبول سب کی
صلاح سے سلطان کے پاس گیا اور اس خط کی خبر دی اور اجازت
قتل کرنے مصطفے خان کی سلطان سے مانگی محمود نے اجازت
نہ دی بلکہ یہہ کہا کہ جبکہ مین اوسکا ارادہ او عزم روک سکتا ہون پہر
کسواسطے اوسکی قتل کی اجازت دون منیب افندی نے بہت اصرار کیا اور کہا
کہ حدیث مین آیا ہے اذا اجتمع الخلیفتان فاقتلوا احدهما
پہر منیب نے کہا کہ سکوت کرنا عین رضا ہے اس سے اوسیوقت بستانجی
باشی کو اشارہ کیا کہ مصطفے کو قتل کرو بستانجی مصطفے کے گہر مین گیا
وہ فرش کے اندر مین لپٹ کر چہپ گیا تہا بعد بہت عرصہ کے بستانجی
سوا فرش مین سے اوسکو نکالکر قتل کیا۔

سنہ ۱۸۱۲ع

سنہ ۱۲۲۶ ہ

اسی سال مین سلطان روس نے ملک روم پہ چڑہائی کی اور کتنی شہر اور
قلعے لئے اور درمیان سنہ ۱۸۱۲ع (سنہ ۱۲۲۷ ہجری) کے سلیمان پاشا حاکم بغداد کا باغی ہوگیا
سلطان نے لشکر آراستہ کرکے اوسکی تنبیہ کے واسطے خالد افندی کو روانہ
کیا خالد نے فتح پاتے ہی سلیمان کو قتل کیا اسیطرح پہ اس سال مین کشت
و خون ہنگامہ و فساد کئی برپا ہوے ازانجملہ ایک یہہ تہا کہ عبد اللہ
بن سعود وہابی نے زمین نجد اور تہامہ اور بلاد عرب اور عجم
مین بڑا فساد برپا کر دیا تہا اوسکی تنبیہ اور تادیب کے واسطے محمد علی
پاشا والی مصر کے نام حکم گیا محمد علی نے اپنے بیٹے فہیم
پاشا کو سپاہ ترکان خونخوار دیکر عبد اللہ کی سرکوبی کے واسطے روانہ
کیا فہیم پاشا نے بڑی بہادری اور کار رستمانہ دکہلا کے عبد اللہ
کو زندہ گرفتار کیا اور اپنے باپ کی پاس مصر مین لایا محمد علی پاشا نے
اوسکو اسلامبول مین بہجوا دیا سلطان روم نے علما اور فضلا اور امرا کو جمع کرکے
سبکے سامنے اوسکو قتل کیا

اسی سال مین یوسف پاشا نے بسبب ہونے کبر سن کے استعفا لیا اوسکی جگہ

احمد پاشا مقرر ہوا پھر احمد پاشا واسطے مقابلہ اوسکے شہر دوشجک

پر گیا بعد لڑائی اور جنگ سخت کے شہر دوشجک اُسنے چھڑا لیا اور کئی منزل

۱۲۲۸ ہجری تک اوسکا تعاقب کرکے بہت روسیون کو ہلاک کیا سنہ ۱۸۱۳ع کے ۱۸۱۳ع

درمیان شاہ روس اور روم مین صلح ہوگئی

۱۲۲۹ ہجری بعد ازان درمیان سنہ ۱۸۱۴ع کے والی عرب نے فساد برپا کیا جب ۱۸۱۴ع

۱۲۳۲ ہجری پاشا نے اوسکو بخوبی گوشمالی دی یہہ لڑائی سنہ ۱۸۱۷ع مین جبکہ سلطان روم ۱۸۱۷ع

پہر ادوام پر تہا ہوئی تہی

محمد علی میرزا پسر فتح علی قاچار شاہ ایران نے موقع پاکر قیصر روم کے

ملک مین پیہ دست اندازی شروع کی اور بغداد کے فتح کرنیکا ارادہ

کیا اور طرابلس وغیرہ مقامات پر بہت لڑائیان کین پر بسبب اُسکے

کہ محمد علی اوسی سال مین مرگیا اسلئے اہل عجم کا ارادہ ناتمام رہا سنہ ۱۲۳۴ ہجری

مین بہی مخالفین روم نے سلطان سے بہت دفعہ جنگ کی پہ غلبہ سلطان کو

رہا سنہ ۱۲۳۶ ہجری مین قوم اروام نے درمیان شہر مود کی اہل اسلام پر خروج کیا

اور بہت مسلمان مارڈالے نیک بخت نے یہہ خبر پاکر جو لوگ قوم اروام سے اسلام

ملکون میں بستے تھے اونکو قتل کر ڈالا اور اُنکی پادری کو پہانسی دی تہی
پادری نے قوم اروام کو لکھکر آمادہ فساد کا کیا تہا اسواسطے سلطان نے
بنام محمد علی پاشا والی مصر کے فرمان جاری کیا کہ قوم اروام کو خوب طرحسے سزا
دینی چاہیئے اُسنے اپنے بیٹے ابراہیم پاشا کو ہمراہ فوج بحری کے قوم اروام
پہ بہیجا ابراہیم نے فتح پائی بہت سا مال غنیمت اُسکے ہاتھ آیا اروام مغلوب
ہوئے انگریزونکو بیچ میں ڈالکر صلح کے خواہان ہوئے مگر سلطان نے صلح
منظور نہ کی اور ملک یونان پر بحری اور بری لڑائیان ہوئیں مدت دراز
تک یہہ جنگ ہوتی رہی

چونکہ سلطان محمود مدت سے یہہ چاہتا تہا کہ سپاہ ینگ چری کا انتظام کرے
اور بموجب قاعدہ دانشل فوج اہل فرنگ کی اپنے ملک میں آراستہ کرے
اسلئے ایک فرمان لکہا اور محمد سلیم پاشا کو دیا اور حکم کیا کہ شیخ الاسلام
طاہر افندی کے مکان پر جاکر تمام علما اور سرداران ینگ چری کو جمع کرکے سناوے

ترجمہ فرمان سلطان محمود خان

بیت

جیسے کہ دولت عثمانی کی صبح نے طلوع کیا تمام رعایا زیر سایہ مہربانی اور حما

سلاطین اسلام کے شاد و خورم رہتی ہے۔ اور لشکر با غیرت و حمیت و جرأت و جو انمردی آباد ہے رعب اور دبدبۂ شاہان اسلام کا قلوب کفاری پر مستولی ہے۔ لشکر مرحوم تمام معرکون اور لڑائیون مین معاندین پر غالب ہا۔ شجاعان اسلام کو ہمیشہ لوٹ کا مال ملتا رہا۔ اور پرچم رایات عالیات جنود عثمانیہ کے نصر من اللہ و فتح قریب سے موشح رہی۔ فوج نیک چری کمال اطاعت اور بہادری سے زیر سایہ علم سلطان کے داد مردانگی کی دیتے رہی۔ اور بلاد و قلاع کفار کی بکثرت تیغ فتح کرتے رہی۔ اسواسطی اُنکے وظیفے معقول مقرر ہین۔ مگر مدت سی اس فوج نے اپنے اسلاف کا طریق چھوڑ دیا ہے اور خاک ذلت اور رسوا ری کی اپنی آنکھون پر کرلی ہے سب کے سب ملاہی اور ملاعب مین معروف ہین۔ اور سرتابی اور عصیان سے مالوف ہین اپنی معاشش کی سندین کا ہل اور بزدل آدمیون کے ہاتھ فروخت کر دی ہین۔ اِس سبب حشمت اور اقبال نے اوس سے موںہہ پہیر لیا۔ اور فتور صریح نے اونکی امورات و مہمات کو گہیر لیا۔ جرأت شجاعت کی اُنکے دلون سے جاتی رہی۔

روز بروز فنون سپاہ گری اور کسب بہادری مین جہالت اور
سستی آتی رہی - اسکا یہہ ثمرہ ہوا کہ ہماری دشمنون نے ضعف
اور بیمغزی سپاہ کی معلوم کرکے ہماری ملک پر دلیرانہ دست
اندازی کی - پس اے سپاہ نیک پیہری اس خواب غفلت سے ہوشیار
ہو جاؤ - اور اپنے اطوار ناہنجار سے باز آؤ - اپنی اصلی حال اور روش
قدیم پر مراجعت کرو تاکہ تم لوگون سے اپنی ملک کا حصا نباؤن - اور
اعدا سے دل تشنہ خون بیدین کو تمہاری تلوارون کی دہار کا
پانی پلاؤن - اب تم اپنے پر واجب جانکر وہ صنایع اور قواعد
جنگ اور طریق استعمال آلات حرب مثل توپ و تفنگ کے
جسطرح پر فرنگی لوگ آج کے دن غالب آرہے ہین بوجہ احسن سیکہہ
کر طیار ہو جاؤ - اور ہمارے دشمنون کے سر اونہین قواعد کے
ذریعہ سے جو انہون نے ہمارے واسطے ایجاد کئے ہین تم
خود کاٹو - پر ظہور اس امر کا بدون سیکہنے قواعد اور پیدا
کرنے مہارت جنگی کامل کے ناممکن ہے یہہ کار اختیار کرنا تمکو

قریب دس ہزار آدمی کی توپ سے اوڑادی باقی بہاگ کہر و مین جا چہپی صدر
ندکو رنے اونکی گہرو مین آگ لگادی بہت سی باغی جل گئے اور بار سے
گئے کچہہ قید ہوئے مقتولون کی نعشین اوسی میدان مین لاکر جمع کین
جہان پہ ہوا خواہان سلطان کے نعشین زمانہ سابق مین نیک چری نے
لاکر ڈالی تہین

بعد ازان سلطان محمود نے علماء اور وکلاء سلاطین کو دربار مین بلاکر
اُن بادشاہون کے لباس خون آلودہ دکہلائے جو نیک چری کے ہاتہہ سے
مقتول ہوئے تہے اور سوال کیا کہ اِنکے خون کا قصاص کیا ہونا چاہیئے
سب نے متفق ہوکر یہہ فتوے دیا کہ بعوض ہر ایک بادشاہ کے ۲۵
ہزار نیک چری قتل کیا جاوے اُسیوقت تمام قلمرو مین فرامین سلطان
جاری ہوگئے کہ جہان کہین نیک چری کا کوئی سپاہی ہو قتل کر
ڈالو چنانچہ جا بجا مارے گئے اور سلطان ہر جگہہ غالب آیا سپاہ ہیق
اور نیک چری سے ایک نہ چہوڑا۔

بعد ازان آغا حسین پاشا امیر نظام یعنی امیر الجیوش ہوا

۔ اور حاجی صائب افندی ناظر لشکر کا اور یکتا افندی منشی فوج اور سب فوج نے قواعد جنگ فرنگیوں کے طور پر سیکھ لی

والی اروام نے پھر انگریز اور فرانسیسیوں اور روس سے مدد لیکر مقابلہ کیا سلطان کا لشکر غالب آیا فوج اروام بھاگ گئی سیسام ۔ مولنک وغیرہ چند قلعے علاقہ اروام قیصر کے قبضہ میں آ گئے والی اروام نے مہلت مانگی ابراہیم پاشا بدون حکم سلطان کے راضی نہوا اس سبب سے جہاز جنگی روس اور فرانسیس کے دفعتہ روم کے جہازوں پر چڑھ آئے اور بہت سے جہاز جلا دئے اس حادثہ میں طاہر پاشا ایک کشتی پر سوار ہوکر دشمنوں سے بچکر سلطان کے پاس پہنچا سلطان نے عام و خاص سب کو جہاد کا حکم دیا اور ۳۰ جہاز نئے طیار کئے ابھی تک سب سامان جنگ کا فراہم نہوا تھا کہ روس ایک لاکھ فوج لیکر متوجہ ملک روم کا ہوا محمد سلیم پاشا اور آغا حسین پاشا مقابلہ پر آئے اور اطراف شہر طونا پر لڑائی ہوئی روس مغلوب ہوا وکلا مرقاحسین پاشا کے مکان پر در باب صلح کے جمع ہوکر

مگر سلطان نے منظور نہ کیا روس نے قدم آگے بڑھایا [illegible] سلیم پاشا
برخاست ہوا اوسکی جگہ عزت پاشا مامور ہوا اور بنام محمد علی
پاشا مصر کے فرمان گیا کہ ۲۰ ہزار سپاہ واسطے لڑائی
روسیون کے بھیجو روس نے پھلونی کیا آخر روسیون نے قبض
طیراق-ارض روم لی لئے اور صالح پاشا حاکم ارض
روم کا دشمنون کی قید مین آگیا حسین پاشا جو شہر
شوملا مین موجود مقیم تھا چند بار بیچ دشمن کے ساتھ
لڑا اگرچہ داد شجاعت دیکر اپنی جگہ سے نہ ہلا آخر کار یہہ ہوا کہ ایبام

سنہ ۱۲۴۵ ہجری — براطود ڈوفیبے درمیان سنہ ۱۸۲۹ع ۱۲۴۵ھ کے ایک لاکھ — سنہ ۱۸۲۹ع

ہزار سپاہ لیکر شہزادہ زنتا پر آیا اور اسکو فتح کر لیا سرداران قیصر
بہت شورش ہوئے ایلچی صلح کے واسطے روانہ کئے آخر سال بھر
صلح ہو گئی روس نے جو جو شہر قیصر روم کے فتح کر لئے تھے چھوڑ دئیے
اور اپنے ملک کو معاودت کی سلطان دشمنون کے ہاتھ سے
نجات پاکر متوجہ طرف آبادی ملک اور آرائش فوج کے ہوا اور محمد علی

پاشا سے خراج مصر کا طلب کیا محمد علی نے جواب صاف دیدیا کہ خراج
مصر کا لشکر کشیون مین صرف ہو گیا اب میرے پاس کچھہ باقی نہین ہے
اُسیوقت مین فرانسیسون نے موقع پاکر جزائر مغرب فتح کر لئے طاھر
پاشا اُن کے چھڑانے کے واسطے گیا مگر بے نیل مرام واپس آیا
بعد ازان درمیان سنہ ۱۸۳۰ع کے جبکہ سلطان خانگی فتنون کے رفع کرنے کی
درپے تھا اور اصلاح لشکر اور امور سلطنت کے کامون سے فارغ بھی ہوا
تھا کہ یکایک محمد علی پاشا حاکم مصر نے اپنے بیٹے ابراھیم پاشا کو تیس ہزار
سپاہی دیکر شہر عکہ پر بھیجدیا اور دریا کی راہ جہازات جنگی بھی روانہ
کئے سلطان نے یہہ بات سنکر نہایت غضبناک ہو کر حسین پاشا کو
اُسکی تنبیہ کے لئے روانہ کیا ابراھیم پاشا قبل پہونچنے فوج سلطانی کے
عکہ اور صیدا اور بیروت فتح کر کے دمشق کو مراجعت کر گیا تھا
وہان جاکر اُسنے علی پاشا والی دمشق کو شکست دی اور دمشق
فتح کر لی پھر جانب حمص کے دوڑا وہان پر محمد پاشا والی حلب سے
جو بموجب حکم سلطان کے مقابلہ پر آیا تھا جنگ شروع ہوئی اور

بڑی لڑائی ہوئی ہزار ہا سپاہی جانبین کے مارے گئے آخر والی حلب
نے شکست کہائی اور لوٹ کر چلا گیا اور حسین پاشا سے جا ملا یہہ دونو سردار
ملک حلب مین گئے اہل حلب نے دروازہ بند کر لیا مجبور ہو کر انطاکیہ
کو گئے اُنکے بعد ابراھیم داخل حلب ہوا اُسکا استقبال کر کے شہر
والے اندر لیگئے ابراھیم تہوڑی مدت وہان ٹہر کر انطاکیہ کو گیا پہر
حسین پاشا سے لڑائی ہوئی سلطان روم نے ابراھیم کے فساد کی خبر
پا کر رشید پاشا کو جو صدر اعظم تہا معہ لشکر جرار کے روانہ کیا رشید سے
نواح قونیہ پر لڑائی ہوئی تمام دن لڑائی ہوتی رہی رات کو صدر
اعظم اپنے لشکر کے سرداروں سے خیمہ مین گیا اور صلاح کی کہ علی الصباح
لڑائی ہونی مناسب ہے مردمان نمک حرام نے اُسکو پکڑ کر حوالہ ابراھیم
کے کر دیا ابراھیم بڑی عزت سے پیش آیا اور اُسکو قسطنطنیہ جانے
کی رخصت دی سلطان نے پہر فوج جمع کی اور درمیان سنہ ۱۸۳۹ع ۱۲۵۵ھ
بسر کردگی حافظ پاشا کے ابراھیم پاشا کی تنبیہ کے واسطے روانہ کی اثنائے
راہ مین ابراھیم سے مقابلہ ہوا حافظ پاشا نے اُسکو شکست دی

سنہ ۱۸۳۹ع ۱۲۵۵ھ

اور اپنے خیمہ یا ابراھیم پاشا نے ایک ٹیلہ پر توپین چڑہا کر لشکر رومی

پر آگ برسانی شروع کی حافظ پاشا نے شکست کھائی ابھی

تک یہہ قصہ طے نہونے پایا تھا کہ سلطان روم کو ملک الموت

نے طلب کر لیا وہ درمیان ۱۲۵۵ھ ۱۸۳۹ع کے فوت ہوا ٭

سلطان عبد المجید خان

ابن سلطان محمود

یہہ بادشاہ بعد وفات اپنے باپ کے تخت خلافت پر

بیٹھا اُسنے فوج لشکر کثیر واسطے تنبیہ و تادیب ابراھیم پاشا اور

اُسکے باپ محمد علي پاشا والی مصر کے روانہ کیا حاکم مصر نے

یا وری طالع سے صلح اختیار کی اور بغاوت چھوڑ کر مطیع ہو گیا

بعد ازان اس سلطان نے تمام شاھان نصاریٰ سے صلح کر لی اور اپنی

فوج قواعد دان کی ترتیب اور آراستگی مین مصروف

ہوا اور ہر طرح سے رعایا مین امن کر دیا اُسکے وقت مین فتنہ

کی بنیاد اوکھڑ گئی یہہ سلطان ۲۳ اپریل ۱۸۲۳ع مین پیدا ہوا ٭

دوم جولائی ۱۸۳۹ء مین تخت پر بیٹھا وہ بہت بڑا عیاش تھا اُسکی
پاس چہ سو عورتین خوبصورت محل سرا مین داخل تہین رات و دن
عیش و عشرت مین عورتون سے مشغول رہتا تھا انگریزون کا تقرب اُسکی
وقت مین بہت تھا اکثر بندرگاہون پر عرب سے لیکر سرحد مصر تک
انگریزون کا اجارہ تھا۔ اُس کے وقت تمام قلمرو روم مین جابجا
گرجا تعمیر ہوئے اور خرید و فروخت کنیز و غلام کے بالکل مسدود ہو گئے
چنانچہ یہی سبب تہا کہ مکہ معظمہ اور جدہ کا پر نوبت کشت وخون کی ہوئی
یعنی وجہ اُسکی یہہ ہوئی تھی کہ وکیل انگریزی نے کئی برس تک عربونکو
جدہ کی بندر پر بسبب بردہ فروشی کے قید کر رکھا تھا عرب لوگ بسبب
اپنی حمیت جبلی کے ناراض ہو گئے اور کئی انگریزون کو معہ وکیل اور چند تابعین کے
عربون نے قتل کر دیا اسواسطے ایک جہاز جنگی انگریزونکا بندر علانیہ جدہ مین آیا
اور توپ لگا کر کئی مکان جدہ کے مسمار کر دئے بعد ازان شہر مین گہس کر اُن عربونکو
جنہون نے یہہ فساد کیا تھا پکڑ لیا اور ترکون نے اُنکی مدد دی پہر اُن قاتلین کو
بکری کی طرح ذبح کیا اسپر عرب لوگ اسلام بول مین فریادی ہو کر

گئے سلطان نے اونکی فریاد کچھہ نہ سنی اونکو قید کر لیا اور محمد بن عون
شریف مکہ کو معزول کرکے اسلامبول مین طلب کیا اوس پر یہہ جرم
ٹھہرایا کہ اوس کے اشتعال سے مکہ کے لوگ سلطان روم کا حکم نہین
مانتے ہین اور بیع وشرا لونڈی و غلامون کی جایز کر رکھی ہے

سب سے بڑا ہنگامہ اس بادشاہ کے وقت مین روس نے درمیان
سنہ ۱۸۵۶ع (۱۲۷۲ھ) کے کیا تھا اوس کے مقابلہ کے واسطے عمر پاشا سپہسالار
روم کا گیا انگریز اور فرانسیس نے سلطان روم کو مدد دی بڑی بھاری
لڑائی تین برس تک رہی جسمین بیشمار آدمی مارے گئے اور خدا نے
سلطان کی عزت رکھہ لی —

سنہ ۱۲۷۲ھ | سنہ ۱۸۵۶ء

اس بادشاہ نے عمارت مسجد نبوی اور حرم مدینہ کی بہت روپیہ خرچ کرکے
نہایت عمدہ اور نفیس بنائی ہے اسی بادشاہ کے عہد مین درمیان نصاریٰ
اور اہل اسلام ملک شام کی بہت خونریزی ہوئی مگر غلبہ مسلمانون کا رہا ۱۷ تاریخ
ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۷۷ع انتقال پایا اوس کی قبر مسجد سلطان احمد مین برابر
قبر سلطان محمود کے بنائی گئی ہے —

سنہ ۱۲۷۷ھ | سنہ ۱۸۶۱ء

سلطان عبدالعزیز خان

قیصر دوم

یہہ بہائی عبدالمجید خان کا ہے باتفاق ارکین سلطنت وعلماء روم کے ۲۵ جولائی ۱۸۶۱ء مین تخت سلطنت پر بیٹہا اوس کی پیدائش ۹ جولائی ۱۸۳۰ء مین ہوئی جسوقت تاج قیصری سر پر رکہا سب سے اول اوسنے یہہ کیا کہ جسقدر عرب لوگ قیدخانہ روم مین تہے سب کو رہا کر دیا اور فرامین اپنی جلوس کے تمام قلمرو مین بہیج دئے اور جو عہدہ دار سست اور خاین تہے اونکو معزول کیا اور مردمان کارگذار سلیقہ شعار کو اونکی جگہہ مقرر کیا بندرگاہون کا اجارہ انگریزون کو دینا بند کر دیا اور انتظام مالی اور ملکی مین خود متوجہ ہوکر بہت شعور اور دانائی سے ترتیب اور تہذیب کی افواج بحری اور بری عنگی اور جہازات اور اسباب وآلات جنگ کے مہیا کرنے مین بدل مصروف ہوا تار برقی آہنی سڑک اپنے ملک مین جاری کی اور شاہ ایران ناصرالدین شاہ سے رسم اتحاد مستحکم کی اور سیر وسفر کا کرنا اپنے ملک مین برخلاف سلاطین ماضیہ کے پسند کیا چنانچہ مصر و اسکندریہ

کی سیر کی اور پہر مراجعت کر کے جتنی عورتین عبدالمجید خان
شاہ مرحوم کے تہین اونکو بعد انقضاے ایام عدت کے اجازت دیدی
کہ جس سے چاہین نکاح کرلین اور خود بہی راغب سواے اپنی ایک منکوحہ
کے کسی عورت کی طرف نہین ہے یہہ بادشاہ تمام سلاطین قیصر گذشتہ سے
نہایت نیک اور عقیل اور پارسا ہے اسوقت مین یہی بادشاہ روم کے ہین

علم ادب ترکی زبان کا

آجکل ترکی زبان کے تین خاندان موجود ہین یہہ تینون ایک ہی باپ
کی اولاد مین اول ترکی زبان بخارا و خوقند و خوارزم و یارقند
وغیرہ کی ہے پہر یہی ترک جبکہ چنگیز خان اور ہلاکو اور تیمور کی فوج
مین بہرتی ہوکر ایران مین رہے تو اونکی زبان مین بہت الفاظ اور
محاورات فارسی کے مخلط ہوکر کچہہ اور ہی ڈہنگ کی زبان ہوگئی ہے
بعد ازان وہی ترک لوگ جو بدولت سلاطین روم کے قسطنطنیہ
مین پہنچے اور اوس طرف کے زبانون کے الفاظ اور محاورے

اوسمین اونہون سے نے ملا لئے تو وہ زبان کچھہ اور ہی ڈہنگ کی کہلائی

دیتی ہے یہہ تین قسم کی ترکی ہے زبان یوغور جو نہایت قدیم اور خاص

زبان ہے اور اتک یارقند کاشغر اور قل میں بولی جاتی ہے

اوسکے حروف تہجی اور ہی طرح کی ہین —

رسالہ قودت قبلک یعنی علم السلطنت درمیان عہد الپ ارسلان

کے سنہ ۱۰۶۷ مین درمیان ترکی کے تصنیف ہوا — ترکستان و

حصہ مین چغتائی ترکی کا میدان بہت وسیع ہے اوس زبان کی چند کتب مذکورہ ذیل

یوروپ مین شائع ہین توزک تیموری کہ امیر تیمور نے خود تصنیف

کی ہے واقعات بابری جو سلطان بابر کی تصنیف کی ہوئی ہے تواریخ

حسب ونسب ترکان مصنفہ ابو الغازی بہادر خان شاہ خوارزم

میر علی شیر ہم عصر مولوی جامی جو ہرات کا حاکم رہا ہے اوس نے

ایک بہت بڑا دیوان اور خمسہ نظامی کا جواب اور علاوہ اسکے اور

بہت سے کتابین ترکی مین لکھی ہین قبچاق اور قرغز وغیرہ گروہ

صحرائی کے زبان مین علم بہت کم ہے خراسان مین زبان

ترکی درباری ہوگئی ہے دربار قیصر روم مین بھی اس زمانہ مین ترکی
بولی جاتی ہے اور آج تک یہہ زبان بہت علوم پر قابض ہوچکی ہے عثمان
اور اوس کے جانشینون کے عہد مین بہت کتابین عربی اور فارسی ـ
یونانی اور لاطینی ترکی زبان مین ترجمہ ہوئے ہین چنانچہ محمد ثانی
نے پلوتارک کا ترجمہ یونانی زبان سے ترکی مین کروایا اور
سلیمان اول نے قیصر کی ایک کتاب مسمی کامنٹریز کا ترجمہ ترکی
مین کروایا ارسطو اور اقلیدس کی تصنیفات زبان ترکی مین ترجمہ ہوئین
مصطفی سوم کے حکم سے میکیو اطالیا نے جسکا نام پرنس ہے
اور فریڈرک ثانی شاہ پرشیا کی کتاب جسکا نام انٹی میکیول ہے ترکی مین
ترجمہ کروایا ـ زمانہ حال مین کئی کتب زبان انگریزی جرمن فرانسیسی
سے علم تاریخ وجغرافیہ قرابادین کیمیا ـ ریاضی اور علم الحرب وغیرہ
کی زبان ترکی مین ترجمہ ہوئے ہین

پلوتارک ایک یونانی مورخ ہے اوس نے ۴۶ یونانی اور رومن مشاہیر
کا تذکرہ لکھکر بڑی شہرت حاصل کی ہے ـ

ترکون کی زبان دانی قدیم اگرچہ بہ نسبت عربی کے ہو تاہم لایق قدر کرنے کے ہے جسم بہاسی بایزید ثانی کا اور سلیم اور بایزید ثانی کے بیٹی یعنی سلیمان ثانی واحمد سوم اور مصطفی سوم بڑی مشہور شاعر گذرے ہین اونکی تصنیفات بہی ہمارے ہاتھہ آئے ہین سب سے مشہور شاعر قدیم ترکی زبان کا عاشق پاشا ہے جو عثمان غازی اور اورخان کے عہد مین زندہ تہا — بایزید ثانی کے عہد حکومت مین شعرای مندرجہ ذیل مشہور گذرے ہین نجاتی اپنے زمانہ مین بے نظیر شاعر تہا جس نے کئی عربی کتابون کا ترجمہ ترکی مین کیا ہے مسیحی جسکی بہار کا ترجمہ سر ڈبلیو جونس اور ہیمرن همید نے اپنی زبان مین کیا اوس کی نظم ایک بہت اچھا عمدہ نمونہ ترکی نظم کا ہے آفتابی ومنیوی اور شاہزادہ کورکد اور شاعرہ مہری متوطنہ اماسیا کی تمام شعراء ترکی کا بڑا جہنڈا جو تین دفعہ سلطنت روم کا صدر اعظم ہو چکا اوس نے سنہ ۱۶۰۸ع مین وفات پائی اوس کے دیوان کا وان همیر صاحب نے درمیان

سنہ ۱۶۰۸ع

۱۲۱۴ھ — ۱۸۲۵ء کے ترجمہ کیا ہے بنی افندی — سید رفعت — ۱۸۲۵ء

اور راغب پاشا صدی گذشتہ مین مشہور شاعر گذرے ہین

راغب پاشا وزیر اعظم عثمان سیوم کا تہا اور بڑا مشہور مورخ اور

شاعر گذرا ہے اوسکے ہموطن اوسکو دوم کا ملک الشعراء کہا کرتی

ترکی مورخون کی تعداد بہی بہت ہے اون مین سے اکثر مصنف

بسبب انصاف طبیعت اور فراست طبع اور طرز فصاحت اور اختصار

عبارت اور لطف کلام کے قابل تعریف ہین منجملہ اون کے علی

ہے جو ہمعصر بکی کا تہا جسکی کتاب کنہل الخبار یعنی معدن تواریخ

۱۰۰۶ھ — ہے جو ۱۵۹۷ء مین ختم ہوے یہہ کتاب زبان ترکی کے تواریخ — ۱۵۹۷ء

مین زمانہ قدیم اور متوسط کی بابت ایک عمدہ آئینہ لگا ہے کا ہے اسکا

مصنف عیسائیون کا حال بڑے انصاف سے لکہتا ہے سلان

زادہ نے ایک کتاب مسمی تاریخ علی عثمان کے سلان زادہ لکہی

ہے اگرچہ وہ کتاب بہت مختصر ہے مگر نہایت صحیح تاریخ خاندان

۱۰۳۳ھ — عثمانیہ کی ہے ۱۶۲۴ء مین ختم ہوئی ہے — پیچوی نے ایک — ۱۶۲۴ء

تاریخ سلیمان اوّل اور دوم کے عہد سے ۱۶۲۲ء تک لکھی ہے
حاجی خلیفہ نے جو درمیان ۱۶۵۸ء میں فوت ہوا اپنی عمدہ کتابیں تاریخ
وجغرافیہ کے عربی اور ترکی میں لکھی ہیں اونکی تکویملک
تواریخ باقاعدہ ہے جو مطبع ابراہیم میں درمیان قسطنطنیہ کے ۱۷۳۲ء
میں طبع ہوئی اور اوس کا ترجمہ زبان اٹلی میں درمیان ۱۶۹۷ء کے
ہوا ہیون ہیمر نے حاجی خلیفہ کی کتاب سلطنت الروم اور بوسنیا
کی جغرافیہ کا ترجمہ زبان جرمن میں کیا ہے - بایزید ثانی کے
وقت سے مورخان شاہی ترکی زبان میں تاریخ روم کی لکھتے رہے ہیں
پر اونمیں سے مصنفان مندرجہ ذیل بہت اچھے مورخ شمار کئے
جاتے ہیں :-

اور ہیں یہ مورخ ۱۵۳۴ء میں فوت ہوا مصطفی جلال زادہ یہ
مورخ ۱۵۹۴ء میں فوت ہوا - مفتی سعد الدین ۱۵۹۹ء میں فوت
ہوا عابد پاشا درمیان ۱۶۲۰ء کے فوت ہوا نعیمہ جسکی تاریخ
۱۵۹۱ء سے شروع ہو کر ۱۶۵۹ء تک ختم ہوتی ہے درمیان

١٧١٥ء کے فوت ہوا رشید نے اس تاریخ کو ١٧٢١ء تک اور بڑہا دیا ہے — اعظم نے ١٧٢٨ء تک لکہی ہے — اعزی نے ١٧٤٩ء تک تاریخ لکہی — واصف نے ١٧٧٤ء تک لکہی ہے ٭ —

نعمہ کی تاریخ درمیان شہر قسطنطینیہ کے ١٧٣٤ء مین مطبوع ہوئی رشید کی تاریخ درمیان ١٧٤١ء کے چہپی — صبحی کی ١٧٨٤ء مطبوع ہوئی — اعزی کی بہی اسی سن مین چہپی — واصف کی ١٧٨٩ء مطابق ١٨٠٤ء کے طبع ہوئی اور دوسری بار ١٨٢٧ء کے چہپی واصف کی تاریخ کا کچہہ حصہ زبان فرانسیس مین بہی ترجمہ ہو گیا ہے —

اگرچہ سوانح عمری کی مصنف ترکی مین بہت ہین پر لطیفی کے تذکرہ کی بابت اتنا بیان کرنا ضرور ہے کہ اوسنے قریب دو سو ترکی شاعرون کا اپنی کتاب مین حال لکہا ہے جسمین سے ایکسو دو کا ترجمہ زبان جرمنی مین ہو چکا ہے —

خاندان سلجوق کا بیان

یہہ خاندان ایک شخص مسمی سلجوق سے تاتار مین شروع ہوا ہے پہلے
یہہ لوک ماوراء النہر مین رہتے تھے پہر خراسان مین جا کر بسے
بعد ازان جنوبی ایشیا مین ایرانی - کرمانی اور رومی لقب
سے حکومت کرتے رہے مورخین ایشیا انکی اصل یون لکہتے ہین
کہ سلجوق بیٹا دقاق کا تہا جو کہ بیگو قبچاق تاتاری کے افسرون مین
سے جو بحیرہ شام کے قریب بستی تہی بڑا بہادر اور سب سے
دل چلا تہا جب اوسکا باپ مر گیا تو بیگو نے سلجوق کی پرورش صرف
اس خیال سے کی کہ وہ اپنے باپ کے موافق بہادر نکلے گا اور
ایسا ہی ہوا اگر جب سلجوق کی بہادری اور شجاعت مشہور ہوگئی اور وہ اپنے
مالک سے خودسری اور گستاخی سے پیش آنے لگا تب بیگو
نے اوس کو اپنے ملک سے نکالدیا سلجوق نے دہانسی نکلکر سمرقند
اور اوسکی نواح مین ایک چہوٹی بادشاہت قایم کی اور خود مسلمان ہوگیا

اوسکی بدولت اسلام اوس نواح مین پہیلا ایکسو سات برس کی عمر مین
ایک تاتاری کے ہاتہہ سے مارا گیا اوسکے کئی بیٹے تہے مگر
سب سے مشہور دو ہین ایک محمد طغرل بیگ دوسرا داود جعفر بیگ
جنہون نے اپنے چچا مسمی اسرائیل حاکم خراسان کو واسطے
صلح کرنے کے محمود غزنوی کی خدمت مین روانہ کیا تہا جبکہ اسرائیل
سلطان محمود کے دربار مین حاضر ہوا تب بادشاہ نے پوچہا کہ
سلجوقی خاندان کتنا زور آور اور قوی ہے اوس نے جواب دیا
کہ اگر مین اس جگہہ سے اپنے خیمہ کو ایک تیر روانہ کردون تو پچاس
ہزار سپاہ سوار ذون کے میری مدد کو حاضر ہو جاوے اور اگر دوسرا
تیر بہی بہیجون تو پچاس ہزار کا دستہ اور آوے اگر کمان بہیجون
تو دو لاکہہ سوار اسیوقت حاضر ہون محمود یہہ سنکر بہت حیران ہوا
اور اوس کو خراسان کے قلعہ مین قید کیا جب تک جیتا رہا اوسی جا
مقید رہا ـــ

مورخین اسباب مین مختلف ہین کہ قوم سلجوقی خراسان کب گئی بعض

کہتے ہین محمود غزنوی کے زمانہ مین آئے تہے بعضی لکہتے ہین کہ مسعود کے زمانہ مین گئے مگر محقق یہہ ہے کہ ابو طالب محمد رکن الدین جسکا لقب طغرل بیگ ہے درمیان نیشاپور کے ۴۲۹ھ مین بادشاہ ہوا یہہ سلجوقیون کا اول بادشاہ تہا بعد فتح نیشاپور کے قوم سلجوق نے ہرات اور میرو فتح کئے بعد ازان تمام خراسان اونکے زیر حکم ہو گیا چہبیس برس تک اوس نے بادشاہت کی اس عرصہ مین صوبجات ایران کے فتح کئے بعد اوس کے اور جعفر بیگ کے وفات کے اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا۔

سنہ ۴۲۹ھ

الپ ارسلان

اس شاہزادہ نے اپنے باپ طغرل اور چچا جعفر بیگ کے وقت مین بہت شہرت جلادت اور بہادری مین پیدا کی تہی الپ ارسلان کے معنی دلاور شیر اوسکا اصلی نام اسمٰعیل ہے جب اوس نے اسلام اختیار کیا تو خلیفہ قایم بامر اللہ کے طرف سے اعزاز الدین

اوسکو خطاب ملا - شروع ایام سلطنت مین اوس نے سرکشون
۴۶۲ھ — سنہ ۱۰۶۹ع
اور باغیون کا بخوبی بندوبست کیا سنہ ۱۰۶۹ع مین جبیل وان کے
نزدیک شہر اخلاط پر یونانیون کو اوس نے بہاری شکست دی
۴۶۳ھ — سنہ ۱۰۷۱ع
اور درمیان سنہ ۱۰۷۱ع کے شاہ یونان رومانس دائوجینس کو جو کہ خود
فوج کشی کر کے اوس پر آیا تہا شکست دی اور بادشاہ کو زندہ گرفتار
کر لیا مگر بسبب فیاض دلی کے بادشاہ کو رہا کر دیا اسی سبب مصنفان مشہور قدیم
اوسکو بہادر فیاض اور عظیم الشان بادشاہ اپنے کتابون مین لکہتے ہین
الپ ارسلان بعد فتح کرنے جارجیہ کے ترکستان کے فتح کرنیکو
گیا اس مہم مین اوس نے تمام عمر اپنی خرچ کی ترکستان کے قلعہ مین
جو حاکم وہانکا محصور تہا اوس نے بڑی بہادری سے اوسکا مقابلہ
کیا آخر کار جب قلعہ فتح ہوا تو وہان کے حاکم پر بہت ہی خفا ہوا اور بہت
برا بہلا اوسکو کہا یہہ الفاظ دشنام کی اوس حاکم مقید کو ایسے جوش
غضب مین لائی کہ اوس نے تلوار کہینچ کر الپ ارسلان پر ایک
زخم کاری ایسا لگایا کہ اوسی زخم کے صدمہ سے چند ساعت کے

۱۰۷۲ء | بعد فوت ہوا سوقت [illegible] برس اوس نے سلطنت کی یہہ واقعہ ۱۰۷۲ء ۴۶۵ھ مین ہوا۔ | ۴۶۵ھ

ملک شاہ معز الدین
ابو الفتح ابن الپ ارسلان

۱۰۷۲ء | بعد وفات اپنے باپ کے درمیان ۱۰۷۳ء ۴۶۵ھ کے تخت نشین ہوا اور | ۴۶۵ھ

سب سے پہلے اپنے دو چچاؤن کو جنہون بغاوت کی تہی مقید کیا جب اوسکو

معلوم ہوا کہ فوج بگڑنے والی ہے اور ایک اوسکے چچا کو اپنا سرپرست

۱۰۷۵ء | اور سردار بنانا چاہتی ہے اوسوقت اوس چچا کو زہر دلوا کر مار ڈالا ۱۰۷۵ء ۴۶۷ھ | ۴۶۷ھ

مین اوسکے سپہ سالار اقتیش نے دمشق اور بہت بڑا حصہ شام کا فتح

کیا مگر مصر کے فتح کرنے مین کامیاب نہوا ملک شاہ نے درمیان

۱۰۷۶ء ۴۶۸ھ کے ماوراء النہر کو اپنے زیر حکم کیا اور بعد دو سال کے

ابراہیم غزنوی پنجم بادشاہ غزنی کا تہا حملہ

کرنے کا ارادہ کیا۔

۱۰۹۰ء | جبکہ ۱۰۹۰ء ۴۸۳ھ مین ملک شاہ کو جنشانشین کی فہم و فتنہ اور غلبہ کی | ۴۸۳ھ

خبر پہنچی تو ایلچی بھیجکر اسکی خواہان صلح کا ہوا تہوڑے عرصہ کے بعد
اس فرقہ کے ایلچی نے جو حسن بن صباح کی طرف سے آیا تہا
جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے نظام الملک وزیر کو قتل کیا اور ملک شاہ
سنہ ۴۸۵ھ ۱۰۹۲ء میں درمیان بغداد کے فوت ہوا کہتے ہیں کہ سلجوقیوں
میں یہہ سب سے بڑا بادشاہ ہوا ہے ۔

برکیارق ابن ملک شاہ سلجوقی

یہہ بڑا بیٹا ملک شاہ تخت کا وارث اور حقدار تہا پر اوسکا باپ
چہوٹے بیٹے محمود کے واسطے وصیت تخت کی کر گذرا تہا
اوس لڑکے کی عمر چہہ برس کی تہی اوسکی والدہ تا بالغ ہونے اوس
لڑکے کی اوسکی سرپرست حسب وصیت بادشاہ کے مقرر ہوئی تہی وہ بیگم
اصفہان میں رہتی تہی برکیارق نے اوسکا محاصرہ کیا اس موقعہ
ملکہ نے ڈرکر سلطنت کی تقسیم کر دی کہ اصفہان اور اوسکا گرد و نواح
محمود کا رہے اور باقی تمام سلطنت برکیارق کی ہو اوسکے بعد کئی

وفات کی چند روز مین وہ مرگیا اوس وقت تمام سلطنت برکیارق کے
ہاتھہ آگئی بعد ازان اوسنے اپنی چچا تاج الدولہ حاکم شام سے مقابلہ
سنہ ۱۰۹۵ع کیا اور سنہ ۴۸۸ھ مین اوسکو شکست دی اور قتل کیا۔ سنہ ۴۸۸ھ

تین برس کے بعد اوسکے بہائی محمد نے سرکشی کی اور حاکم عراق
سنہ ۱۱۰۰ع کا ہوگیا سنہ ۴۹۳ھ مین دونون بہائیون نے ملکر حکومت کی تقسیم کرلی سنہ ۴۹۳ھ
آخر سنہ مذکور مین اس بات پر صلح ہوئی کہ ملک شلم - عراق عجم
موصل - آذربیجان اور آرمینیہ مین محمد حاکم رہے اور
باقی ملک زیر حکم برکیارق کے رہے مگر اسی سال مین برکیارق
نے وفات پائی اور اوس کے بعد اوس کا بیٹا مالک شاہ
قابض تخت و تاج ہوا اسی زمانہ مین عیسائی مجاہدین جہاد کرنیکے
واسطے ملک شام مین آئے تھے۔

فارس

جبکہ اہل اسلام نے ملک فارس فتح کیا تو دو برس تک کا حال

پردہ ظلمت میں ہے جبکہ اہل فارس نے مذہب اسلام قبول کیا اور
علوم عربیہ سیکہنے لگے اسوقت یہہ ملک ایک صوبہ خلافت اسلام
کا تہا یہانتک کہ خاندان بنی عباسیہ سے لڑائی ہوئی اور بنی امیہ کی اولاد
سے مارے جانے شروع ہوئے اوسوقت سے جسقدر کہ سلطنت
اسلام مین ضعف آ گیا اور تقسیم ہونے لگے اوسیقدر اسمین ہی خودسری
کی روح تازہ ہوتی گئی یعقوب ابن اللیث نے بادشاہت کی بنیاد اس
سنہ ۸۶۸ع — سنہ ۲۵۴ ہجری — ملک مین آ کر ڈالی اور سنہ ۲۵۴ ہجری مین ملک خلفا کی حکومت سے نکالکر
تمام ملک فارس کا شہر شیراز دار السلطنت مقرر کیا
بعد ازان بہائی یعقوب کا جسکا نام عمر جو اسکا جانشین تہا اوسکو تاتاری
سنہ ۹۰۰ع — سنہ ۲۸۷ ھ — کے خاندان سامانی نے درمیان سنہ ۲۸۷ ھ کے مغلوب کیا یہہ قوم تاتاری
سنہ ۹۹۹ع — سنہ ۳۸۹ ھ — خراسان اور ماوراء النہر مین سنہ ۳۸۹ ھ تک حکومت کرتی رہی مگر
مغربی حصہ فارس تہوڑی مدت کے لئے پہر ماتحت خلفاء کے ہوگیا
جبکہ خلفاء عباسیہ بالکل تباہ ہو گئے تو مغربی حصہ فارس کا پہر حلقہ
خلافت سے نکل گیا اور بویہ کے تین بیٹون احمد الدولہ

رکن الدولہ - اور معز الدولہ کے ہاتھ آگیا جنہون نے
اوسکو آپسمین تقسیم کرلیا

معز الدولہ نے بغداد پر قبضہ کیا اور امیر الامراء کا لقب اختیار
کرکے خلیفہ بغداد کو صرف اوسکی سلطنت کے اپنے ماتحت کرلیا

احمد الدولہ کی موت کے بعد تمام سلطنت بویہ اوسکے جانشین
عضد الدولہ کے ہاتھ آئی یہہ بادشاہ اپنے زمانہ مین عظیم الشان اور
سب سے نیک چلن شمار کیا جاتا ہے اوس نے ۳۴ برس
یعنی سنہ ۹۴۹ع سے سنہ ۹۸۳ع تک بادشاہت کی فارس کی فیروزمندی
اور خاندان بویہ کی شہرت اوسکے عہد مین ظاہر ہوئی اوسکے
جانشینون نے اس بادشاہت کو پہر آپسمین تقسیم کرلیا اور اندرونی
فساد کے سبب آخر کو برباد ہوگئی اور چہوٹی چہوٹی خود مختار ریاستین
قایم ہوگئین پر خاندان بویہ کی حکومت پہر بہی بغداد پر قایم
رہی جسمین لقب امیر الامرا کا جاری رہا اور جنکو یہہ اختیار حاصل
تہا کہ جسکو چاہین خلافت کی مسند پر بٹہلا دین اور جب چاہین

سنہ ۳۳۸ – ۳۷۳

سنہ ۹۴۹ع – ۹۸۳ع

معزول کردین

دوسری شاخ جو فارس کے مشرقی حصہ مین حاکم تھی وہ محمود غزنوی
کا خاندان تھا جو ۲۰۰ برس پیشتر کابل و خراسان مین اس خاندان
کی بنیاد قایم کی جبکہ سامانی سلطنت برباد ہوگئی تو غزنوی خاندان
کی بنیاد سلطنت اسلام کی ہندوستان مین قایم ہوئی اور قریب تھا
کہ تمام فارس اوسکی اور اوسکی اولاد کے ہاتھ آجاتا مگر اوسکو اندرونی
ایشیا سے سلجوقی تاتاریون نے جو ابتدا مین غزنوی شاہزادون
کے ماتحت تھے خود مختار ہوکر مسعود ابن محمود کو نیشاپور کے
قریب شکست دیکر ۱۰۳۸ع مین غزنویون کو اودہر سے ہٹا
سنہ ۱۰۳۸ع
دیا جسکے سبب تمام فتوحات ہندوستان اور افغانستان ہی
تک محدود رہی اور اپنے بادشاہ طغرل بیگ کو اون لوگون نے
فارس پر قابض کردیا اوسنے ۱۰۵۵ع مین بغداد عراق اپنی
بادشاہت مین شامل کرلیئے اور خلافت کی محافظت اچھی طرح
سے کی بعد ازان امیر الامراء ملک رحیم کو جو آخر بادشاہ خاندان

ہوبہ سے تہا تخت سے اوتار دیا الپ ارسلان جو طغرل بیگ
کا بیٹا تہا اوسکے اور اُسکے جانشینون کے وقت مین فارس کی
بادشاہت کو رونق اور ترقی ہوئی اور اوج ترقی پر پہنچی اوسکے بیٹے
جلال الدین ملک شاہ کے وقت سلطنت فارس کو بڑی شان
حاصل ہوئی اوسکے عہد مین ۱۵ مارچ ۱۰۷۹ع سے سنہ جلالی شروع ۱۰۹۲ع ۴۸۵ھ
ہوا ہے مگر بعد وفات پانے ملک شاہ کی یہہ سلطنت منقسم ہو گئی
اور اوسکے بیٹون مین تنازع قایم ہوا اور جبکہ کرمان - انطاکیہ
اور شام مین حکومت علیحدہ علیحدہ ہو گئی تب شاہ سنجر ابن ملک شاہ
نے درمیان ۱۱۱۷ع کے اپنے باپ کے تخت پر بیٹھکر صرف فارس کے ۱۱۱۷ع ۵۱۱ھ
حصہ مشرقی پر اپنی حکومت کو محدود کر لیا آذربیجان - فارس کا لارستان
وغیرہ صوبے جنکے حکام کا خطاب اتابک تہا پہلے وہ لوگ نایب سلطنت
کہلاتے تھے اب خودسر ہو گئی اور مدعی بادشاہت کی ہو گئی
اسی اثنا مین درمیان اوس حصہ کے جو محدود شام کی جنوب مین
واقع ہے ایک مشہور فرقہ اسمعیلیہ یا حشاشین جنکا ذکر اوپر مفصل

ہوچکا ہی ملک شاہ کے وقت سے رہتا تہا اونکی فدائی فرقہ سے کسی

۵۵۱ھ — نے ۵۵۱ھ ملک سنجر کی موت ہوئی اس بادشاہ فارس کے مرنے — ۱۱۵۶ع

کے بعد جہگڑی اور نزاع قایم ہوئی خلفاء عباسیہ نے موقع پاکر بغداد

۵۷۱ھ — اور عراق کو پہر اپنے قبضہ مین کرلیا اگرچہ طغرل سوم پہر ۵۷۱ھ مین — ۱۱۷۵ع

قابض ہوا لیکن تکش شاہ خوارزم نے جو کہ سلطان سنجر کے وقت مین نائب

تہا سلجوقیون سے باغی ہوکر ماوراء النہر اور خراسان مین اپنی حکومت

۵۹۰ھ — قایم کی طغرل سوم کو شکست ہوئی اور ۵۹۰ھ مین مقتول ہوا — ۱۱۹۴ع

اسوقت مین ملک فارس سلاطین خوارزمیہ کے تحت حکومت ہو گیا

تہا ان بادشاہون نے اپنی سلطنت بحیرہ شام اور جہیل بورال

سے لیکر دریاے سندھ اور خلیج فارس تک بڑہائی تہی یہہ خاندان تہوڑی

دنون تک رہا محمد جوکہ جانشین تکش کا تہا اپنے ایک حاکم کی بد

چلنی کے سبب مغلون کے حاکم چنگیز خان کی آفت مین خود پہنس گیا

۶۱۵ھ — تہا جسنے ۶۱۵ھ مین فوج کشی اسپر کی کہتے ہین کہ سات لاکہہ آدمی — ۱۲۱۸ع

کی فوج محمد پر یکایک چڑہائی کی تہی اور وہ دو لڑائیون مین محمد کو

ایسا بہکایا کہ اوسنے بحیرۂ شام کے کسی جزیرہ میں جاکر پناہ لی اور اوسی جگہ

سنہ ۱۲۲۰ء
سنہ ۱۲۲۰ع ۶۱۷ھ میں فوت ہوا

اوسکا بیٹا جلال الدین کئی سال تک بڑی بہادری سے ہنگامہ برپا

سنہ ۱۲۳۱ء
کرتا پہر آخرکار سنہ ۱۲۳۱ع ۶۲۸ھ وہ بھی مرگیا اوسکے مرنے پر سلطنت خوارزمی
برباد ہوگئی اور ملک فارس مغلوں کے ہاتھ آگیا - جبکہ سلجوقیوں نے
فارس کو فتح کیا تھا تو بسبب ہونے ہم مذہب اور ہم اطواری اونکے
شائستگی اور رفاقت سے سلوک کرتے تھے مگر مغل جو مذہب اسلام
اور تہذیب اسلامیہ سے متنفر تھے جہان جہان اونکی حکومت بڑھتی اور
پہیلتی گئی بہت بیرحمی اور خونریزی سے پیش آتے گئے چنگیز خان
کے بعد فارس اوسکے پوتے ہلاکو خان کے حصہ میں آیا جسنے

سنہ ۱۲۵۸ء
سنہ ۱۲۵۸ع ۶۵۶ھ میں اس ملک کو فتح کرکے خاک میں ملا دیا اور آخری خلیفہ
عباسی کو قتل کرکے بموجب بیان فارسی مورخون کے ۸ لاکہہ
باشندگان بغداد کو تہ تیغ بیدریغ کیا

ہلاکو خان کا خاندان فارس میں (۸۰) برس تک حکومت

کرتا رہا اباقاآن اوسکا بیٹا سنہ ۱۲۶۴ء ۶۶۲ھ سے سنہ ۱۲۸۲ء ۶۸۰ھ تک وہان کا حکمران
رہا اوسنے انطاکیہ کی سلجوقی شاہزادون کو اپنے ماتحت کیا
اور ملک شام اور پیلسطائن فتح کرنیکے واسطے عیسائیون سے صلح کرلی
لیکن اوسکی فوج نے غلامان کے ہاتھ سے کئی بار شکست پائی اور چند روز
حکومتون مین کیخاتو کی حکومت کا لکھا ضرور ہے جسنے سنہ ۱۲۹۴ء ۶۹۳ھ
مین درمیان فارس کے نوٹ جاری کئے جو کہ ابتک جاری رہے
شام پر پھر حملہ ہوا مگر کچھ کام نہ نکلا غازان کے عہد مین جو خاندان
ہلاکو سے سنہ ۱۲۹۵ء ۶۹۴ھ سے سنہ ۱۳۰۳ء ۷۰۲ھ تک حاکم رہا یہہ پہلا بادشاہ
ہے جسنے تاتاری خان اعظم سے منحرف ہوکر مذہب اسلام اختیار کیا
اسکے بہائی اور جانشین الجایتو خان جسکو خدابندہ بھی کہتے ہین سنہ ۱۳۰۳ء
سے سنہ ۱۳۱۶ء تک فارس پر حکومت کرتا رہا اوسنے مشہور شہر
سلطانیہ آباد کرکے دارالخلافت بنایا مگر اوسوقت صاحب جرأت
اور بہت عقل تمام ملک کے حکومت مین اپنے ماتحت کرنا چاہتے تہے اور
ابوسعید بہادر الجایتو خان کا بیٹا جو کہ ہلاکو سے آٹہوین پشت مین

تہا آخر بادشاہ اِس خاندان کا تہا جسنے کچھہ دنون حکومت کی ہے فارس اب چہوٹے چہوٹے خاندانو مین منقسم ہوگیا جو ہمیشہ لڑتے بہڑتے رہتے تہے وہ خان جو بغداد عراق اور آذربیجان وغیرہ پہ قابض تہے ان سب شاہزادون سے قوی تر تہے مظفر فارس اور شیراز کا حاکم تہا سربداد ملوک کرت وغیرہ خراسان اور اوسکے گرد و نواح مین حکومت کرتے تہے آوارہ گرد اور غارتگر قوم ترکمان جو حال کی فارس کی قوم کی بنیاد ہین بے مہار پڑے پہرتے تہے

فارس کا اوسوقت مین یہی حال تہا کہ ایک نیا حاکم اوسپر آپہنچا اوسکو تیمور لنگ کہتے ہین اوسنے سب چہوٹے موٹے خاندان کو تہ تیغ کرکے برابر کردئے اوس زمانہ مین تیمور ماورالنہر کا حاکم تہا مگر سنہ ۱۳۸۳ع ۷۸۵ہجری مین اوسنے خراسان پہ حملہ کیا تمام گرد و نواح کے شاہزادے خودبخود اوسکے مطیع ہوگئے ۱۲ برس کے عرصہ مین تمام ملک فارس کو اوسنے اپنے زیر قلم کرلیا اور سوا مظفری شاہزادون شیراز کے اوسکا کوئی سامنا نہ کرسکا اِس عرصہ مین تہوڑی مدت کے واسطے

سنہ ۱۳۸۳ع ۷۸۵ہجری

سنہ ١٢٨٣ع

اوسکو خانان قپچاق کے روکنے کے لئے اوسکو جانا پڑا سنہ ١٢٨٣ع
مین شاہزادگان مظفری کو اوسنے مغلوب کیا تو ٧٠ ہزار اہل اصفہان کو
تہ تیغ کرکے اونکے سرون کا ایک منارہ چنا شہر بغداد اگرچہ پہلی
دفعہ اطاعت سے بچ گیا تہا مگر سنہ ١٣٩١ع مین وہان کے باشندون کو

سنہ ١٣٩١ع

بہی وہی نصیب ہوا جو کہ مظفری شاہزادون کو حصہ ملا تہا باعث
اسکا وہ سرکشی تہی جو اونہون نے حاکم فارس میران شاہ ابن تیمور
سے کی تہی امیر تیمور بہی قبیلہ چنگیزی سے تہا اوسنے
سمرقند اپنا پایہ تخت مقرر کیا اور تمام ترکستان تاتار ایران
جارجیہ — اور عراق عرب اور کچھ حصہ روس کا فتح
کرکے سنہ ١٣٩٨ع مین ہندوستان پہ توجہ کی کابل کی راہ [illegible]

سنہ ١٣٩٨ع

سے گذر کر دریاے اٹک کے اوسی گہاٹ سے جہان سے
سکندر نے عبور کیا تہا اتر کر ملتان پہنچا وہان سے پاک پٹن اجودھن
ہوتا ہوا بھٹنیر کو پہونکتا ہوا سامانہ پر پہنچکر کیتھل کی راہ دلی مین
آیا وہان سے میرٹھ ہوکر دوابہ کے پہاڑون مین گہس گیا وہان

چنانچہ ہندوون سے بہاگ کر پناہ لی پہر اوسنے دو چار سخت لڑائیان
دیا باوجودیکہ ۷۰ برس کا بڈہا تہا مگر ان لڑائیون مین ایسا جی
توڑ توڑ کر لڑا کہ کوئی ادنی سپاہی بہی ایسا بے جگر ہو کر جان پہ نہ
کہیلتا ہوگا غرض اسیطرح لڑتا بہڑتا پہاڑون کے نیچے نیچے ہوکر
جمنون مین آن پہنچا اور جس راستہ سے آیا تہا اوسی راہ سے نکلکر
روم مین پہنچا وہان پہر بایزید یلدرم سے لڑکر دار الخلافت کو
مراجعت کی پہر ملک خطا کی تسخیر کو چلا راہ مین جان بحق ہو گیا
تیمور کے مرنے کے بعد اوسکی سلطنت کئی حصون مین منقسم
ہو گئی آخر کار سنہ ۱۹ھ مین اوس بادشاہت کا خاتمہ
ہو گیا

ایران اور خراسان مین شاہ صفی ایک سید بزرگ کی
اولاد سے سلطنت نے ظہور کیا اس خاندان کو خاص و عام ایران
و ترکستان کے نہایت متبرک سمجہتے تہے اور دل سے اون پر اعتقاد
رکہتے تہے چنانچہ رفتہ رفتہ ایک طرف حدود روم تک اور

دوسری طرف دریاے جیحون تک تمام ملک اونکے زیر قلم ہوگیا
اول شاہ اسمعیل اور پہر شاہ طہماسپ - شاہ عباس ماضی
اور شاہ عباس غازی ایسے بڑے بادشاہ اولو العزم
گذرے ہین - شاہ اسمعیل کی مدد سے بابر جو تیمور کا پوتا سمرقند
وغیرہ سلطنت موروثی پر قابض ہوا اور شاہ طہماسپ کی مدد سے ہمایون
نے دوبارہ سلطنت ہندوستان کے حاصل کی مگر قریب دوسو برس
(١١٣٥ھ / ١٧١٩ع) کے بعد جو کہ معمولی عمر سلطنت ایشیا کی ہوتی آئی ہے سنہ ١٧١٩ع
مین خلجیون اور ابدالی افغانون نے ایران کی سلطنت کو ضعیف کر دیا تہا
(١١٤٨ھ / ١٧٣٦ع) آخر کار سنہ ١٧٣٦ع مین نادر شاہ نے سر اوٹہایا اور تاج شاہی سر پر رکہا
خاندان صفویہ کی نام و نشان کو نیست و نابود کر دیا اور ۹ برس کی
(١١٦٠ھ / ١٧٤٧ع) عمر مین درمیان سنہ ١٧٤٧ع کے خود مقتول ہوا اوسکے بعد کریم خان زند
سپہ سالار نے سلطنت کو سنبہالا ۳۰ برس تک اوسکی حکومت
(١٢٠٩ھ / ١٧٩٤ع) رہی اوسکے بعد درمیان سنہ ١٧٩٤ع کے آغا محمد شاہ قاچار نے بہت
لڑائیان لڑکر ایران کی سلطنت حاصل کی اور زادے پہلے خاندان

مین ابتک یہہ سلطنت چلی آتی ہے

اغا محمد شاہ قاچار

سنہ ۱۲۱۰ — سنہ ۱۷۹۵ع

اس بادشاہ نے بہت جنگ اور کوشش کے بعد درمیان سنہ ۱۲۱۰ ہجری ۱۷۹۵ع
ایران کا تخت پایا خراسان مین کئی بار ہم کین نقلبیہ پر لڑائی ہوئی
بہت روسی مارے گئے بعد ازان کیتھرین ملکہ روس زوجہ پطراس
سوم شہنشاہ روس نے ۵۰ ہزار سپاہ کی فوج معہ جمعیت کافی
توپون اور آلات حرب کے ان مقتولون کا عوض لینے کے واسطے
پر لشکر کشی کی جو پہلی لڑائی مین مارے گئے تھے پر بسبب اسکے کہ شاہ
روس کے انتقال کی خبر اسکے لشکر مین آگئی تھی روسی لوگ
تتر بتر ہو گئے بعد ازان قلعہ شوشی مفتوح ہوا ۲۱ تاریخ ماہ ذالحجہ

سنہ ۱۲۱۲ — سنہ ۱۷۹۷ع

سنہ ۱۲۱۱ ہجری ۱۷۹۷ع مین بادشاہ خوابگاہ مین اون نوکرون کے
ہاتھ سے مقتول ہوا جنکے قتل کرنے کا حکم اوسنے
بسبب کسی گناہ کے دیا تہا۔

فتح علی قاچار

جب مقتول ہوئے اپنے والد آقا محمد شاہ قاچار کے فتح علی شاہ قاچار
ایران کے تخت پر بیٹھا اوسکے مخالف اوسکے دو بھائی ہوا ان [illegible] سلطنت
ہوئے بعد لڑائی اور فساد کے ایک کی آنکھیں نکلوا ڈالیں و دوسرے
خطا ایک دفعہ معاوضت کی پہر اوسنے شورش کی تب اسکو قید کیا اس
بادشاہ کے وقت میں مسعود ابن عبد العزیز نے [illegible] کربلا کو تباہ
کیا اور وہاں کے باشندوں کو قتل کیا

مختصر حال اس فرقہ وہابیہ کا یہ ہے کہ عبد الوہاب نامی ایک شخص
عرب کا تھا بصرہ میں اوسنے آکر ایک عالم محمد نام کی شاگردی کی
مدت دراز تک اوسکے پاس پڑھا پھر اصفہان میں آکر وہاں [illegible] علما
صرف و نحو و اصول و فقہ علم معانی وغیرہ پڑھ کر مسائل [illegible]
اجتہاد کرنے لگا اور اپنے اعتقاد میں اوسنے [illegible]
نے رسول کو ـــ اپنی سیاروں کی ایک فہرست [illegible]

پیغمبر آخر الزمان پر ختم ہو چکی ہے اُنہوں نے قرآن واسطے عمل کرنے کے وباڈ
دین اسلام کی پوری ہدایت کر دی اور اُنکے بعد خلفاء اربعہ یعنی ابو بکر
عمر عثمان علی یہہ مجتہد تھے پھر امام شافعی ابو حنیفہ
امام جعفر صادق وغیرہ یہہ لوگ مجتہد ہوئے اُنہوں نے اپنے زمانہ میں استخراج
مسایل کا جسقدر ہو سکا کیا پس بہت باتیں بدعت کی اس امت محمدیہ
میں اب موجود ہیں اونکی طرف خیال مجتہدین کا نہیں ہوا ہے چنانچہ
گنبند یا قبہ کا مقبرہ پر بنانا اور اونمیں آرایش سونے اور چاندی سے
کرنی اور طواف قبر کا کرنا اور قبروں پر غلاف وغیرہ چڑہانا اور زیارت کرنا
قبروں کا اور وہ لوگ جو یہ باتیں کرتے ہیں مانند بت پرستوں کی
ہیں کیونکہ بت پرست ہی اپنے بتوں کی بہت تعظیم وتکریم اسطرح کرتے
ہیں اور اونکو اپنا شفیع سمجھتے ہیں خالق نہیں مانتے ہیں اسیطرح
اِن مسلمانوں کا عذر ہے یہہ عقیدہ اوسنے خوب بحث کر کے اپنے
وطن کو مراجعت کی وہاں جاکر عبد العزیز ایک شخص سے جو مشایخ
کبار سے تہا ملاقات کی اور یہہ اپنا عقیدہ اوسسے بیان کیا

عبدالعزیز بہی اوسکے ہمراہ اِس عقیدہ مین شریک ہوا و
دونون نے ملکر یہ وہابیہ عقیدہ اپنے مریدون کو سکہلانا اور وعظ
عوام کو کرنا شروع کیا رفتہ رفتہ اونکو قوت حاصل ہوئی چنانچہ
دونون نے ارض درعیہ مین ایک قلعہ آباد کیا اور اوسکے اطراف مین
لوٹ مار و غارت کرنے لگے اور اوس نواح مین عبدالعزیز نافذ الامر
و حاکم مستقل ہوا عبدالعزیز کے بیٹے جب حد بلوغ کو پہنچے تو مسعود
ابن عبدالعزیز اوسکا بیٹا ہمیشہ عربون سے جنگ و جدل مین غالب آتا
تہا اسلئے مسعود کو سپاہ وہابیہ دیکر اوسکے باپ نے قلعہ نجف
اشرف پر روانہ کیا تاکہ وہان جاکر جہاد کرے اور مقبرہ حضرت
علی رضی اللہ کا لپیٹ کرے اور مال وقف جو مدتون سے وہان جمع
ہے سب اپنے قبضہ مین لاوے اور ساکنین نجف اشرف کو جو اوسکے
خیال مین کافر تہے قتل کرے اوس نے کئی حملے کئے پر وہ قلعہ فتح نہو سکا
آخر کو وہ کربلا پر گیا اوسکے ہمراہ ۱۲ ہزار پیادہ و سوار تہے اوسدن
شیعون کی عید تہی علے الصباح اونکے سر پر جا پہنچا جتنے

ہی قتل اور لوٹ شروع کی ۵ ہزار آدمی قتل کئے اور مقبرہ امام حسین ع

کا توڑ ڈالا اور جسقدر آلات زر و سیم کے اور جواہر ولالی بیش قیمت تہی

معہ اور سب اسباب کے مقبرہ مین سے لیکر اونٹ لادے لئے چہہ گہنٹہ

تک جو کچھہ اوس سے ہوسکا اوسنے دریغ نہ کیا اور وہان سے پہر آیا

اور مسکن کو مراجعت کی یہہ ہنگامہ سنہ ۱۸۰۲ع ۱۲۱۶ھ

سنہ ۱۲۱۷ — سنہ ۱۸۰۳ع

شاہ ایران نے عبد العزیز کو لکہا کہ مسعود جسقدر مال و اسباب

کربلا سے لوٹ کر لیگیا ہے اگر وہ سب واپس نہ کیا اور بے گناہ مقتولون

کی دیت نہ دی تو موسم سرما مین تیرا قلعہ اپنے گہوڑون کے سمون

روندکر خاک کے برابر کرونگا اور ایک نامہ سلیمان پاشا حاکم بغداد

کو لکہا کہ اگر سلطان روم کو ناگوار نہ گزرے تو مین بدلا مسعود

سے بندگان خدا اور مظلومان بیگناہ کا لون سلیمان پاشا نے

وعدہ کیا کہ مین خود تمام مال لوٹ کا اوس سے واپس کرونگا اور اس

فرقے کے لوگون کو نیست و نابود مین خود کرونگا اتفاق سے

اوسی سال مین سلیمان کا انتقال ہوگیا

بعد ازان سنہ ۱۲۲۶ھ اس بادشاہ نے وہابیون پر فتح پائی اور نجد
مین جاکر اُنسے لڑا وہابیون کے قبضہ مین نجد سے لیکر یمن
تک کا حصہ ملک کا تھا پہلے اُن کو مسقط پر شکست دی پھر
قلعہ درعیہ پر سخت لڑائی ہوئی بہت آدمی وہابیون کے
مارے گئے ٭

اس بادشاہ کے وقت مین کئی بار روسیون سے لڑائی اور
صلح ہوئی اور خراسان کے نظم و نسق مین بہت بار فوج کشی
کرنی پڑی نپولین شاہ فرانس نے ایک ایلچی واسطے رسم و رشتہ
اتحاد کے بھیجا شاہ ایران نے اس سے محبت پیدا کی
سے رسم اتحاد کی مستحکم ہوئی - ۱۹ تاریخ جمادی الآخر
سنہ ۱۲۵۰ھ مین اس جہان سے انتقال کیا ٭
وہ بیٹا اکبر الاولاد بادشاہ تھا اسکی وفات کے بعد ۵۵
پسر اور ۴۶ دختر اسکی پشت سے موجود تھے ٭

محمد شاہ قاچار

۲ تاریخ ماہ رجب سنہ ۱۸۳۴ء ۱۲۵۰ھ مین تخت نشین ہوا۔ اُسکے وقتمین
کئی بار ہرات پر لشکر کشی ہوئی اور محاصرہ رہا مگر فتح
نہوا افغانون نے شبخون پرجہا کی شکست سے ہزیمت کیا
اسی بادشاہ کے وقت مین شاہ شجاع الملک انگریزون سے
مدد لیکر افغانستان مین گیا تھا ۔

سنہ ۱۸۴۴ء ۱۲۶۰ھ نجیب پاشا حاکم بغداد نے جو شیعون کا بہت
بڑا دشمن تھا اور عداوت قلبی اُس سے رکھتا تھا شہر کربلا
پر چڑھائی کی اور وجہ اُسکی یہہ بیان کی کہ اِس شہر
مین اطراف وجوانب کے بدمعاش اور اپنے ملکون سے
نکالے ہوئے لوگ آکر بستے ہین اور فتنہ اور فساد
قائم کرتے ہین چنانچہ ۱۱ تاریخ ماہ ذوالحجہ سن مذکور کو کربلا
مین گیا اور تین گھنٹے تک قتل عام کیا نو ہزار آدمی تہ تیغ [illegible]

سے گئے جو مال اور زر ہاتھہ آیا سب لوٹ لایا اور ایک نیا حاکم اس
شہر مین اپنی طرف سے مقرر کیا بعد ازان بغداد کو مراجعت
کی عبد الباقی حنفی المذہب نے اس معرکہ کی بابت یہہ دو شعر
لکھے ہین ؎ اَصْبَحْنَ اَنَسَ طِيبَ مَرْقَدِكَ الاُوْلیٰ

رَفَضُوا الهُدَىٰ وَعَلَى الضَّلَالِ تَمَرَّدُوا

حَتّیٰ جَرَیٰ قَلَمُ الْقَضَاءِ بِطُهْرِهَا

يَوْمًا فَطَهَّرَهَا النَّجِيبُ مُحَمَّدُ

شاہ ایران یہہ حال سنکر بہت غضبناک ہوا اور چاہا کہ سلطان
روم کے ملک مین دست اندازی کرے اور نجیب پادشاہ
سے عوض اس قتل عام کا لے مگر شاہ لنڈن اور روس
کے ایلچیون نے بیچ بچاؤ کر کے صلح کرا دی ✤
یہہ پادشاہ بڑا بہادر اور عقلمند اور صاحب ہمت اور منتظم
تھا اسی کے وقت مین ایک شخص سے باب

عہد بابکا گذرا ہے اُسنے شیعون کو بہت فریب دیا اور ایک مجلد قرآن
تصنیف اُسنے کیا مختصر حال اُسکا قابل بیان ہے ❊

باب — اُسکا نام میرزا علی محمد باب تھا وہ ہنود اگرچہ
شیراز کا تھا اُسکا باپ دوکان بزازی کی کرتا تھا اُسنے
ابتدا مین کتب فارسیہ پڑھکر عربی مین استعداد پیدا کی بعد
ازان تکالیف و ریاضات شاقہ نفس پر گوارا کرکے اپنی
دماغ کو خراب کر دیا کہتے ہین گرمیون کے موسم مین جبکہ آفتاب
تمازت پر ہوتا تھا وہ دھوپ مین ننگے سر کھڑا رہکر ریاضت کیا
کرتا تھا آخر کو اُسکے دماغ مین ایسا خلل آیا کہ موجد مذہب
ہو گیا پہلے وہ کربلا مین گیا وہان پر سید کاظم کے درس مین
دو سال تک رہا بعد انتقال اس عالم کے چند اُسکے شاگردونکو
بہکا کر مسجد کوفہ مین آیا وہان پر اُن کو ریاضت و عبادت
مین مصروف کیا اور آپ پوشیدہ لوگونکو یہہ سکھلاتا تھا
کہ انا باب اللہ فادخلوا البیوت من ابوابہا

یعنی مین خدا کے وصال کا دروازہ ہون پس گہرون مین
دروازہ سے آؤ اسیواسطے اسکا نام مرزا علی محمد باب
ہوگیا چند روز کے بعد صرف باب ہی اسکو کہنے لگے پہر
کربلا مین جا کر کئی تصنیفین اسنے کین اور بہت لوگون کو اپنی
تابع کر لیا جو لوگ اسکے مرید خاص تھے اسنے وہ کہتا تھا کہ
مہدی موعود مین ہون بسبب اسکے کہ حدیث مین آیا
ہے کہ امام مہدی کا خروج مکہ سے ہوگا اسلئے اسنے
کہتا کہ سال آئندہ مین مکہ معظمہ سے مین تلوار کے ساتھ نکلونگا
اسوقت ان لوگون کو قتل کرونگا جنہون نے اب مجکو نہین
مانا ہے اور اپنے شاگردون کو حکم کیا کہ ابھی سے شنجرف
یا سرخی سے خطوط لکہا کرو کیونکہ تلوار کا زمانہ قریب ہے
اور مریدونکو یہ بہی تلقین کیا کہ اذان اور اقامت مین —
اشہد ان علیًا بقیۃ اللہ کہا کرو اور کچھ عبارت بنا کر کہا کہ
یہ کلام خدا سے مجھ پر نازل ہوئی ہے جب علما اسکی غلطیان

عبارت کی بنا ڈالتے تو کہتا کہ مجھ سے گناہ کیا تھا اسواسطے
اتبک وہ قواعد کی زنجیر مین مقید تھے اب کہ زمانہ اظہار حق کا
آگیا ہے میری شفاعت سے اسکی رستگاری ہوگئی ہے
اب اگر مرفوع کی جگہہ منصوب یا مجرور پڑھو تو کچھہ
مضایقہ نہین ہے کیونکہ دین اسلام کمال کو پہنچ چکا اور
مین جو امام برحق ہون ظاہر ہو چکا ہون مین علی اور
محمد کی شکل پر ہون علی اور محمد دو شخص جدا جدا
تھے وہ دونون ملکر یکتا ہون اسیواسطے میرا نام علی
محمد ٹھہرا ان کلمات پر بھی تو اسکو چین نہ تھا اسنے یہہ بھی
نقل کرکے کہتا تھا کہ پہلے محمد نے مجھسے بیعت کی پھر
علی نے مجھسے بیعت کی اور مجھپر ایمان لائے اور جب
کوئی اس سے کہتا کہ تمہارا معجزہ کیا ہے تو کہتا کہ میری کلام
میرا معجزہ ہے مین ایکدن مین ہزار بیت لکھہ سکتا ہون یہہ کیا
کم معجزہ ہے بیوقوف لوگ اسکے فریب مین آجاتے تھے

اور متعلق عیاش و رند لوگ بسبب خواہش سرداری یا ریاست
بسبب اسکے کہ اُسنے شرع سے اُنکو آزاد کردیا تھا شیعہ
ہوگئے اسلئے تھے کیونکہ اُسنے قواعد اصول اور فروع
دین کے بالکل بدل ڈالے تھے چنانچہ بجائے سلام
کے رسم ایام جاہلیت کی مرحبا تک جاری کی اور
رمضان کے صرف ۱۹ یوم کا روزہ فرض رکھا اور بیان
کیا کہ جبتک تمام دنیا پر مذہب باب کا جاری ہو کر ایک
دین نہو جائے تبتک زمانہ فترت کا ہے اور
کوئی تکلیف شرعی اب کسی پر نہیں رہی ہے چنانچہ عورتوں
کو اجازت دی کہ دو خاوند کریں تو درست ہے اس فرقہ
میں جو لوگ اُسکے اوپر ایمان لاتے تھے اُنکے نام کسی
پیغمبر کے نام پر بدل کئے جاتے تھے اور عورتوں
کے نام آل اطہار اور ازواج مطہرات کے نام پر متغیر ہوتے
تھے اور اُسکے مریدوں نے ستر بالکل اٹھا دیا تھا اور

حکم عورتون کو دیا تھا کہ مردون کی مجلس مین بلا ستر اور بے پردہ
کے چلی آیا کرین اور جب مجلس خاص اُن کی ہوتی تھی
عورتین اور مرد سب ملکر شراب پیتے تھے اور جو چاہتے
تھے سو کرتے تھے کسیکو کچھ ممانعت نہ تھی جب وہ اپنے
مذہب کی بنیاد مستحکم کر چکا تب اُسنے ارادہ مکہ مین جانے کا
کیا پہر خیال اسکو کہ جم غفیر اُسکے مریدونکا تھا اُنکو کہانسے
کھلاوے اور نیز اس خیال سے کہ مکہ کے لوگ خود اُسکو
زندہ نہ چھوڑینگے شیراز کو مڑا یہہ خود بوشہر
مین ٹھہرا اور چند شاگردون کو شیراز مین بھیجدیا تاکہ
بابیہ کی تلقین لوگون کو کرین اور اپنی کتاب اُنکو دیکر
کہا کہ یہہ قران ہے اور بعض کلام کا نام مناجات
رکھا اور حکم دیا کہ بجاے قران شریف محمدی کے
یہہ قران بابی اور بجاے صحیفہ سجادیہ کے یہہ
مناجات لوگونکو دو ۔

اُسوقت مین حسین خان حاکم فارس کا تھا جب اُسکو یہہ خبر ملی اُسنے اُسکی شاگردون کو اپنے سامنے بلوا کر اُنکی پیرون کی پٹھے جنسے آدمی چل سکتا ہے کٹوا ڈالے اور بوشھر سے باب کو گرفتار کر کے شیراز مین بلوا لیا اور اُسکو ایک الگ مکان مین رکھا۔ ایکروز تخلیہ کر کے اپنے پاس بلوایا اور کہا کہ مجکو آج کی رات معلوم ہوا کہ جو کچھہ آپ سکھلاتے ہین سب درست اور سچا ہے اور طریقہ آپکا بہت پسندیدہ ہے کل کی رات آپکو مینے خود خواب مین دیکھا آپ میری خوابگاہ مین آئے اور میرے پیر کی اُنگلی پکڑکر آپنے مجھسے کہا کہ کھڑا ہو اور راہ راست پہ آجا تیری پیشانی سے مجکو نور ایمان کا دکھلائی دیتا ہے تو نے جو میرے شاگردون کے پیر کاٹ ڈالے ہین مین اُن کی عوض مین تجکو ہلاک نکرونگا یہہ سنتے ہی باب کو یقین ہوگیا کہنے لگا کہ یہہ بات تو خواب مین تمنے نہین دیکھی بلکہ بیداری مین

اور مین خود تمہارے سرہانے کھڑا ہوا تھا حسین خان نے اسکے ہاتھ اور پیر چومے اور بہت عاجزی کی اور کہا کہ میری جان اور مال اور تنخواہ اور سپاہ سب آپکا مال ہے آپکی دشمنون سے لڑونگا دشمنونکو مار دونگا باب بہت خوش ہوا اور کہا کہ جب میرا حکم تمام دنیا پر جاری ہوجاوے گا اسوقت تمکو سلطنت روم کی دونگا اسنے کہا کہ مجھکو سلطنت درکار نہین ہے مین آپکے ہمرکاب شہادت کا درجہ پانا چاہتا ہون ایسی باتون سے باب کے دل سے سب خوف جاتا رہا ❊

ایکدن مجلس علماء کی منعقد کرکے باب کو بلوایا اور اس سے کہا کہ ان علماء پر وہ مذہب حق جو آپ پر نازل ہوا ہے ظاہر کرو کیونکہ جب یہہ لوگ مان لینگے تب عوام الناس کا ماننا سہل ہے یہہ کلام سنکر باب شیر ہوگیا اور گونج کر بولا کہ لوگ کسواسطے میری اطاعت نہین کرتے ہو اور کسواسطے میری اطاعت

اپنے پر فرض نہین سمجہتے ہو تمہارے پیغمبر کو صرف قران
دیا دیکہو یہہ میرا قران تمہارے قران سے زیادہ فصیح
ہے اور اچہا ہے اور میرا دین تمہارے دین کا
ناسخ ہے کیا تم اسی وقت مانو نگے جب کہ تلوار کہینچے
اور خون ریزی ہو بہتر ہے کہ اپنے جان و مال کی حفاظت
واجب جانو اور خلاف اور نفاق کا طریق پیچہے نہ چلو
یہہ سنکر علما چپ ہو گئے حسین خان نے جواب دیا کہ
جو آپ نے فرمایا وہ سچا اور درست ہے مگر سب سے
بہتر یہہ بات ہے کہ اپنی شریعت کے اصول انکو لکہکر دو
تاکہ ہر ایک شخص اسکو پڑہکر سمجہہ لے اور ایمان لے
آوے یہہ سنکر قلم اٹہاکر چند سطرین لکہین علما نے
دیکہین اسمین بہت غلطیان تہین ایکدوسرے کو سب نے
دکہلائین حسین خان اسوقت غضب مین آیا اور کہنے لگا تمکو
دو سطرین صحیح لکہنے کا شعور نہین ہے اسپر یہہ بیہودہ دعوی

کرتا ہے کہ خاتم الانبیاء پر اپنے تئین فضیلت دیتا ہے
اور کلمات واہیات کو قران سے افضل تبلاتا ہے حکم
کیا کہ اسکو ہاتھ پیر مضبوط باندہو اور بید پڑنے لگے تب تو رونے
اور توبہ اور استغفار کرنے لگا اور اپنی نادانی کا اظہار
کیا حکم ہوا کہ اسکا موہنہ کالا کرکے خدمت مین شیخ ابو تراب
کی مسجد مین لیجاوین وہان جاکر اُسنے اپنے فعل اور عقیدہ
پر لعنت کی اور توبہ کی شیخ مذکور کے ہاتھ اور پیر چومے
وہان پر چھ مہینے قید رہا ✤

اس عرصہ مین حاکم اصفہان منوچہر خان کو خبر ہوئی وہ سمجھا کہ باب
شاید کوئی بزرگ آدمی ہو اُسکی تقریر سُننے ضرور ہے اُسنے
خفیہ سوار بہیجکر اُن ایام مین درمیان شیراز کے وبا جاری
تہی نکا ہیا اُن کو غافل پا کر قید سے نکلوا لیا اور اصفہان
مین اُسنے بلا کر جب پوچہا تو وہی واہیات کلمات جو اُسکے
تھے سنائے منوچہر خان کو کچھہ اعتقاد اُسسے ہو گیا مگر

برخاست کی اور اسکو ایک مکان مین پوشیدہ رکہا اور مشہور کر دیا کہ مینے اسکو نکالدیا یہانتک کہ سلطان محمد شاہ قاچار بادشاہ ایران نے درمیان ۱۸۴۷ء ۱۲۶۴ھ کے وفات پائی ۔

سنہ ۱۸۴۷ء ۱۲۶۴ھ

ناصرالدین شاہ قاچار

سنہ ۱۸۴۸ء ۱۲۶۴ھ

سنہ ۱۸۴۸ء ۱۲۶۴ھ مین بعد وفات اپنے والد مرحوم کے ناصرالدین شاہ قاچار تخت ایران پر بیٹھے اب ہمارے زمانہ مین یہ بادشاہ ایران کے ہین ان کے وقت مین خراسان پر فوج کشی ہوئی اور قلعہ دژ فتح ہوا اور وکلائے ایران و روس و انگریز و سلطان روم مقام ارزن روم پر جمع ہوے ہر ایک کی حدود کا انتظام ہوا اور عہد نامے لکہے گئے ان ایام مین یہہ بادشاہ روس کے بادشاہ سے ملاقی ہو اور بالفعل لندن کو واسطے ملاقات ملکہ معظمہ انگلستان تشریف

سے لئے ہیں +

جس سال میں یہہ بادشاہ تخت نشین ہوئے تھے یعنی ۱۲۶۴ ہجری ۱۸۴۷ع
مین ایک عورت مسماۃ قرۃ العین نے مذہب بابیہ کو بڑی
رونق دی اور وہ بڑی خاندان کے بیٹی تھی پہلے اسکا
نام زرین تاج تہا وہ حاجی ملا صالح قزوینی کی بیٹی تہی اسکا باپ
بڑا فقیہ اور خاوند اُسکا محمد تقی فاضل و عالم تہا اور چچا
اُسکا ملا محمد تقی بڑا مجتہد مشہور تہا اور وہ عورت خود بڑی
قران و حدیث فقہ اور اصول اور علم ادب مین ماہر
تہی اور سید باب کے مسائل سنکر پردہ چھوڑ کر مردون مین
آنا اور وعظ کہنا شروع کیا چونکہ خوبصورت بہت تہی چند لوگ اُس
اُس کے پیرو ہو گئے اور اُس سے محبت کرنے لگے وہ
بانی فسق و فجور کی اصفہان مین ہوئی اور اپنے چچا کو قتل
کروا ڈالا اور ایک جماعت کثیر اپنے عشاق کی لیکر خراسان
گئی اور بڑا فتنہ مذہب اسلام مین برپا کیا اس عورت نے

بھی اُنکی ترکتازین ہندوؤن ـــ کو حیران کرتی تہین خیبر -
دبوہ جات - درہای - گویا اُنکے آنے کے لئے کہلے
ہوئے دروازے ہندوستان کے تہے اول ہی اول جبکہ اسلام
کابل تک آیا تو غالباً قرب وجوار مین ہندو راجہ دست درازی
کرتے ہونگے کیونکہ اول ہی راجہ جیپال نے ابتدا کی اور
فوج ہنود کی بیک لغانات پر پہنچا سبکتگین بادشاہ
سے لڑائی ہوئی مگر بے موسم اور بے وقت برف باد کا
آسمانی گولا ایسا لگا کہ ہندو لوگ اُسکی تاب نہ لاسکے آخر نقد وجنس
کا وعدہ کرکے اور لئے بہیرے یہان آکر راجہ جیپال نے صاف
جواب دیدیا بلکہ آدمیون کو بہی قید کرلیا تب سبکتگین
کو فوج کشی کرنی ضرور ہوئی اُس فوج کے ساتھ اسلام ہندوستان
مین آیا اور ہمیشہ کے لئے اُسکے واسطے شاہراہ کہل گئی
اگرچہ سندہ کی راہ سے بہی درمیان ٩٣ھ کے اسلام کا
قدم اس ملک مین آچکا تہا مگر ٣٦٦ھ سے خاندان غزنویہ کی

حکومت اسلامیہ کی بنیاد اس ملک مین ڈالدی سبکتگین
صرف دریائے اٹک کے کنارہ تک لڑتا ہوا آیا مگر محمود کے
حملے قنوج اور سومنات تک پہنچے باوجودیکہ سلطنت پنجاب
ہی مین رہی کیونکہ جب آگے بڑہتی تہی تو ہندو لوگ فوجین لیکر
سامنے ہوتے تہے اور روپیہ جزیہ کا دیکر ہٹا دیتے
تہے مگر رفتہ رفتہ اسلام سارے ملک پر قابض ہو گیا
سنہ ۱۱۷۶ع (۵۷۲ھ) مین غوریون کا خاندان آیا شہاب الدین غوری نے
سنہ ۱۱۹۳ع (۵۸۹ھ) مین راے پتھورا دلی کے راجہ سے تلاوڑی کے میدان پر
لڑکر ہندوستان کی سلطنت کو برباد کیا اور - دلی - اجمیر -
قنوج - اودہ - بہار - بنگالہ - تک تسخیر کیا

سنہ ۱۲۰۶ع (۶۰۲ھ) سے سنہ ۱۲۸۸ع (۶۸۷ھ) تک انکے غلامون کی سلطنت رہی جن مین
قطب الدین ایبک اور شمس الدین التمش بڑے عالی رتبہ
کے بادشاہ ہوئے اسنے - بنگالہ گوالیار اجین - مالوہ
بہار وغیرہ فتح کئے غیاث الدین بلبن کے عہد مین بہی بڑی

سید خضر خان سے شروع ہوا جسکو امیر تیمور اپنا نائب قرار دے گیا تھا ۔

سنہ ۱۴۵۰ء سے سنہ ۱۵۲۶ء تک ۸۵۴ھ ۹۳۲ھ لودھی پٹھانوں کی سلطنت رہی ۔

سنہ ۱۵۲۶ء ۹۳۲ھ میں بابر کابل سے آیا اور تیمور جو کہ پانچویں پشت میں اسکا دادا تھا اسکے قدم پر اوسنے پھر آکر سلطنت چغتائیہ کی بنیاد ڈالی یہ سلطنت اگرچہ اسکے نام سنہ ۱۸۵۷ء ۱۲۷۴ھ میں نیست و نابود ہو گئی مگر درحقیقت محمد شاہ کے عہد خسروانہ سے سنہ ۱۷۳۹ء ۱۱۵۲ھ میں جبکہ نادر شاہ لوٹ مار کر گیا تھا بہت سے زیادہ شکست ہونی شروع ہو گئی تھی مرہٹوں نے جنوب و مشرق میں سکھوں نے شمال و مغرب میں تمام ملک کو پامال کر دیا تھا ۔ احمد شاہ درانی سات دفعہ آیا [illegible] کے جنگلوں اور پہاڑوں کی خاک تک اڑ گئی ہر صوبہ میں برائے نام ایک حاکم تھا مگر بادشاہ کو کوئی خاطر میں

نہ لاتا تھا +

انگریزی سوداگروں کی کوٹھیان کلکتہ ہوگلی وغیرہ مین مدت سے تھین ۱۷۵۶ء ۱۱۶۹ھ مین سراج الدولہ صوبہ بنگالہ کے دل مین طمع نے فساد برپا کیا کہ اُسنے اکثر انگریزونکو گرفتار کرکے سب مال و اسباب اُنکا لوٹ لیا لارڈ کلائیو صاحب فوج لیکر آئے اور بعد جنگ عظیم کے فتحیاب ہوئے اُسوقت سے حکومت انگریزی قائم ہوکر روز بروز ترقی ملک کی شروع ہوئی آج چار دانگ ھندوستان اُنکی زیر قلم ہے +

نقشہ سلطنت

کشمیر
پنجاب
خلیج عرب

سلطنت خلفا کی

صحت نامہ حصہ دوم سنین اسلام

سطر	غلط	صحیح
۸	طاَرق	طارِق
۱۲	سنہ ۲	سنہ ۲۱۳
۳	بہت کم معلوم ہی	انکا حال بہت کم معلوم ہی
۳	رباضی	ریاضی
۳	دبضہ	ربضہ
۱	قحط بیالی	قحط سالی
۲	ززلہ	زلزلہ
۱۳	اراد	ارادہ
۱۳	اوسی	اوسینی
۲	قشموئش	بیموئین
۱۱	طیلطا	طلیطلہ
۴	عمون ان	عمون
۱۳	مناصرہ	مناظرہ
۶	لبشکول	یشکول

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۴	۷	الحطب	الحطیب
۴۶	۱۰	اور ہی ہے	رو رہی ہے
۴۷	۳	نکاہ	نکلی
۵۳	۹	شعوری	شوری
″	۱۰	الصا	الصفا
۵۴	۱۰	اونہوں	اونہوں نے
۵۹	۴	باخریز	افریقہ
″	۶	ناصرالدین الله	ناصرالدین اللہ
″	۱۱	یوروپیکے	یوروپ کی
۶۰	۲	سنہ ۱۳ ۱۴ / ۲۱۰	سنہ ۵۱۳ ۱۲ / ۹۱۰
۶۱	۳	شدای	شوری
۶۱	۱۰	محمد بن بو	محمد بن عمر
۶۲	۴	الغنودھم	الفنسوذہم
۶۳	۱۰	سنوا	سوتا
۶۴	۱۰	عرناطه	غرناطه
۶۵	۱۱	کرینگی	کرنی کی
۷۰	۵	بیوقی	بیوقوفی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۰	۱۲	ہیں	ہیں آیا
۷۳	۸	علیشاء	عیشاء
//	۹	جورن	جورون
۷۴	۴	علیشاء	عیشاء
//	۴	ذگرابیس	ذگرابیس
۷۶	۲	موثر	مور
//	۵	یانون	یانو
۷۸	۱۱	تمبکتو	تُمبکتُو
۸۰	۱۴	ہوئی	ہوا
۸۱	۱	سے	سے
۸۲	۱۰	ملوک	مملوک
۸۳	۱۳	آئیںگا دیا	رہنے کا دیا
۸۴	۴	شمار کرتی ہیں	شمار نہیں کرتی
۸۴	۱۲	بل الدین	بدرالدین
//	۱۴	۲۰	۲۰
۹۱	۱۱	دصلبیس	دصیس
//	۱۲	خربی میس	فربی میس
۹۱	۱۳	فاطمہ	فاطمیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۴	۳	تعلم	تعلیم
۹۵	۵	پیکر	پیپر
۹۶	۱۰	آدم	دوم
"	۱۴	واند	دانہ
۹۷	۴	ایسیا	ایشیا
۹۸	۵	سی گذری	گذری
"	۷	باقی	بانی
الف	۸	فارس	فاس
۹۹	۶	اولاالعزم	اولوالعزم
۹۹	۱۳	لن تخلق	لن تخلو
۱۰۱	۵	تندخوار	تندخوادر
۱۰۵	۹	نیسا پور	نیشاپور
"	۱۳	دلیل	ذلیل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۹	۱	خفیفہ	خفیہ
//	۸	پتھر	شہر
//	۱۳	مالک شا	مالک شاہ
۱۱۰	۱۲	شرع	کر شرع
۱۱۱	۱۰	حاکم رہے	حکومت کی
۱۱۲	۱۴	پیشگو	پیشنگوہ
۱۱۲	۱۰	یزید	مرتد
۱۱۳	۳	دشمن	دشمنی
//	۴	پیشہ ہی کہلا	پیشہ ہی نہ کہلا
۱۱۷	۸	دنیا پھیل گئے	دنیا پر پھیل گئے
//	۱۲	ان لوگو پر کہ	ان لوگون کا یہ تہا
//	۱۳	اام مہد	امام مہدی
۱۱۸	۲	ہو گئے	ہو گئی
//	۵	ویرانی چاہی	دلوانی چاہی
//	۱۰	کے گوچہ	کے لوگ جہ
۱۲۰	۶	خلق اللہ	خلق اللہ کو
۱۲۱	۴	الشادی	اوٹھا دیا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۵	۶	ناصرکی	ناصری
۱۲۶	۱۲	عبوب	ایوب
۱۲۷	۹	حاکم فاطمی کا	حاکم مصر کا
〃	۱۱	امداد	اعدا
۱۲۹	۹	رہزیکو	رہزیک
۱۳۲	۵	کیاہی	کیاہی
〃	۵	متنبی	متنبی شاعر کا
۵	۸	ناصرالدین	ناصرالدین اللہ
۱۳۴	۱۲	الناصرالدین	الناصرالدین اللہ
۱۳۷	۱۱	تشانع	تشائع
۱۳۸	۸	مُغزّبی	مُعزّبی
۱۳۹	۱	فجاؤھم	فَجَاءَھُمْ
۱۴۲	۱۳	منکسر	مُنکَسِف
۱۴۳	۱۳	ہیں	سکے
۱۴۵	۱۱	انثینا	اُثنینا
〃	۱۴	نبانه	نباته
〃	۱۴	اسیوقت	اسیواسیطے
۱۴۶	۱۲	بکری	بکری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۶	۳	اوستی بیے	اوسنے پائی
۱۴۸	۹	چرادہ	چودہ ۱۴
۱۵۰	۸	منغری	تغری
۱۵۱	۴	بن نوکل مصر	بن المتوکل مصری
〃	۱۰	اوسیکے جگہہ	اوسی جسگہہ
〃	۱۰	سنہ ۸۱۴ مین	سنہ ۸۱۴ کے
۱۵۴	۲	جقمن	جقمق
۱۵۶	۶	ابی الظاہر	الظاہر
۱۵۷	۲	تمرابغا	تمربغا
〃	۱۴	بیے خوش	سی خوش
۱۶۰	۱۱	خوبیریز	خونریز
۱۶۲	۲	شاہون	شاہیون
۱۶۳	۱۲	فراحصار	قراحصار
۱۶۴	۱۴	انتقال کیا	انتقال کیا اس بادشاہ نے ۷۶ برس
۱۶۵	۱	نعرت	نصرت
۱۶۶	۴	نصارای	نصارای سے
〃	۱۳	۳۰ برس	۳۵ برس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۷	۷	بالانوغ	بالا نوع
″	۹۴	ہو	ہوئے
۱۶۸	۱۴	نوچپیان	نورچہان
۱۷۲	۹	کرادیا	گرادیا
۱۸۱	۱۵	اوکہیڑ	اوکہیڑکر
۱۸۴	۱	بادشاہ کو	بادشاہ سے
۱۸۵	۹	قائدہ بیگ	قائد بیگ
۱۸۸	۷	وماثر	دناثر
۱۸۹	۱۱	الذب	المذھب
″	۱۴	اسمعیل صفوی	اسمعیل صفوی نے
۱۹۱	۱۱	نہ ملتی	نہ ملنی
۱۹۷	۱	کوشی	کوشنے
۱۹۹	۱۰	اوامرۃ	آوامرۃ
۲۰۲	۸	سنہ ۱۵۹۶ / ۱۰۰۴	سنہ ۱۵۹۵ / ۱۰۰۴ میں
۲۰۶	۱۴	سپہسا	سپہ سالار
۲۱۰	۱	ہزاراا	ہزار ہا آدمی
۲۱۰	۱۰	مشق	دمشق
۲۱۳	۱	زمانہ	زنانہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱۵	۱	بادشاؤن	پادشاؤن
۲۳۰	۶	سلیسان	سیستان
۲۳۱	۴	بادشاؤن	پاشاؤن
۲۳۵	۵	نائب السلطنت	نائب السلطنت تھا
۲۳۵	۵	کر رکہا	کر رکھا تھا
۲۳۶	۳	روس خبر کی	روس کی خبر لیے
۲۴۰	۴	سلطان کو لکھا	اونھون نے سلطان کو لکھا
〃	۷	انگریزون سے	انگریزون نے
۲۴۱	۲	ہمرا لیکر	ہمراہ لیکر
〃	۸	پھر لکھا	پھر لکھا تھا
۲۵۰	۱۲	پاس	باس
۲۵۶	۶	تھامہ	تہامہ
۲۵۷	۱	اوس کی	روش کی
〃	۱۱	سنہ ۱۲۳۲	سنہ ۱۸۱۶ع ۱۲۳۲
〃	۱۳	سنہ ۱۲۳۶	سنہ ۱۸۲۲ع ۱۲۳۶ ہجری
۲۵۸	۱۴	جیسے	جبسے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۵۹	۱۰	طاعب	ملاحب
۲۶۱	۴	لحب	سبابی
۲۶۹	۱۳	سنہ ۱۸۶۰ء	سنہ ۱۸۶۰ء میں
۲۷۱	۹	تھمور	تیمور
۲۷۲	۶	ترکستان	ترکستان کی
۔۔	۷	چغتائے	چغتائیہ
۔۔	۱۱	ہم مصری	ہم عصر
۔۔	۱۱	مولوی جامی	مولوی جامی کا یہ
۔۔	۱۳	قبچان	قبچاق
۔۔	۔۔	قرغن	قرغز
۲۷۳	۱۳	۲۶	۴۶
۲۷۵	۱۲	نی	لیے
۲۷۶	۳	نکوبمک	نقوبمک
۲۷۷	۶	سنہ ۱۸۶۴ء	سنہ ۱۸۶۴ء میں
۔۔	۸	سنہ ۱۸۲۷ء	درمیان سنہ ۱۸۲۷ء
۲۷۸	۳	مروچی	مراوچی
۔۔	۶	تاتاری	تاتاری
۲۷۹	۱۴	خراسان	خراسان میں
۲۸۴	۶	غزنی	عربی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸۶	۵	بوبہ	بوپہ
۲۸۸	۱	بوبہ	بوپہ
ایضاً	۳	شوقت	شوکت
۲۸۹	۲	کسری	کسیکے ہاتھ سے سنہ ۱۶ھ مین
۲۹۰	۴	سنہ ۱۲۳۰ھ	سنہ ۱۲۳۰ھ مین
//	۶	لبیب	بسبب
۲۹۱	۴	چندروز	چندروز اور
//	//	لکھا	لکھنا
//	۱۳	حکومت مین	حکومتین
۲۹۲	۵	کرفا	کرفت
۲۹۳	۱	اوسکو جانا پڑا	جانا پڑا
//	۱۲	جودہن	اجودہن
۲۹۴	۱۳	بہنبر	بہنبیر
//	//	کیبھل	کیتھل
//	۱۴	مراہٹہ	مرہٹہ
۲۹۵	۵	کھنرن	کیتھرن
۲۹۶	۱۴	رسول کو	رسولون کو
//	۱۴	اپنی رسالونکو	اور اپنی رسالونکو
۳۵۸	۷	باقیہ	باقیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹۹	۸	بحف	نجف
۳۰۱	۱	سنہ ۱۱۸۱ع	سنہ ۱۱۸۱ع میں
۳۰۳	۴	آلنّس	دتّنس
"	۹	پاپشاہ	پاپشا
۳۰۴	۱	ہما قران	نیا قران
"	۸	دسوپ	دہوپ
۳۰۷	۳	فروع	فروسع
"	۵	مرحبائک	مرحبا بک
۳۰۹	۱۰	آجا	آجا جواب ہیں کھاکہ
۳۱۴	۱۰	امراسیا	افراسیبا
"	۱۱	کشتاسب	گشتاسپ
۳۱۶	۶	برف بار	برف و باد کا
۳۱۹	۱	خفرخان	خضرخان

appeared, seem, as a rule, only to require a Dictionary and a docile Munshi; versions, so intelligible that a lad of fourteen could thoroughly understand them, require the Author to know the subject on, and the language in, which he writes, thoroughly. Indeed, whenever words represent *thoughts*, as may be said to be the case with *Literature*, it is necessary to examine the associations with which either the one or the other are connected, and, if no exact equivalent can be found in the foreign language, then the translator should himself *narrate* these associations and, as it were, build up their history, in his version—his test being a satisfactory answer to the question: "would a native, acquainted with the subject and desirous of teaching it in the most simple manner to those natives to whom it was quite new, express himself in this way?" Unless this is the adapter's practice, he will teach *sounds* but not *ideas*. Of course, in *scientific terminology, whose words represent facts, or things*, it is practically immaterial by what combination of sounds the fact or thing is made known. Still, without some imagination and power of assimilation, no one, however great his purely linguistic attainments, can hope to write either "science" or "literature" for the Native of India, so as to be really understood.

In conclusion, I venture to express a hope that this treatise may also prove of some use to those European Students of the History and Literature of Muhammadanism who may be acquainted with Urdu. As far as I know, no brief summary of these subjects has as yet been written in any Language. I also trust that this small work will commend itself to those aspirants for "honors" in Urdu who may require a reading-book in that Language, in addition to those already prescribed."

The price of this volume, which numbers 325 pages, is Rs. 2-4.

about, and to examine critically, the great events of his own or foreign History and Literature, which are here referred to. I also hope that this treatise may induce other and more able writers to prepare books in Urdu on useful subjects, on a somewhat similar plan.

I take this opportunity of pointing out that approved books on Science and Literature, written in any of the European languages, should not be translated, but "ADAPTED" into Urdu. European writers, more especially perhaps those of our own times, appear to delight in generalizing and in the abstract and impersonal, whilst the genius of almost all the "Oriental Languages" is personal, particular, concrete and dramatic. The ordinary difficulties of translation are sufficiently great, even in the case of translation from one European language to another, to render it doubtful whether Shakespeare can be adequately translated into French, Béranger into English, or Dickens into Italian. In the case of Oriental Languages, the difficulties are increased to such an extent as almost to justify the assertion that most European books cannot be translated at all into them —but that they have to be *re-written*. Even in the translation of the New Testament, whose language and spirit are so very "Eastern," into such Oriental Languages as Arabic, Turkish and Urdu, the full meaning of the original (or *our* interpretation of it, or the association which has grown up with it) is rarely rendered. As an instance, I would refer to the 24th Chapter of the Gospel of St. Matthew, in the Turkish version of Turabi, which, I believe, contains 108 mistakes against grammar and sense.

In Urdu we do not want translations ; we want "adaptations." We do not, for instance, require Mill's Political Economy translated, but the *subject* of Political Economy introduced into Urdu in a popular form. The same view holds good with regard to History, Metaphysics and Literature generally, where we want the *subjects* treated in a simple and idiomatic manner, and not the translations of writers *on* these subjects.

What I venture to propose is, I believe, a more useful task than mere translation. Translations, such as have hitherto

EXTRACT FROM PREFACE TO PART I.

"This treatise has been published for the following reasons:—In July last I examined a number of Maulvis in Arabic, who were Candidates for Scholarships in the Panjab University College. I found that in the Panjab, as elsewhere, whilst some of the Maulvis were profound in matters of verbal and grammatical detail, to an extent and in a manner scarcely sufficiently recognized by European Orientalists, all were, more or less, ignorant of some of the most prominent facts of Arabian History and Literature. To supply somewhat this defect in their instruction, I first wrote a chronological sketch of Arabian History, then another of Arabian Literature. This, however, was treating an important Branch of Universal History in a somewhat fragmentary and unphilosophical manner. It, no doubt, was necessary to inform the Maulvis that the History of Arabia had a chronological and well-ascertained sequence which did not allow them to consign it to the age of fable, however advantageous such a course might be in stimulating the sense of reverence for the distant or unknown. It was something to point out that Arabian Literature was not confined to commentaries on the Qurán, to a few Law treatises, erotic poems, or to grammars, but that it also embraced numerous and admirable works on Mathematics, History, Medicine, &c., &c. Still the main object of my Sketches would have remained unfulfilled, which was to impress the Maulvi with the conviction that the history of his country, creed or literature, was merely a part of the *Universal History* of human events and thoughts. I, therefore, became anxious to point out how Arabian History had grown into that of Muhammadanism, and how its Literature had influenced the various populations professing that creed. I also endeavoured to show what place the History of Muhammadanism has in the Universal History of civilization. The result of these attempts is the present treatise.

The aim of this production will be fully answered if it inspires any of the Maulvis who may read it with a wish to learn more

PAGE.

PAGE.

INDEX TO HISTORICAL MAPS.

DRAWINGS.

The plans of Mecca and Medina and of the Kaaba at the former, and Muhammad's tomb at the latter, city are in Part I.

Part III. will contain a Map showing the extent of Muhammadanism in 1876 and a Map of the Mogul Empire.

LIST OF CONTENTS OF PART II.

There are also brief accounts of some other men of that period.

SININ-I-ISLAM,

BEING

A SKETCH OF

THE

HISTORY AND LITERATURE

OF

MUHAMMADANISM,

AND THEIR PLACE IN

UNIVERSAL HISTORY.

[With historical and other Maps and drawings of celebrated cities and buildings.]

FOR THE USE

OF

MAULVIS.

BY

G. W. LEITNER,

HON. PRINCIPAL OF THE ORIENTAL COLLEGE, LAHORE.

PART II.

(The history of Muhammadanism from 711 [in Spain] to the reign of Sultan Abd-ul-Aziz of Turkey, with the exception of the detailed Muhammadan History of India.)

LAHORE:

1876.